

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء

طبقات الاصفیاء

حصہ دوم

ابو یزید البسطامی، اہل مشرق بزرگان دین، عراق کے عارفین صوفیاء
اہل بغداد، محدثین اصفہان، رحمہم اللہ وغیرہم کا تذکرہ

مترجم

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

امام حافظ عزاہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

آذوقہ بازار ایم ایس جٹ روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الذي كنا في ضلال

عن

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الحمد لله الذي هدانا لهذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حلیۃ الاولیاء حصہ دہم

(۲۵۵) احمد بن ابی الحواریؒ

۱۳۳۵۴- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
میں نے صفران رعینی سے سوال کیا کہ قرآن میں کوئی دنیاوی شئی سے عاقل انسان کو اجتناب کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا آخرت کے بجائے دنیا کی طرف دعوت دینے والی شئی شرعاً ممنوع ہے۔

۱۳۳۵۵- اسحاق بن احمد، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ احمد بن الحواری کا قول ہے:

میں نے حرمہ کے ایک راہب سے نام دریافت کیا تو اس نے جرج نام بتایا۔ پھر میں نے اس سے گرجہ میں گوشہ نشینی کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا شہوات و نیوی سے اجتناب کی خاطر میں نے ایسا کیا ہے۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ عوام کے ساتھ رہ کر شہوات و نیویہ سے اجتناب نہیں کر سکتے؟ انہوں نے کہا کہ میں کمزور ہونے کی وجہ سے اس سے عاجز ہوں۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ بدن انسان کی تخلیق زمین اور اسکی روح کی تخلیق ملکوت السموات سے کی گئی ہے۔ انسان کے مصائب و آلام برداشت کرنے کیوقت بدن لیکن ناز و نعمت کے وقت بدن انسانی کامل طور پر زمین کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دنیا اسکے نزدیک محبوب ترین شئی بن جاتی ہے۔

۱۳۳۵۶- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے۔

اے میرے لخت جگر عافیت کے طالب کو اللہ تعالیٰ عافیت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

۱۳۳۵۷- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ کو راضی کرنا اور اسی کی مخلوق پر رحم کھانا مرسلین کا درجہ ہے۔

۱۳۳۵۸- اسحاق، ابراہیم کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ جب بھی میں نے ابوسلیمان سے قساوت قلبی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا یہ تمہاری بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ ابوسلیمان نے مجھ سے سوال کیا کہ صبر سے اوپر بھی کوئی درجہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں فرمایا اس کے حصول کی کوشش کرو۔ اسکے بعد انہوں نے فرمایا جب صابرین کو آخرت میں بے حساب نوازا جائیگا تو معلوم اس سے اونچے درجہ کے لوگوں کو کس چیز سے نوازا جائیگا۔

۱۳۳۵۹- ابو احمد محمد بن اسحاق حافظ، سعید بن عبدالعزیز حلبی کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔ بالقصد دنیا کی طرف متوجہ ہونے والے اور اس سے محبت کرنے والے انسان کے قلب سے اللہ تعالیٰ یقین کا نور نکال لیتا ہے۔

۱۳۳۶۰- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن جعفر بن مطر کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن یوسف کا قول مروی ہے۔ احمد بن ابی الحواری نے اپنی

۱- طبقات الصوفیۃ ۹۸. و طبقات الشعرانی ۹۶/۱. و شذرات الذهب ۱۱/۲. و مرآة الجنان ۱۵۳/۲. و البدایة و النہایة ۳۲۸/۱۰. و سیر النبلاء ۱۶۵/۲/۸. و طبقات الحنابلة ۷۸/۱. و الجرح ۷۳/۲/۳. و طبقات الاولیاء، لابن الملقن صفحہ ۳۱.

کتاب دریا میں ڈالنے کے بعد فرمایا تم نے میری خوب رہنمائی کی، لیکن مقصود کے حصول کے بعد ذریعہ سے شغف بے کار ہے۔
۱۴۳۶۱- محمد بن حسین محمد بن عبد اللہ طبری کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے۔

احمد بن ابی الحواری نے بتیس سال تک علم حاصل کیا، اس کے بعد تمام کتب دریا میں ڈال کر فرمایا میں نے یہ کام حقارت کی عرض سے نہیں کیا بلکہ اس سے، میرا مقصود ذات الہی تک پہنچنا تھا
لہذا اس کے بعد میں اس سے بے نیاز ہوں۔

۱۴۳۶۲- محمد بن حسین، عن ابیہ، ابراہیم بن شیبان سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔
ذات الہی کبھی سب سے بڑی دلیل خود اس کی ذات ہے، طلب علم تو آداب خدمت کے حصول کیلئے ہے۔

۱۴۳۶۳- ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن عبد العزیز رازی کے سلسلہ سے ابو عمر بیکندی کا قول مروی ہے۔

حصول علم کے بعد ایک روز احمد بن ابی الحواری کے قلب پر حق کے بارے میں قلیل سا تذذب پیدا ہوا، اس کے بعد انہوں نے اپنی تمام کتب دریا میں فرات کے کنارے ڈال دیں، پھر ان پر بیحد گریہ طاری ہو گیا اور فرمایا یہ کتب اگرچہ ذات الہی تک وصول کیلئے بہترین دلیل ثابت ہوئیں، لیکن مقصود کے حصول کے بعد دلیل کے ساتھ اشتغال بے کار ہے۔

۱۴۳۶۴- ابو احمد محمد بن احمد بن حمران رازی نیشاپوری، ابو بکر محمد بن عبد اللہ نیشاپوری، ابی الحواری کے سلسلہ سند سے عتبہ بن ابی مائل کا قول مروی ہے۔

تین چیزوں مرض، شادی اور حج کے بعد اپنے ایمان پر ثابت قدمی درحقیقت ثابت قدمی ہے۔

۱۴۳۶۵- ابو احمد محمد، جدی عباس، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے بشر بن سری کا قول مروی ہے۔

اللہ کی مبعوض شئی دنیا سے محبت، محبت الہی پر دلیل نہیں ہے، بلکہ اطاعت الہی محبت الہی پر دلیل ہے۔ بندہ کے محبت کرنے کے بعد اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اسکی ابتداء اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ احمد کا قول ہے۔ دنیا کا عارف دنیا سے زہد اور آخرت کا عارف اسکی طرف رغبت اختیار کرتا ہے۔ اللہ کا عارف اسکی رضا کو ترجیح دیتا ہے۔ نیز احمد ہی کا قول ہے۔ مفلسی کی حالت میں دنیا سے بے التفاتی اختیار کرنا دھوکہ ہے، البتہ اسکے ہوتے ہوئے اس سے بے رغبتی اختیار کرنا کمال ہے۔

۱۴۳۶۶- محمد بن جعفر بن یوسف، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو زکریا یحییٰ ابن ابی علاء کا قول مروی ہے۔

انسان قرآن چھوڑنے کے بعد جب دوبارہ اسکی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسان! تیرا میرے کلام سے کیا تعلق؟

۱۴۳۶۷- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن زکریا کا قول مروی ہے۔

ایک بار ہم غلی بن بکار کے پاس تھے ان کے پاس سے ایک بادل گزرا پس میں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ کیا تو نہیں ڈرتا کہ اس میں پتھر ہو۔ (یعنی کیا تمہیں سنگ باری کا خطرہ نہیں ہے)

۱۴۳۶۸- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے اسحاق بن خلف کا قول مروی ہے۔

ایک بار حضرت عیسیٰ نے متغیر الابدان والا لوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے تغیر الوان کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا اس کا سبب عذاب دوزخ کا خوف ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم عذاب دوزخ سے خوف زدہ لوگ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور خوف زدہ کو امن دیتا ہے۔ اسکے بعد حضرت عیسیٰ نے پہلے سے بھی شدید متغیر الابدان والا لوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا اس کا سبب حصول جنت کا شوق ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم جنت کے

مشتاق ہو، اور اللہ تعالیٰ امیدوار کی امید ضرور پوری کرتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ نے پہلے سے اشد متغیر الابدان والا لوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے کہا اس کا سبب محبت الہی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم ہی مقربین ہو۔ ۱۳۳۶۹- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ولید بن عتبہ کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابو صفوان بن عوانہ سے سوال کیا انسان کس وجہ سے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے نیک صالح ہونے کی وجہ سے۔

۱۳۳۷۰- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک راہب سے سوال کیا تمہاری کتب میں سب سے اہم چیز کون سی بیان کی گئی ہے۔ اس نے کہا ہماری کتب کی بیان کردہ سب سے اہم چیز محبت الہی کے حصول میں پوری قوت کا خرچ کرنا ہے۔

۱۳۳۷۱- عبد اللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابو علی بن حسین بن عبد اللہ بن شاہر سمرقندی کے سلسلہ سند سے ابو حسن احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔ اے انسان سب سے قطع تعلقی کر کے اللہ سے تعلق قائم کر۔ عابد، زاہد، متوکل، صاحب استقامت، عارف، ذاکر، باحیا، خوف الہی، اللہ سے امید رکھنے والا اور اسکی رضا پر راضی ہو نیوالا بن جا، اور اسکی علامت اللہ کی پسند فرمودہ چیزوں کو اختیار کرنا ہے۔ اسکے بعد منجانب انسان کی مدد کی جاتی ہے۔ قلب سے ندامت، زبان سے استغفار، ظلم نہ کرنے اور عبادت میں کوشش کے بعد ہی انسان کو توبہ کی توفیق ہوتی ہے۔ پھر توبہ سے زہد، زہد سے صدق، صدق سے توکل، توکل سے استقامت، استقامت سے معرفت، معرفت سے ذکر الہی، ذکر الہی سے حلاوت، حلاوت سے لذت، لذت سے انس، انس سے حیاء، اور حیاء سے خوف الہی پیدا ہوتا ہے۔

۱۳۳۷۲- عبد اللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابو علی بن حسین بن عبد اللہ بن شاہر سمرقندی، ابو حسن احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے عبد العزیز کا قول مروی ہے۔ کہ اگر چہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کو اچھی آواز عطا نہیں کی لیکن ان کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی ایسی لذت عطا فرمادی ہے جو اچھی آواز سے زیادہ ہے۔

۱۳۳۷۳- احمد، شعیب بن احمد قرشی کے سلسلہ سند سے دکین فزاری کا قول مروی ہے۔

حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت جب ملک الموت ان کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے فرمایا کیا تم نے کسی دوست کو دوست کی روح قبض کرتے دیکھا ہے؟ ملک الموت نے اسی وقت بارگاہ الہی میں پہنچ کے حضرت ابراہیم کی بات اللہ سے عرض کر دی۔ پھر دوبارہ ملک الموت حضرت ابراہیم کے پاس آئے؟ اور ان سے فرمایا کیا آپ نے کسی دوست کو دوست کی ملاقات کو ناپسند کرتے دیکھا ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا اب تم میری روح قبض کر لو۔

۱۳۳۷۴- عبد اللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد، کے سلسلہ سند سے عبد اللہ حذاء کا قول مروی ہے۔

ایک بار حضرت یوسف نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی نیکی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کی تو اللہ کی طرف سے ندا آئی اے یوسف آپ نے میرے

منعم علیہم لوگوں کا واسطہ دیکر مجھ سے دعا کی ہے۔ لہذا میں تمہاری دعا ضرور قبول کروں گا۔ احمد نے کہا: کہ میں نے ابی سلیمان سے کہا میں بعض اولیاء سے آج سے پہلے بہت محبت کرتا تھا تو انہوں نے مجھ سے کہا اس کا قرب ہے کہ اولیاء کی محبت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اولاً پھر اس کے بعد دل ان کی محبت میں مشغول ہو جاتا ہے

احمد فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان کو فرماتے سنا کہ ایک موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ چلتے ہوئے ایک خاتون کو ٹکرماری اس موقع پر حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا آج تم ایک خاتون کو ٹکرمار کر ناقابل تلافی جرم کے مرتکب ہو

گئے ہو۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا غیر شعوری طور پر میں نے ایسا کیا ہے۔ حضرت یحییٰ نے فرمایا سبحان اللہ آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے آپ کی روح کہاں ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میری روح اگر وہ حضرت جبریل کے طرف بھی متوجہ ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ ایک لمحہ کیلئے بھی مجھے معرفت الہی حاصل نہیں ہوئی۔

۱۳۳۷۵- عبد اللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔

ایک اسرائیلی شخص کے جزیرۃ البحر کی جھاڑیوں میں چھ سو برس تک عبادت کرنے کی وجہ سے سر کے بال اتنے بڑے ہو گئے۔ کہ ایک روز گزرتے ہوئے جھاڑی کی بعض ٹھنیوں میں اس کے بال اٹک گئے، اسی اثناء میں ایک روز پرندہ کے گھونسلے دار درخت کے نزدیک سے اس کا گزر ہوا، اس نے نماز میں اپنا رخ قلیل سا اس کی طرف پھریا، غیب سے ندا آئی تم میرے غیر کے طرف متوجہ ہو گئے ہو، یاد رکھو اس کے عوض میں نے تمہارے درجوں سے دو درجے کم کر دیئے۔

۱۳۳۷۶- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو مغلس کے سلسلہ سند سے عبید اللہ جھنی کا قول مروی ہے۔ اہل جنت کیلئے رضاء الہی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔

۱۳۳۷۷- ابو محمد، اسحاق کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ ایک روز میں نے ابوسلیمان سے اس حدیث پر بحث کی کہ قیامت کے روز ہر حال میں حمد الہی کرنے والے لوگوں کی ایک جماعت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، انہوں نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت ہو وہ یہ نہیں کہ تو اس کی تعریف کرے۔ مصیبت پر اور تیرا دل بخل کرے۔ پس جب تو اس طرح ہو تو امید رکھ کہ تو صابرین میں سے ہے بلکہ اس کا مطلب صدق دل سے ہر وقت حمد الہی میں مشغول ہونا ہے۔

۱۳۳۷۸- ابو محمد، اسحاق، احمد کے سلسلہ سند سے محمود کا قول مروی ہے۔

عظیم سلطنت ہونے کے باوجود چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔

۱۳۳۷۹- ابو محمد، اسحاق، احمد، عبد الخالق بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ طرسوی کا قول مروی ہے۔

عابد کی طرف ہر وقت اللہ کی نظر رحمت متوجہ رہتی ہے۔

۱۳۳۸۰- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن ناکلہ، احمد بن الحواری کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سباع موصلی سے زہد کے آخری درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا محبت الہی زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۱۳۳۸۱- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن ناکلہ، احمد کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

زاہدین اللہ تک رسائی کے بعد واپس نہیں لوٹتے، کیونکہ واپس لوٹنا صراط مستقیم سے پھرنا ہے۔

۱۳۳۸۲- احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد بن ثابت قاری کا قول مروی ہے۔

فرائض میں کوتاہی کرنے والا دنیا میں لذت الہی کی رسائی سے محروم رہتا ہے۔

۱۳۳۸۳- احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو موفق ازدی کا قول مروی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ متوکل انسان کو میں دوسرے کے حوالہ نہیں کرتا، اور مجھ سے خوف زدہ انسان کو میں کسی سے خوف زدہ نہیں کرتا

۱۳۳۸۴- احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے عبد العزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

مریض قلب مقصود حاصل کرنے کے بعد محبت الہی میں اڑنے لگتا ہے۔

۱۳۳۸۵- احمد، ابراہیم، احمد زیدان کے سلسلہ سند سے عتبہ سے الغلام کا قول مروی ہے۔

میں نے بیس برس مشقت و مجاہدہ برداشت کرنے کے بعد بیس سال عیش کی۔

۱۳۳۸۶۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبد اللہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد بن تمام کا قول مروی ہے۔

کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے یہ دیوار پر لگائی جانے والی مٹی کے مانند ہے کہ اس کا دیوار پر ٹھہرنا نقصان دہ ہے

۱۳۳۸۷۔ ابی، احمد، حسن، احمد کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

اے انسان اللہ سے ڈر پھر تجھے منجانب اللہ کار آمد باتوں کا الھام ہوگا۔ اور اسی کیلئے عمل کر پھر تجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۳۳۸۸۔ عبد اللہ محمد، عمر بن بحر اسدی کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی درخواست کی، میں نے کہا معاملات کا صحیح کرنا اور دنیاوی تعلق کا ختم کرنا اس کیلئے شرط ہے۔

اس کے بعد رو کر اس نے کہا اے احمد اب تک تمہارے قلب و جوارح کو درست رکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔ اس کے بعد وہ بیہوش ہو گئی۔ میں نے ایک خاتون کو اس کی تالاشی کا حکم دیا، چنانچہ تلاشی لینے پر اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس پر مکتوب تھا۔ میرے مرنے کے بعد انہی کپڑوں میں مجھے کفن دے دینا۔ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بھلائی کا فیصلہ ہوا تو یہ کپڑے میرے لئے نیک بختی و رنہ بد بختی کا باعث ہو گئے، اس وقت اس کی روح پرواز کر چکی تھی، میں نے خادم کو اس کے بارے میں معلومات کا حکم دیا، خادم نے معلومات کر کے بتایا کہ یہ باندی بد ہضمی کی وجہ سے کھانا نہیں کھا سکتی تھی۔ اس کی وجہ سے اسے درد شکم بھی لاحق تھا۔ لوگوں نے ایک شامی طبیب سے اس کے علاج کا ارادہ کیا تو اس نے کہا مجھے اس کے بجائے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے جاؤ، وہی میرا علاج کر سکتے ہیں۔

۱۳۳۸۹۔ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے جعفر بن محمد بن احمد میمون کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابو عالیہ ریاحی کے واسطے سے موصلی کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ اے امت محمدیہ کے ربانین اس جنت کی طرف دوڑو جس کی زمین سبز زبرد کی ہوگی، اس میں یاقوت و مرجان کی نہریں جاری ہوں گی اس پر میوؤں کے درختوں کی ٹہنیاں سایہ افکن ہوں گی۔ اس حدیث کے سننے کے بعد وہ بیہوش ہو گئے۔

۱۳۳۹۰۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی کے سلسلہ سند سے وکیع بن جراح کا قول مروی ہے۔

وکیع بن جراح حدیث کے بیان سے قبل فرمایا کرتے تھے۔ دنیا میں ہم صرف اللہ کے عضو اور اسکی پردہ پوشی کی وجہ سے زندہ ہیں۔

۱۳۳۹۱۔ عبد اللہ، احمد، حسین بن عبد اللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے احمد بن داؤد کا قول مروی ہے۔

ایک بار بنی اسرائیل نے تمام لوگوں میں سے سات اشخاص کو منتخب کر کے معرفت الہی کے حصول کیلئے انہیں غار میں بند کر کے دھن کو مٹی سے سیل کر دیا۔ تین روز تک ان میں سے یومیہ ایک آدمی دنیا سے رخصت ہوتا رہا۔ اسکے بعد موجودین میں سے سب سے کم سن نے لوگوں سے کہا کہ مجھے معرفت الہی حاصل ہو چکی ہے، اس لئے غار کی سیل تھوڑ دو، چنانچہ لوگوں نے غار کی سیل تھوڑ کر اس سے معرفت الہی کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ معرفت الہی کی حقیقت تک رسائی ناممکن ہے، اب تمہاری مرضی ہے انشاء اللہ ہم تمہارے حکم سے روگردان نہیں ہوں گے۔ احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث جب ابو سلیمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کر ہوئے فرمایا معرفت الہی کی حقیقت تک رسائی واقعہ ناممکن ہے۔ البتہ لوگ اپنے اپنے مجاہدہ و ریاضت کے اعتبار سے عارف باللہ ہوتے ہیں۔

۱۳۳۹۲۔ عبد اللہ، احمد، احمد بن ابی الحواری، ایوب، عائشہ کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن زیاد بن النعم کا قول مروی ہے: منجانب اللہ

حضرت موسیٰ سے کہا گیا قرآن کریم دودھ سے لبریز برتن کی مانند ہے جس سے بار بار مکھن نکلتا ہو۔

۱۴۳۹۳- عبد اللہ، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری، ابوسمط یوسف بن مخلد کے سلسلہ سند سے ابو عمر مؤذن کا قول مروی ہے:

میں نے ”تورۃ“ میں ارشاد بانی پڑھا ہے۔ میں یکتا ہوں کوئی چیز حتیٰ کہ صفا پہاڑ پر چلنے والی چیونٹی اور فضا میں اڑنے والا پرندہ بھی میری نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمام لوگوں کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہوں۔ اور میں بندہ کو اسکی نیت کے مطابق عطا کرتا ہوں۔

۱۴۳۹۴- عبد اللہ، احمد، حسین، احمد کے سلسلہ سند سے ہشام بن عمرو کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا اے موسیٰ و عیسیٰ دنیا اور شہوت پرستی طلب آخرت کے حصول میں حائل بننے والی ہیں اے میرے رسول! میں عاصی کو مہلت دیتا ہوں، اور طالب کو احسن طریقہ سے نوازتا ہوں احمد کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے یہ ابوسلیمان کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا جب حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو عتاب کیا گیا ہے تو میں اور آپ تو کیا چیز ہیں۔

۱۴۳۹۵- ابو عبد اللہ احمد بن اسحاق، اسحاق، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری بنی سند سے عابدہ زاہدہ اسماء الدلمیہ کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے بیضاء بنت مفصل سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا عارف دنیا میں بے قرار و حشت زدہ پرندہ کی مانند ہوتا ہے۔ وحدۃ کو پسند کرتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے وقت معرفت الہی اس کیلئے کھانا اور پانی ثابت ہوتی ہے وہ ہر وقت محبت الہی میں مشغول رہتا ہے۔

۱۴۳۹۶- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد حذاء کے سلسلہ سند سے حمزہ نیسا پوری کا قول مروی ہے: صاحب دین کو تفکر کی وجہ سے رضا الہی حاصل ہوتی ہے۔ پھر دنیا سے دوری کی وجہ سے شر سے نجات ملتی ہے، پھر توکل کی وجہ سے اسکی کفایت کی جاتی ہے، پھر ترک شہوات کی وجہ سے اسے بے فکری نصیب ہوتی ہے، پھر ہر فانی شئی سے استغناء کی وجہ سے اسکی عقل تام ہوتی ہے۔

۱۴۳۹۷- احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے شعیب بن حرب کا قول مروی ہے:

اسلام کے ساتھ قبر میں جانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۳۹۸- احمد، ابراہیم بن حرب بن مفضل کے سلسلہ سند سے ابولیح رقی کا قول مروی ہے۔

قبر میں خوف خدا نہ رکھنے والے انسان کو دنیاوی چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے۔

۱۴۳۹۹- عبد اللہ، حسن بن ابان، حسین بن عبد اللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے علی بن حواری کا قول مروی ہے۔ ایک روز حضرت یحییٰ بن زکریا جو کی روٹی کھا کر سو گئے، اللہ نے بذریعہ وحی ان سے فرمایا کیا تم نے میرے گھر اور ہمسائیگی سے بہتر کوئی گھر اور ہمسائیگی دیکھی ہے۔ اے یحییٰ اگر جنت دیکھتا تو اشتیاق کی وجہ سے بے حال ہو جاتا اور اگر دوزخ کو دیکھ لیتا تو خوف کی وجہ سے مسلسل گریہ کناں رہتا۔

۱۴۴۰۰- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبد اللہ بن سلیمان قرشی، ابو حسن علی بن صالح بن حلال قرشی، احمد بن احم مزنی عقیلی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معین کا قول مروی ہے۔

ایک بار احمد بن حنبل اور احمد بن ابی الحواری کی مکہ میں ملاقات ہوئی۔ احمد بن حنبل نے احمد سے ان کے استاد ابوسلیمان کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کو کہا؟ احمد بن ابی الحواری نے ان سے بحوالہ استاد بیان کیا کہ گناہوں سے اجتناب کرنے والے لوگوں کو ملکوت السموات کی سیر کرائی جاتی ہے، اور انہیں بلا استاد حکمت کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔ احمد بن حنبل نے فرمایا میں نے اس سے زیادہ عجیب بات نہیں سنی، اسکے بعد انہوں نے بحوالہ انس بن مالک بیان کیا کہ:

فرمان رسول ہے:

معلوم چیزوں پر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلا تعلم علم عطاء کرتا ہے۔ اس کے بعد ابن حنبل نے احمد اور ان کے شیخ کی تصدیق

فرمائی ہے۔

۱۳۴۰۱۔ علی بن یعقوب دمشقی، عثمان بن محمد عثمان، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن الحواری، علی بن ابی حر کے سلسلہ سند سے مروی ہے: ایک بار اوزاعی نے حج کے موقع پر مسجد نبوی میں قبر و منبر کے درمیان ایک نوجوان کو عبادت میں خوب ریاضت کرتے دیکھا۔ اس نے ابن شاہور کے واسطے سے حضرت عیسیٰ کا قول نقل کیا کہ:

جنت کی مخفی نعمتوں کی وجہ سے دنیا کی ظاہری لذات کو چھوڑنے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۳۴۰۲۔ عثمان بن محمد عثمان، ابوحسن بغدادی کے سلسلہ سند سے احمد بن الحواری کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوسلیمان کو روتے دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا گزشتہ شب خواب میں ایک چور ہاتھ میں ایک رقعہ لئے میرے محراب سے نکلا، اس نے مجھے اس رقعہ کے پڑھنے کھایا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں درج ذیل اشعار مکتوب تھے۔ دنیا کی ظاہری لذتوں نے تجھے جنت کے بالا خانوں میں ناز و نخرے والی حوروں کے ساتھ زندگی گزارنے سے منع کر دیا۔ آخر دی زندگی ابدی زندگی ہے۔ نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ تہجد میں قرآن پڑھنا افضل ہے۔

۱۳۴۰۳۔ عبد اللہ، اسحاق بن ابراہیم مسوحی، عبد اللہ بن حجاج، عبد اللہ بن اشتویہ ازدی، عباس بن حمزہ کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے،

میں نے ایک روز ابوسلیمان سے رونے کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ روں جب کہ شب کی تاریکی چھا جاتی ہے۔ اور ہر دوست اپنے دوست سے خلوت اختیار کر لیتا ہے اور عارفین کے قلوب روشن ہو جاتے ہیں اور لوگ اپنے اپنے انداز میں اللہ سے مناجات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے مجھے اپنے جلال کی قسم میں ان لوگوں کے قلوب سے دہشت ختم کر دوں گا اور قیامت کے روز ان کا انیس ہوں گا، اور آخرت میں انہیں اپنا دیدار کراؤں گا۔ اور انہیں میں عجیب و غریب نعمتوں سے نواز دوں گا۔

۱۳۴۰۴۔ عثمان بن محمد عثمان، محمد بن محمد میسرۃ، علی بن عبد العزیز کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول ہے۔

ایک بار مجھ سے سلیمان نے فرمایا دنیا کی چند روزہ بھوک، پیاس، فقر اور صبر آخر کار ختم ہو ہی جائیگا۔

۱۳۴۰۵۔ عثمان بن محمد، عبد الواحد بن احمد تنیسی، ابو عثمان سعید بن حکم بن اوس دمشقی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو علی رجبی کا قول مروی ہے، حسن بن یحییٰ نے ایک نوجوان سے چند روز سے غائب ہونے کی وجہ دریافت کی اس نے عرض کیا دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے اس کے بعد موت تک وہ گھر سے نہیں نکلا۔

۱۳۴۰۶۔ عثمان بن محمد، علی بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن احمد کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔؟

۱۳۴۰۷۔ محمد بن علی بن حبیش، ابن منیع، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

کم کھانا زیادہ کھا کر تمام شب عبادت سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

الاحادیث الضعیفة ۳۲۲. والدر المنثور ۳۷۲/۱. واتحاف السادة المتقين ۳۰۳/۱. ۳۴۹/۳. ۳۲۳/۷. والاسرار المرفوعة ۳۲۵. والفوائد المجموعة ۲۸۹. وكشف الخفا ۳۶۵/۲. وتخریج الاحیاء ۷۱/۱، ۱۳۱/۳. وتذكرة الموضوعات ۲۰.

۱۳۴۰۸- محمد، ابن منیع، عباس، احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

کچھ لوگ ہمدن جنت اور اسکی نعمتوں میں ہی مستغرق رہتے ہیں۔

۱۳۴۰۹- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابوبکر عیاش سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا اگر مجھے کسی طالب حدیث کا علم ہو جائے تو میں بیان حدیث کیلئے ان کے گھر جانے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔

۱۳۴۱۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد، محمد کندی کے سلسلہ سند سے بعض شیوخ کا قول مروی ہے۔

دوامر غیر معلوم الصوآہوں تو ان میں سے اقرب الی مخالفت النفس کو اختیار کرو، کیونکہ حق اسی کی جانب ہوگا۔

۱۳۴۱۱- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

پیش آنے کے وقت جب دنیا کے بادشاہ کے تعلق کا اثر انسان پر ضرور ظاہر ہوتا ہے تو اللہ کے تعلق کا اثر انسان پر کیوں نہ ظاہر ہوگا۔

۱۳۴۱۲- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابو جعفر حذاء کے سلسلہ سند سے فضیل کا قول مروی ہے۔

مجھے کبھی بھی مقرب فرشتے اور نبی مرسل اور ولی کے عبادت کرنے پر تعجب نہیں ہوا، کیونکہ اس کا سبب توفیق الہی ہے، اگر انہیں ان سے زیادہ کی توفیق ہوتی تو وہ اس سے بھی زیادہ عبادت کرتے،

۱۳۴۱۳- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلامی کے وقت عرض کیا اے باری تعالیٰ میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو رہا ہے کہ آپ کا غیر مجھ سے ہم کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو سراٹھا کر دیکھنا کا حکم دیا، چنانچہ حضرت موسیٰ نے سراٹھا کر دیکھا تو آسمان پھٹ کر عرش الہی نظر آنے لگا فرشتے فضا میں قیام کی حالت میں دیکھائی دینے لگے۔

۱۳۴۱۴- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری عمر بن سلمہ سراج کے سلسلہ سند سے ابو جعفر مصری کا قول مروی ہے۔

ارشاد ربانی ہے اے میرے محبوب میرے تم کو نوازنے کے وقت عدم مال تمہارے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ اور میرے امان میں آنے کے بعد دشمن سے تم بے خوف رہو۔

۱۳۴۱۵- اسحاق بن احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ابو یوسف کا قول مروی ہے۔

اے انسان آخری عمر میں تو اللہ کا فرمانبردار بندہ بن جا۔

۱۳۴۱۶- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابراہیم بن ایوب حورانی کے سلسلہ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو فناء کر دے دوسری مخلوق کو پیدا کر دیتا ہے جو اسکی بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے۔

۱۳۴۱۷- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

عباس بن ولید بن یزید نے روتے ہوئے فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ زمانہ مجھے کس طرف دھکیل رہا ہے۔

۱۳۴۱۸- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابو مریم صلت کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے۔

اہل عقل کے مسلسل توجہ کے ساتھ ذکر کرنے سے ان کے قلوب بیدار ہو کر حکمت کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

۱۳۴۱۹- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

میں نے ابو طلحہ سے زہد فی الدنیا کی بابت سوال کیا انہوں نے فرمایا راحت و آرام کو پس پشت ڈال کر عبادت الہی میں ریاضت برداشت کرنا زہد فی الدنیا ہے۔

۱۳۴۲۰- عبدالمعظم بن عمر بن عبد اللہ، احمد بن محمد بن زیاد، ابو عبد الرحمن بن درقین، احمد بن ابی الحواری، برجی کے سلسلہ سند سے ابو حبیب کا

قول مروی ہے۔

ایک شخص نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ قلت اکل سے مجھے بھوک اور کثرت اکل سے بدہضمی کی شکایت رہتی ہے؟
حضرت حسن نے اس سے فرمایا یہ جہان دنیا تمہارے موافق نہیں ہے، لہذا تم اللہ تعالیٰ سے جہان آخرت کی دعا کرو۔

۱۴۴۲۱- عبدالمعظم، احمد بن محمد بن زیاد عبد الصمد بن ابی یزید، احمد بن ابی الحواری، قاسم بن اسد اصہبانی کے سلسلہ سند سے عبید بن یعیش کا قول مروی ہے۔

ایک بار ہرم بن حبان نے اولیس قرنی سے ملاقات اور سلام و کلام کے بعد عرض کیا کہ میں نے تو آپ کی شہرت سے آپکو پہچان لیا آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟ انہوں نے فرمایا عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں کی آپس میں ملاقات ہوگئی تو ان کے درمیان محبت پیدا کر دی گئی، ورنہ اجنبیت برقرار رہی، لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ہماری روحوں کی ملاقات ہوگئی ہوگی جس کی وجہ سے آج میں نے آپکو پہچان لیا، اسکے بعد ہرم نے اولیس سے عرض کیا کہ میں اللہ کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا میرے نزدیک غیر اللہ سے محبت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ پھر حرم نے ان سے کہا میں آپ سے انس پیدا ہونے کا خواہاں ہوں۔ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک اللہ سے وحشت زدہ کوئی نہیں ہے پھر ہرم نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا گوشہ نشینی اختیار کرو اس پر حرم نے ان سے کہا پھر معاش کا کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا تم پر افسوس ہے تم دین کے بارے میں تو اللہ کی طرف دوڑنے کے باوجود رزق کے معاملہ میں اسے متہم کر رہے ہو۔

۱۴۴۲۲- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا داؤد میں نے شہوت کمزور لوگوں کیلئے پیدا کی ہے، اس سے اجتناب کرنا ورنہ میں تمہارے قلب سے اپنی محبت کی لذت ضرور ختم کر دوں گا۔

۱۴۴۲۳- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر، احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

تہجد پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں (۱) تہجد میں توجہ سے تلاوة قرآن کی وجہ سے ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے (۲) گریہ طاری ہونے کے بعد ان کی چیخ نکل جاتی ہے (۳) مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں۔

۱۴۴۲۴- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر، احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک شب ایک جوان کو پہاڑ کے دامن میں اللہ کے سامنے خوب عجز و انکساری کے ساتھ مناجات کرتے دیکھا جس سے مجھے اس کے عارف باللہ ہونے کا یقین ہو گیا، میں نے اس سے کہا اے نو جوان عارف کی چند علامات ہیں اس نے مجھ سے انکی تفصیل پوچھی تو میں نے کہا مصائب لوگوں پر ظاہر نہ کرنا اور کرامات ان کے سامنے بیان نہ کرنا پھر اس نے مجھ سے وصیت کی درخواست کی؟ میں نے اس سے کہا فخر کو غنی آزمائش کو شفا، توکل کو معاش، بھوک کو پیشہ بنا دو، اس کے بعد وہ مجھ سے جدا ہو گیا، پھر میں چلتے چلتے ایک سوئے ہوئے شخص کے پاس گزرا تو میں نے اسے بیدار کرتے ہوئے کہا اے غافل انسان بیدار ہو جا، اس لئے اب تک موت کی موت نہیں آئی ہے۔ اس نے سراٹھا کر کہا مابعد الموت موت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۴۲۵- عبد اللہ بن محمد، عمر کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے:

ایک بار عیاد الخوص نے فلسطین کے امیر ابراہیم بن صالح سے وصیت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا، آپ اپنے پیش کئے جانے والے اپنے اعمال کی فکر کرو۔ اس کے بعد گریہ کی وجہ سے ان کی ریش آنسو سے تر ہو گئی۔

۱۴۴۲۶- عبد اللہ بن محمد، عمر احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:-

امید خوف سے بڑھنے کے وقت انسان کا قلب فاسد ہو جاتا ہے۔

۱۴۴۲۷- عبداللہ، عمر کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز ایک انسان کو ہلاکت کا یقین ہو جانے کے بعد دنیا میں ایک بار صدق نیت کی وجہ سے بخشش کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔

۱۴۴۲۸- عیاض بن زہیر فرماتے ہیں کہ تکی بن معین کے سامنے احمد بن ابی الحواری کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اہل شام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی بدولت نوازا ہے۔

۱۴۴۲۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، ابو حاتم، محمود بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے: جبکہ احمد بن ابی الحواری کا ذکر ان کے ہاں ہوا تو فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ ان جیسا کوئی شخص سطح زمین پر موجود نہیں ہے۔

۱۴۴۳۰- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید رازی، عباس بن حمزہ کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے:

بندہ کو عبادت میں مجاہدہ کرنے کے بعد نیک کاموں سے راحت ہوتی ہے۔

۱۴۴۳۱- نیز احمد کا قول ہے، اللہ اپنی محبوب قوم کو ہر وقت انعامات سے نوازتا ہے۔

۱۴۴۳۲- نیز احمد کا قول ہے، دنیا کوڑا خانہ اور کتوں کی اجتماع گاہ ہے، اس کے باوجود کتا اپنی حاجت پوری کر کے اس سے دور ہو جاتا ہے، لیکن دنیا کا محبت انسان کبھی دنیا سے دور نہیں ہوتا۔

۱۴۴۳۳- نیز احمد کا قول ہے۔ غیر سے تعریف کا خواہاں مشرک ہے۔

۱۴۴۳۴- احمد کا قول ہے۔

میں قرآن پڑھنے کے وقت اس کی آیات کی تشریح میں سرگرداں رہتا ہوں۔ مجھے سونے والے اور دنیا میں مشغول ہونے والے حفاظ پر تعجب ہے۔ اگر وہ اسکی حقیقت پر غور کرتے تو انکی موجودہ حالت نہ ہوتی۔

۱۴۴۳۵- محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری سلام مدینی، مخزومی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول مروی ہے۔

دنیا پر خوش ہونے والے انسان کے قلب سے خوف آخرت سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۴۴۳۶- محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے مروان بن معاویہ فزاری کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک مسئلہ کے جواب میں لاادری فرمایا۔

۱۴۴۳۷- محمد کے سلسلہ سند سے مروان بن محمد کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک شیخ کو گانا گانے پر احمق فرمایا۔

۱۴۴۳۸- محمد کی روایت ہے حضرت احمد فرماتے ہیں میں نے وکیع بن الجراح کو فرماتے ہوئے سنا: اصحاب الحدیث کو چاہیے کہ دوران حدیث وضو کا اہتمام رکھیں۔

۱۴۴۳۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن عون کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

میں نے ولید سے حدیث نبوی (کہ حجامت کرنے اور کرانے والے افطار کریں، کیونکہ انہوں نے غیبت کی ہے) کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اہل عراق کی تفسیر کی وجہ سے ہم حدیث رسول کو نہیں چھوڑیں گے۔ پھر میں نے ابن ضبل سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے ولید کی تصدیق فرمائی۔ کیونکہ ترک حجامت تو ہمارے بس میں ہے۔ لیکن ترک غیبت بہت مشکل امر ہے۔

۱۴۴۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔

علی بن فضیل نے اپنے والد سے اصحاب رسول کے شیریں ہونے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔ کیونکہ رضاء الہی کے خاطر ان کا کلام ہوتا تھا۔

۱۴۴۴- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔
میں نے فضیل سے ارشاد باری ”ولا ترکنوا الی الذین ظلموا“ کی تشریح دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا ظالمین کے ساتھ فعل، مکان اور زبان میں شرکت سے اجتناب کرو۔

۱۴۴۴- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، محمد بن عباس، احمد کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول مروی ہے۔
قیامت کے روز مومن کیلئے دنیا میں نماز کی ادائیگی کے سہل ہونے کے مانند وقوف بھی سہل کر دیا جائیگا۔
۱۴۴۴- محمد بن احمد عبدالرحمن بن داؤد، محمد بن عباس احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

ابو حضرو صاف نے قرآنی آیات ”فی یوم کان مقداره خمسين الف سنة“ کی تشریح میں فرمایا اگر مخلوق کا حساب غیر اللہ کے سپرد کر دیا تو وہ پچاس ہزار سال میں بھی فیصلہ نہیں کر سکے گا، لیکن اللہ آخرت کے صرف نصف یوم میں مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا۔

۱۴۴۴- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن عائد، ابن شہاب، سعید بن بشیر کے سلسلہ سند سے قتادہ کا قول مروی ہے۔
عابدوں سے محبت کرنے والے امراء بہترین امراء ہیں اور امراء سے محبت کرنے والے عابد بدترین عابد ہیں۔
۱۴۴۴- ابو علی حسن بن علی بن خطاب وراق، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، ہشام ابن سیر بن، عبیدہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے۔

فرمان نبوی ہے۔ ہماری نماز عصر قضا کرانے والے لوگوں کے گھروں اور قبروں کو اللہ تعالیٰ آگ سے بھر دے۔
۱۴۴۴- حسن بن علی، محمد بن محمد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، اعمش، ابو ضحیٰ، سہر بن شکل کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ نے آپؑ سے گزشتہ فرمان کہ مانند روایت کیا ہے۔

۱۴۴۴- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن مظفر، محمد خطیب، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث مسعر، ابراہیم سکسکی ح۔ و حفص، عوام بن حوشب، ابراہیم سکسکی ابو بردہ کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ۔
فرمان نبوی ہے۔

مریض اور مسافر کیلئے اللہ تعالیٰ صحت و اقامت کی حالت میں کئے جانے والے اعمال کا ثواب لکھتا ہے۔
۱۴۴۴- علی بن ہارون، ابو بکر بن ابن داؤد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، حجاج، کحول، ابو ادریس کے سلسلہ سند سے ابو ثعلبہ حشنی کا قول مروی ہے۔

ہمارے سوال کرنے پر آپؑ نے مشرکین کے برتن دھو کر ہمیں ان کے استعمال کی اجازت دی۔
۱۴۴۴- محمد بن علی، عبداللہ بن احمد بن عتاب، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول مروی ہے۔

فرمان رسول ہے: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے سلب کرنے کے بجائے اہل علم کو اٹھالے گا۔
۱۴۴۵- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ابن ابی الحواری، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، ابیہ، عاصم بن عمر کے سلسلہ سند

۱۔ المصنف لابن ابی شیبہ ۲۳۰/۳، والدر المنثور ۱۰۵/۶، وتاریخ ابن عساکر ۴۵۶/۱.

۲۔ المستدرک ۱۴۳/۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۳/۱، وسنن سعید بن منصور ۴، وفتح الباری ۶۲۲/۹.

۳۔ صحیح البخاری ۳۶/۱، وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۳، وفتح الباری ۱۹۴/۱، ۲۸۳/۱۳.

سے حضرت عمر کا قول مروی ہے۔

حکومت کا حریص اس کے حصول کے بعد رعایا کے درمیان عدل قائم کرنے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۴۵۱- سلیمان بن احمد، محمد بن خلف، احمد بن ابی الحواری، ابن نمیر، اعمش، عمران بن مسلم، سوید بن غفلہ کے سلسلہ سند سے بلال کا قول مروی ہے۔

آپ نماز میں ہمارے کندھوں اور قدموں کو درست فرماتے تھے۔

۱۳۴۵۲- ابو عبد الرحمن بن حارث غنوی، احمد بن قاسم مقبری جعفر بن محمد مشقی، احمد بن الحواری، عبد اللہ بن ادریس، عبد اللہ بن سعید مقبری عن جدہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے۔

فرمان رسول ہے: اے لوگو! اگر تم مال کے ذریعہ لوگوں کی خدمت نہیں کر سکتے تو کم از کم ان سے خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ تو کرو۔

۱۳۴۵۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن غوث، احمد بن ابی الحواری، وکیع، عبد الرحمن بن زید بن اسلم، ابیہ، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے: نیند یا نسیان کی وجہ سے وتر چھوڑنے والا یاد آنے یا بیدار ہوتے وقت اسے ادا کرے۔

۱۳۴۵۴- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نابلہ

(دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن ابی الحواری، عبد اللہ بن وہب، یونس، زہری کے سلسلہ سند سے سالم کا قول مروی ہے:

میرے والد آپ علیہ السلام کی اتباع میں خاندان کے کمزور افراد کو مذلقہ سے منیٰ پہنچاتے تھے۔

۱۳۴۵۵- عبد اللہ بن محمد جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو خزیمہ بکار بن شعیب، ابو حازم، ابیہ کے سلسلہ سند سے ہبل بن سعید کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: نقصان دہ انسان کی دوستی سے گریز کرو۔

۱۳۴۵۶- ابو ولف عبد العزیز بن محمد بن احمد بن عبد العزیز بن دلف عجل، یعقوب بن عبد الرحمن الدعاء، جعفر بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، عباس بن ولید، علی بن موسیٰ، حماد بن زید، مالک بن دینار، حسن کے سلسلہ سند سے کعب بن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: بتوں کے ٹوٹنے پر باندیوں کو سزا مت دو کیونکہ انسان کی زندگی کے وقت مقرر ہونے کی طرح ان کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔

۱۳۴۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن عون، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ابان بن عبد اللہ، بجلی کے سلسلہ سند سے ابو بکر بن حفص کا قول مروی ہے: ابن عمر نماز عید کیلئے گھر سے باہر تشریف لائے، آپ نے قبل العید و بعد العید کوئی نماز ادا نہیں کی اور فرمایا کہ آپ کا بھی یہی معمول تھا۔

۱- المستدرک ۱/۱۲۴. وتاریخ أصبهان ۱/۴۲. وكشف الخفا ۱/۲۵۲. والاحادیث الضعيفة ۲/۶۳۳. والاحاف السادة

المتقين ۲/۲۲۰. وتفسير ابن كثير ۶/۳۳۸. والدر المنثور ۲/۴۳. وكنز العمال ۵۱۵۸.

۲- سنن الترمذی ۴۶۵. ومشكاة المصابيح ۱۰۴۷۹.

۳- الكنى للدولابی ۱/۱۶۸.

۴- الدر المنثور ۱/۱۷۵. والعلل المتناهية ۲/۲۶۵. والاحادیث الضعيفة ۲/۹۳۸. وكنز العمال ۲۵۰۳۲.

۱۳۳۵۸- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین، احمد بن ابی الحواری، وکیع، داؤد بن سوار مزنی کے سلسلہ سند سے عمرو بن شعیب کے والد کے حوالہ سے ان کے دادا کا قول مروی ہے:

سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز کی ادائیگی کا امر کرو، اور دس سال کی عمر میں نماز کے ترک پر انہیں سزا دو، اور انہیں الگ الگ لٹا دو۔ غلام کی شادی کرانے کے بعد اس کے ناف سے لیکر گھٹنے تک کے حصہ کو ستر ہونے کی وجہ سے مت دیکھو۔

۱۳۳۵۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، احمد، وکیع، سعید بن سائب کے سلسلہ سند سے داؤد بن ابی عاصم ثقفی کا قول مروی ہے: میں نے ابن عمر سے سوال کیا کہ آپ نے منیٰ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ فرمایا کہ آپ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

۱۳۳۶۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ابن ابی ذیب، عثمان بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے کہ آپ سفر سے قبل اور بعد نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۳۶۱- محمد، محمد، احمد، وکیع، خلیل بن مرہ، معاویہ بن قرۃ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے در چھوڑنے والے شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۳۳۶۲- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، یحییٰ بن صالح، وحاضی، عفیر بن معدان، سلیم بن عامر کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ہے: اللہ نے مجھے القاء کیا ہے کہ کوئی انسان مقدرہ رزق مکمل کرنے سے قبل دنیا سے نہیں جائے گا اے لوگو! معصیت کے ذریعہ رزق مت تلاش کرو کیونکہ اللہ سے مقدرہ رزق اسکی اطاعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۳۶۳- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن داؤد، احمد بن ابی الحواری، سلیم بن مطیر عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: میں ایک سال حج کے موقع پر اپنی خالہ کے رفیق سفر تھا، سویداء مقام پر میں سو گیا، بیدار ہو کر میں نے وہاں ایک شخص کو داؤد طلب کرتے دیکھا، اس نے حدیث نبوی بیان کی کہ اے لوگو ہدیہ کو رشوت بننے سے قبل قبول کرو، لیکن رشوت بننے کے بعد اسے چھوڑ دو۔

۱۳۳۶۴- سلیمان بن احمد، احمد بن رشیدین، احمد بن ابی الحواری، الولید، شیبان، یحییٰ، ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے ام سلمہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبار سے کوئی سزا ہلکی نہیں ہے۔

۱۳۳۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر،

سفیان، قتادہ، حسن کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: مجھے آپ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ پھر وہ ذکر فرمائیں ۱۳۳۶۶- ابوامامہ غطفانی، عبد اللہ بن یزید بن ابان دقفی، احمد بن ابی الحواری، پونس بن محمد، جریر بن حازم، معمر، زہری کے سلسلہ سند سے

۱- مسند الامام احمد ۱۸۰/۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة باب ۲۶۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۴۹/۲۔ واتحاف السادة المتقين ۳۱۷/۶۔ ۱۳/۹۔

۲- مسند الامام احمد ۳۴۳/۲۔ ۳۵۷/۵۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۲۹۷/۲۔ ونصب الراية ۱۱۲/۲، ۱۱۳، ومجمع الزوائد ۲۴۰/۲۔ والعلل المتناهية ۳۵۱/۱، وتلخیص الحیر ۲۰/۲۔

۳- مسند الشهاب ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، وشرح السنة ۲۶۳/۱۳، والتمهید ۲۸۳/۱۔

۴- المعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۱/۴۔ والصغیر ۲۶۳/۱۔ والتاریخ الکبیر ۲۳۶/۱۔ ومجمع الزوائد ۲۳۸/۵۔ والمطالب

العالية ۴۴/۸۔ واملی الشجرى ۲۶۲/۲۔ ۲۷۵، وتاریخ بغداد ۳۹۸/۳۔

۵- المصنف لابن ابی شیبہ ۳۵۹/۸۔ ومجمع الزوائد ۱۷۰/۸۔ والدر المنثور ۱۵۹/۳۔

انس کا قول مروی ہے:

آپؐ نے اسعد بن زرارۃ کو داغ دلوانے کا حکم دیا۔

۱۳۳۶۷- محمد بن علی، محمد بن عون وحیدی، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ثوری، قیس بن مسلم کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:
 "میں نماز عید سے قبل خطبہ کی ابتداء مروان سے ہوئی ہے، ایک شخص نے اس کے سامنے بعد العید خطبہ کی بات کی تو اس نے اسے خاموش کرادیا ابوسعید خدری فرماتے ہیں اس شخص نے (بحدیث نبوی کہ منکر دیکھنے والا ہاتھ یا زبان یا قلب کے ذریعہ اس کا دفاع کرے اور قلب سے برا کہنا ایمان کا آخری درجہ ہے) اپنا فرض پورا کر دیا۔

۱۳۳۶۸- محمد بن علی، محمد بن عون، احمد بن ابی الحواری، وکیع، یزید بن ابراہیم، دستوی، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:
 آپؐ نے مکہ تا مدینہ سفر کے دوران دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۳۳۶۹- محمد، محمد بن عون، احمد، وکیع کے سلسلہ سے اسامہ بن زید کا قول مروی ہے:

ایک بار حسن نے بحوالہ طاؤس اور ابن عباس بیان کیا کہ آپؐ پر سفری اور حضری نماز فرض کی گئی۔

۱۳۳۷۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ہشام بن عروہ، ابنیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:
 آپؐ فجر کی دو مختصر رکعت پڑھتے تھے۔

۱۳۳۷۱- عبد اللہ احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبد اللہ بن شا کر، احمد بن ابی الحواری، عبد القدوس ابو مغیرہ، ابن ثوبان، عطاء عبد اللہ بن حمزہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

دو شخصوں میں سے ایک اکثر اور دوسرا کم آپؐ کی محبت میں رہتا تھا، دونوں کے پاس بڑا عمل نہیں تھا، آپؐ کی صحبت میں رہنے والے نے ایک بار آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے والوں نے سارا ثواب لوٹ لیا؟ آپؐ نے اس سے پوچھا تیرے پاس کونسا نیک عمل ہے، آپؐ نے فرمایا اس میں اکتفا کر اور آخرت میں محبت کرنے والوں کے ساتھ ہی تیرا حشر ہوگا۔ کچھ روز بعد دوسرے کا انتقال ہو گیا، آپؐ نے اس کے جنتی ہونے کا اعلان فرمایا، سب نے متعجب ہو کر اس کی اہلیہ سے اس کے نیک عمل کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا کہ وہ صرف مؤذن کی اذان کا جواب دیتا تھا۔

۱۳۳۷۲- محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، شعبہ عدی بن ثابت، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:
 آپؐ نے گھر سے نکل کر لوگوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔

۱۳۳۷۳- محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سعید و سفیان، معین بن خالد بن زید بن عقبہ کے سلسلہ سند سے سمرۃ بن جندب کا قول مروی ہے:

آپؐ عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور الغاشیہ پڑھتے تھے۔

۱۳۳۷۴- محمد بن علی بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سفیان و مسعد ابراہیم بن محمد بن منشر عن ابیہ، حبیب بن سالم کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے:

آپؐ نماز عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ تلاوت فرماتے تھے:

۱۳۳۷۵- محمد، محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منشر، محمد بن منشر کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:
 آپؐ نے فجر و ظہر سے قبل دو اور چار رکعت سنت کبھی ترک نہیں کی۔

- ۱۴۲۷- محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابو شعیب یا شعیب کے سلسلہ سند سے طاؤس کا قول مروی ہے؛
ابن عمر سے بعد العصر دو رکعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے کسی کو بھی اس پر عمل کرتے نہیں دیکھا،
البتہ قبل النوم دو رکعت کے بارے میں سوال کئے جانے پر انہوں نے اس سے منع نہیں کیا۔
- ۱۴۲۷- محمد، احمد، وکیع، سعد، زید العجمی کے سلسلہ سند سے ابو جہد یق ناجی کا قول مروی ہے؛
ابن عمرؓ نے فجر کی سنتوں کے بعد ایک جماعت کو لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا یہ سنت کے بجائے بدعت ہے۔
- ۱۴۲۸- محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ہشام، ابان بن ابی عیاش، ابراہیم بن ابی علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے:-
ایک شب میرے سامنے آپؐ نے وتر میں رکوع سے قبل قنوت پڑھی۔
- ۱۴۲۹- محمد، احمد، وکیع، سفیان، ہشام، ابن سیرین، کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:
آپؐ نے فجر میں سرائق آت کرتے ہوئے سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص، تلاوت فرمائی۔
- ۱۴۳۰- محمد، احمد، وکیع، سفیان و مسعد، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:
آخری شب میں آپؐ میرے پاس آرام فرماہوتے تھے۔
- ۱۴۳۱- محمد، احمد، وکیع، سفیان، اعمش، تمیم بن سلمہ، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:
آپؐ بوقت صبح وتر کیلئے مجھے بیدار فرماتے تھے۔
- ۱۴۳۲- محمد، احمد، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:
فرمان نبویؐ ہے: نیند آنے پر سو جاؤ ورنہ جانی نقصان کا خطرہ ہے۔
- ۱۴۳۳- محمد بن حمید و محمد بن عمر اسحاق کلوزانی، عبد اللہ بن ابی داؤد احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ،
ابیہ کے سلسلہ سند سے
- فرمان رسولؐ ہے: سرکہ بہترین سالن ہے:۲
- ۱۴۳۴- محمد بن عمر بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد ح۔ محمد بن ابراہیم احمد بن حسین بن طلاب احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد،
سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے؛
فرمان رسولؐ ہے: کھجور سے خالی گھر کے اہل خانہ کو بھوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- ۱۴۳۵- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، مروان، یزید بن سمط، وضین بن عطاء کے سلسلہ سند سے یزید بن مرثد
کا قول مروی ہے:
- فرمان نبویؐ ہے: نیک لوگوں اور بدوں کے درمیان واضح فرق ہے: تم جس طریقہ پر بھی چلو گے قیامت میں اسی پر اٹھائے
جاؤ گے۔۳

۱۔ امانی الشجرى ۲/۱۸۲۔

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۸۲۰۔ سنن الترمذی ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲۔ سنن النسائی، کتاب الایمان باب ۲۱۔ سنن ابن

ماجہ ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، ومسند الامام احمد ۳/۳۰۱، ۳۰۳، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، ۳۹۰، والسنن الکبری للبیہقی

۱۰/۶۳۔ سنن الدارمی ۲/۱۰۱۔ والمستدرک ۳/۵۴، وفتح الباری ۱۰/۵۰۰۔ والترغیب والترہیب ۳/۱۳۱۔

۳۔ مسند الفردوس للذہبی ۱/۴۹۱۔ وتاریخ أصبھان ۱/۱۱۲۔ والمطالب العالیہ ۳۱۳۰۔ وکنز العمال ۶/۳۳۶۷۷۔

۳۳۶۷۷۔

۱۳۴۸۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، یونس حذاء، ابو حمزہ کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے معاذ مؤمن کیلئے قرآن وحدیث کی رو سے کچھ حدود مقرر ہیں جن سے اسے تجاوز جائز نہیں ہے۔ قرآن مؤمن کیلئے بمنزلہ دلیل، خوف بمنزلہ حجت، شوق بمنزلہ سواری، روزہ بمنزلہ ڈھال کے ہیں۔ اے معاذ قیامت کے روز انسان سے تمام چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اے معاذ میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔

۱۳۴۸۷- محمد بن حمید، قاسم بن زکریا، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری، ابن عبدالقدوس بن حجاج، ابو ثوبان، حسن بن حر، علاء بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے۔

۱۳۴۸۸- سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، علی بن عیاش، ابو ثوبان، حسن بن حر کے سلسلہ سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔
۱۳۴۸۹- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عتاب بن زفتی دمشقی، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمن وصافی، محارب بن دثار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اولاد اور والدین دونوں کے نیک ہونے کے ساتھ لوگ انہیں نیک کہتے ہیں۔

۱۳۴۹۰- علی بن یعقوب بن ابی عقبہ دمشقی، عثمان بن محمد عثمانی، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، ابو احمد قاص، موسیٰ خیاط کے سلسلہ سند سے اعمش کا قول مروی ہے:

ایک کوئی تابعی قبل از بیماری کمزور اور بوڑھا ہو گیا، اس کی پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ ایک روز اسکی والدہ نے اس سے کہا اے میرے لخت جگر دائمی قلیل عبادت کثیر کمزور کرنے والی عبادت سے بہتر ہے۔ اے میرے لڑکے میں لوگوں کو خوش خوش کھاتے پیتے سوتے دیکھتی ہوں، لیکن تم کو افسردہ ہمیشہ روزہ دار دیکھتی ہوں اس کے لڑکے نے جواب دیا اے والدہ میں قبر کی تیاری کر رہا ہوں، اور عذاب دوزخ سے حفاظت اور جنت کیلئے کوشاں ہوں۔ اس کی والدہ ناامید ہو کر ابن مسعود کے پاس گئی اور ان کو کوشش کر کے انہیں اپنے لڑکے کے پاس لے گئی، ابن مسعود نے بھی انہیں بہت سمجھایا بالآخر اس نے ابن مسعود سے کہا گھوڑ دوڑ کے میدان میں کونسا گھوڑا سبقت لے جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا لاغر و نحیف گھوڑا، اس نے کہا متیقن کے درجہ کو حاصل کرنے کیلئے میں نے بھی لاغری اختیار کی ہے۔ ابن مسعود نے اسکی تصویب فرمائی۔

۱۳۴۹۱- علی بن یعقوب، عثمان، جعفر بن احمد، احمد بن ابی الحواری ابو عبداللہ ہمدانی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن وہاب کا قول مروی ہے: جنت کے عالیہ بالا خانہ میں غنجد نامی ایک حور ہے۔ جب کوئی ولی اسے بلانے کا ارادہ کرتا ہے تو حضرت جبریلؑ کی ندا پر وہ کھڑی ہو جاتی ہے، چار ہزار خادمہ اس کے ساتھ ہوتی ہیں، ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن وہب بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۳۵۶ ابو یزید بسطامی

۱۳۴۹۲- عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

۱- انصاف السادة المتقين ۱۰/۴۵، ۱۰۳، وتفسیر ابن کثیر ۸/۴۱۹۔

۲- مسند الامام احمد ۲/۴۷۸، وسنن ابن ماجہ ۸۴۰، ۸۴۱، والسنن الکبری للبیہقی ۲/۳۸۶، ۱۶۷، وسنن الدارقطنی ۲/۵۲۸۔

اے باری تعالیٰ مجھ فقیر کا آپ سے محبت کرنا تعجب خیز نہیں ہے۔ بلکہ آپ قادر مطلق کا مجھ سے محبت کرنا تعجب خیز ہے۔

۱۳۴۹۱- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، یعقوب بن اسحاق، ابراہیم مروی کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے: بداء میں مجھے چار چیزوں معرفت الہی، ذکر الہی، محبت الہیہ اور طلب الہی کے حصول کا یقین ہو گیا، لیکن بعد میں میرا یقین غلط ثابت ہوا۔

۱۳۴۹۲- عبد الواحد بن بکر، حسن بن ابراہیم دامغانی، موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے: اے باری تعالیٰ آپ نے اس امت کو پیدا ان کے بلا شعور و ارادہ کر کے انہیں امین بنایا، اب آپ کے علاوہ کون ان کا حامی و ناصر ہوگا۔

۱۳۴۹۳- عمر بن عثمان، عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے، اللہ کے چند خواص بندے ایسے ہیں کہ وہ جنت میں دیدار الہی سے محروم کئے جانے پر وہ دوزخیوں کے دوزخ سے خروج کے بارے میں فریاد اسی کی طرف جنت سے خروج کے بارے میں فریادری کریں گے۔

۱۳۴۹۴- فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبد القاہر کا قول مروی ہے: ایک قوم سے ابو یزید بسطامی نے فرمایا تیس سال تک اللہ سے محبت کرنے کے باوجود اسے میں نے ہر وقت اپنے سامنے پایا۔ ایک شخص نے ابو یزید سے عدم سفر کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب میں فرمایا میرے صاحب کے سفر نہ کرنے کی وجہ سے میں سفر نہیں کرتا، میں نے اسی کے پاس اقامت اختیار کی ہوئی ہے۔

۱۳۴۹۵- عمر بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن احمد، عثمان کے ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: میں تیس سال سے عظمت کی وجہ سے کلی کر کے اللہ کا ذکر شروع کرتا ہوں۔

۱۳۴۹۶- عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن رازی، یوسف بن حسین، یحییٰ بن معاذ کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے۔ میں ایک عرصہ تک توحید باری تعالیٰ میں غور کرتا رہا۔

۱۳۴۹۷- ابو فضل احمد بن عمران، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: مجھے تیس سال میں معرفت الہی تک رسائی ہوئی۔

۱۳۵۰۰- احمد بن ابی عمران، موسیٰ کے سلسلہ سند سے منصور کا قول مروی ہے: ایک شخص نے ابو یزید سے وصیت کی درخواست کی؟ ابو یزید نے اس سے سوال کیا کہ آسمان کس نے بنایا؟ اس نے کہا اللہ نے ابو یزید نے اس سے کہا، وہی اللہ تیرے ہر فعل سے باخبر ہے۔ لہذا اس کا خوف پیدا کر۔

۱۳۵۰۱- احمد، منصور کے سلسلہ سند سے موسیٰ کا قول مروی ہے: ایک شخص نے ابو یزید سے کہا کہ مجھے آپ کے بارے میں فضاء میں اڑنے کا معلوم ہوا ہے؟ ابو یزید نے کہا اس میں تعجب کی کیا بات ہے، مردار کھانے والا پرندہ بھی تو فضاء میں اڑتا ہے، مؤمن تو اس سے اشرف و اکرم ہے، راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے تہجد پڑھنے کیلئے ابو یزید کے پاس ایک مصلیٰ بھیجا، ابو یزید نے ان کو لکھا کہ میں نے تمام اہل ارض و سماوات کی عبادت اس میں کر کے اپنے سر ہاتھ کے نیچے رکھ لی ہے۔

۱۳۵۰۲- فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں، اب اللہ کی طرف متوجہ ہوں، اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو میرا سحر فرما دیا ہے۔

۱۳۵۰۳- عمر بن احمد بن عثمان، عبید اللہ بن احمد، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: اطاعت الہی کی وجہ سے انسان آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۳۵۰۴- عمر، عبید، احمد، عمر، ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

لوگوں سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا انسان متکبر ہے۔

۱۳۵۰۵- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا، میں نے سب سے زیادہ علم اور اسکی متابعت کو سخت پایا۔ اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں بالکل تھک جاتا، تجرید تو حید کے علاوہ علماء کا اختلاف رحمت ہے۔ ابو یزید کا قول مروی ہے: شہوت پرست انسان کا نفس اس پر حاوی ہوتا ہے ۱۳۵۰۶- ابو حسن بن مقسم، ابو حسن مروزی، امراۃ ابو یزید، کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے۔ میں نے ہر شئی کا علاج کیا، نفس کا علاج میرے نزدیک سب سے زیادہ سخت چیز تھی۔

۱۳۵۰۷- ابو، حسن مروزی، امراۃ ابو یزید کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں بے انتہاء جدوجہد کی لیکن ناکامی کی وجہ سے میں اسے چھوڑ کر خود اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

۱۳۵۰۸- عمر بن احمد، عبید اللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر بن ابی موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: زاہد کی نظر کسی وقت بھی غیر اللہ پر نہیں جاتی ہے۔

۱۳۵۰۹- محمد بن حسین، احمد بن علی، یعقوب، حسن بن علی کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

ذات حق کی معرفت کی جستجو جہالت ہے۔ اور معرفت کی حقیقت کیلئے جدوجہد جنایت ہے۔ نیز فرمایا صرف آخرۃ کا غم رکھنے والے شخص کیلئے خوش خبری ہے۔ اور عارف ماسوائے اللہ سے زہد اختیار کرتا ہے۔

۱۳۵۱۰- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ابو یزید سے قرآنی آیات (ان الملوک اذا دخلوا اقصیۃ افسدوہا) کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا! عارف کے عبادت کرنے پر مجھے تعجب ہے کہ وہ معرفت الہی کے حصول کے بعد کیسے اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

۱۳۵۱۱- ابو یزید سے سوال کیا گیا کہ آپ "او تادالا رض" کبدلوں میں سے ایک ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سب کچھ ہوں۔

۱۳۵۱۲- ابو یزید سے اصل عارف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا نفس کے عیوب پر مطلع ہونے والا انسان اصل عارف ہے۔ نیز فرمایا کچھ عارف ایسے بھی ہیں کہ اللہ اور ان کے درمیان ایک لمحہ کیلئے بھی پردہ حائل ہونے کے عوض انہیں جنت عطا کی جائے تو وہ اس پر کب متوجہ ہونگے۔

۱۳۵۱۳- فضل بن جعفر، حسن عبید بن عبد القادر کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

مؤمن منجانب اللہ حلاۃ ایمانی عطاء کئے جانے کی وجہ سے حقائق قرب سے دور رہتا ہے۔ ان سے عارف کے درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسکا کوئی درجہ نہیں ہے۔ اور مجھے اللہ کی وجہ سے تو معرفت الہی اور اسکے نور کی وجہ سے مادون اللہ کی معرفت حاصل ہوئی ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کس کے ذریعہ عبادت الہی پر مدد حاصل کی جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا معرفت الہی کے ذریعہ۔

۱۳۵۱۴- عمر بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر، ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: لوگ ست رفتاری کے ساتھ ذکر الہی اور اسکی خدمت میں مشغول ہیں۔ نیز فرمایا اے باری تعالیٰ، مجھ سے قطع تعلق نہ کرنا۔ نیز فرمایا اکثر لوگ اللہ سے دور ہیں۔ ایک شخص نے ابو یزید سے سوال کیا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا اولیاء اللہ کی۔ نیز فرمایا مخلوق پر وسعت کرنے والا اللہ کے

سے زیادہ قریب ہے۔ نیز فرمایا ذلت و عاجزی کی سواری پر سوار ہو کر ہی عطیات الہیہ کا حصول ممکن ہے۔

۱۳۵۱۵- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبد اللہ، موسیٰ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک روز میری موجودگی میں ابو یزید نے نماز میں ایک چیخ ماری جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اللہ اور ان کے درمیان حائل

دے ہٹ گئے ہیں۔ لیکن جب ہم نے ابو یزید سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے تو اضعاف اسکی نفی فرمادی۔

۱۳۵۱۶- ابو عمر بن حمدان، ابو عثمان سعید بن اسماعیل، کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: کلام الہی لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ وہ لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ اور اللہ سے تعلق پیدا کرنے کی خاطر کلام الہی سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ سے نجات کرتا ہے۔

۱۳۵۱۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو نصیر ہروی، یعقوب بن اسحاق ابراہیم ہروی کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: آپ ہے راضی ہونے کے وقت میری یہ حالت ہے۔ آپ کے مجھ سے راضی ہونے کے وقت میرا کیا حال ہوگا۔

۱۳۵۱۸- ابو یزید کا قول ہے اے باری تعالیٰ مجھے اپنی معرفت کے بابت فہم عطاء فرما۔

۱۳۵۱۹- ابو یزید کا قول ہے احسان جتانے والوں کے ایمان سے زیادہ چپ رہنے والے یا سمت لوگوں کا کفر باعث غافیت ہے۔

۱۳۵۲۰- ابو یزید کا قول مروی ہے۔

کاش لوگ میری حقیقت سے واقف ہوتے۔

۱۳۵۲۱- ابو یزید سے معرفت کی حقیقت تک رسائی کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا راہ خدا میں مال خرچ کر کے اسکی رسائی ممکن ہے۔

۱۳۵۲۲- ابو یزید کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے بعض اولیاء کو عدم اہلیت کی وجہ سے معرفت عطا نہ کر کے عبادت میں مشغول کر دیا ہے

۱۳۵۲۳- محمد بن حسین، منصور، یعقوب بن اسحاق، کے سلسلہ سند سے ابراہیم ہروی کا قول مروی ہے۔

ابو یزید سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا عارف ذکر الہی سے کمزور نہیں ہوتا، اس کے حق سے اکتا تا نہیں، غیر اللہ سے مانوس نہیں ہوتا۔

۱۳۵۲۴- فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبد القاہر، کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: عارف کی بات عالم سے اونچی ہوتی ہے۔ عارف کسی شئی سے خوش اور کسی سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔ عارف نفس کا ملاحظہ اللہ اور عالم علم سے کرتا ہے۔ ایک شخص کے سوال کرنے پر ابو یزید نے فرمایا۔ اسم اعظم حاصل کرنے کی کوئی حد نہیں ہے۔ انسان تزکیہ قلب کے مطابق اس سلسلہ میں ترقی کرتا ہے۔

۱۳۵۲۵- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران موسیٰ، عمر بسطامی، اپنے والد سے ابو یزید کا قول نقلتے ہیں:

اے انسان ایک وقت تجھے ارض و سموات میں اللہ کے علاوہ کوئی نظر نہیں آئے گا۔ فرمایا عارف سے ہر وقت لوگ ہیبت زدہ ہوتے ہیں۔

۱۳۵۲۶- ابو یزید کا قول ہے:

کسی کام کرنے پر سوال سے اس کے نہ کئے جانے پر سوال مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۳۵۲۷- ابو یزید کا قول ہے: پانی پر چلنا تعجب خیز امر نہیں ہے۔ کیونکہ ایک بہت بڑی جماعت پانی پر چلتی ہے۔ اس کے باوجود اللہ کے

ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۳۵۲۸- ابو یزید کا قول ہے: بھوک ایک بادل ہے، بھوک کی حالت میں انسان کا قلب حکمت سے برستا ہے۔

۱۳۵۲۹- ابو یزید سے قول باری تعالیٰ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ ملک الہی اور

عجب راجعون اس کے یقین کا اقرار ہے۔

۱۳۵۳۰- محمد بن موسیٰ، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران، عمر بسطامی کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

قلب کا اعمیٰ انسان اصل اعمیٰ ہے۔

۱۲۵۳۱- محمد بن حسن، ابو موسیٰ بن عیسیٰ، عمر، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: میری زبان کے ذکر الہی سے تر ہونے کے بعد مجھے کسی چیز کی پروا نہیں ہے۔

۱۲۵۳۲- محمد بن حسین، منصور، ابو یعقوب نہر جوری کے سلسلہ سند سے علی بن عبید، حمدانی کا قول مروی ہے:

”تسکلی بن معاذ نے ابو یزید کو لکھا کہ محبت الہی کے جام شراب کے نوش کی وجہ سے آپ مست ہو چکے ہیں، ابو یزید نے جواب لکھا کہ میں تو مست ہو چکا ہوں، لیکن میرے غیر اب تک ہل من مزین کا دعویٰ کر رہے ہیں۔“

۱۲۵۳۳- محمد بن حسن، علی بن عبد اللہ، تیمور بسطامی، موسیٰ بن عیسیٰ کے والد کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

کرامات کی وجہ سے ہوا میں اڑنے والے شخص سے بھی دھوکہ مت کھاؤ اصل تم اس کے شریعت پر عمل پیرا ہونے کو دیکھو۔

۱۲۵۳۶- ابو یزید کا قول مروی ہے: غیب سے مجھے ندادی گئی کہ متواضع انسان کو ہم اپنے غیب کے خزانے عطاء کرتے ہیں۔

۱۲۵۳۷- ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن محمد حلوانی، یعقوب بن اسحاق ہروی کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ محبت الہی کے پیروں میں رہتے ہیں۔

۱۲۵۳۸- ابو یزید کے سامنے قرآنی آیت ”یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفداً“ تلاوت کی گئی انہوں نے ایک آہ بھرتے ہوئے

فرمایا اللہ کی معیت حاصل کرنے والا شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ وہ تو اس کا دائمی جلیس ہے۔

۱۲۵۳۹- ایک لمحہ میں معرفت الہی کے حصول کے بارے میں ابو یزید سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ ممکن ہے، لیکن نفع اور فائدہ

سفر کے بقدر ہی حاصل ہوتا ہے۔

۱۲۵۴۰- ابو موسیٰ، اوڈلی، ابو یزید بسطامی، ابو عبد الرحمن سندی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی

ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنا، اور رزق الہی پر ان کی مدح کرنا ایمانی کمزوری ہے، کیونکہ مقدرہ رزق تم سے کوئی نہیں روک سکتا۔

اللہ نے خوشی اپنی رضا اور غم اپنی ناراضگی میں رکھا ہے۔

اہل مشرق کے طبقات۔ ابو نعیم اصفہانی فرماتے ہیں اہل مشرق میں سے اہل علم و معرفت کا ذکر ابو عبد الرحمن السلمی النیسابوری

نے اپنی کتاب ”طبقات الصوفیہ“ میں کیا ہے ہم مختصر اچند مشہور شخصیات کا ذکر کریں گے۔

احمد بن النضر

احمد بن النضر آپ رحمہ اللہ ابن خضرویہ بلخی کے نام سے مشہور تھے، آپ رحمہ اللہ خراساں کے مشہور بزرگ تھے، آپ صاحب

فتویٰ اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔ آپ کی بیوی ام علی بزرگوں کی اولاد میں سے تھی، اس نے آپ کے ساتھ اس مہر پر شادی کی تھی

۱- مسند الشہاب للقضاعی ۱/۱۱۶۔

۲- طبقات ابن سعد ۱/۱۰۳، ۱/۱۰۶، و طبقات الشعرائی ۱/۹۵، و تاریخ بغداد ۳/۱۳۷، و سیر النبلاء ۸/۱۲۹، و النجوم

الزاهرة ۲/۳۰۳، و کنوز الاولیاء ۹۳-۹۶، و جامع کرامات الاولیاء ۲/۲۹۰، و الکواکب الدریۃ ۱/۱۹۸، و نتائج الافکار

القدسیۃ ۱/۱۲۴، و صفة الصلوة ۳/۱۲۷، و طبقات الاولیاء لابن الملحق صلیحہ ۳/۳۷۔

کہ آپ اس کی ملاقات ایک مرتبہ مشہور بزرگ حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ سے کراویں۔ چنانچہ آپ ام علی کو حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ ام علی نے یزید کے سامنے اپنا چہرہ کھلا رکھا۔ بعد میں احمد نے ام علی سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ میں جب بھی بایزید کو دیکھتی ہوں میرے اندر کی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں جبکہ تم کو دیکھتی ہوں تو وہ خواہشات لوٹ آتی ہیں پھر حضرت احمد نے بایزید رحمہ اللہ سے نصیحت چاہی تو فرمایا اپنی بیوی سے علم سیکھو۔

۱۳۵۴۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبد اللہ، کے سلسلہ سند سے محمد بن حامد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے احمد بن خضر سے ان کی وفات کے وقت ایک مسئلہ پوچھا گیا، انہوں نے روتے ہوئے فرمایا میں پچانوے سال سے ایک دروازہ کھٹکھا رہا ہوں، نا معلوم اس سے میری سعادت و شقاوت میں سے کس کا اعلان ہوگا۔ ان پر سات سو دینار لوگوں کا قرض تھا بوقت وفات ان کے غرماء نے ان سے دین کا مطالبہ کر دیا، انہوں نے اللہ سے دعا کی جسکے بعد ایک شخص نے ان کا قرض ادا کر دیا۔

۱۳۵۴۳- سلیمان بن احمد، احمد بن خضر مروزی، محمد بن عبدہ مروزی، ابو معاذ نخوی، ابو حمزہ سکری، رقیہ بن مصقلہ، سالم بن بشیر، عبد العزیز بن صہیب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

اے لوگو سحری کرو، کیونکہ اس میں برکت ہے۔

(۴۵۸): ابراہیم ہروی

۱۳۵۴۴- ابو عبد الرحمن سلمیٰ، ابو قاسم نصر آبادی کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

ابراہیم بلا اکل و شرب چند روز تک جنگل میں گوشہ نشین رہے، خود ان کا قول ہے کہ دائیں طرف سے ایک شخص نے مجھے اواز دیکر کہا اے ابراہیم میں بھی اسی وجہ سے اسی روز سے یہاں پر گوشہ نشین ہوں، اور الحمد للہ میں نے بڑی ترقی کی ہے۔

۱۳۵۴۵- عبد اللہ احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن عبد اللہ، محمد بن ہروی، کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

پانچ چیزوں پر عمل کرنے سے انسان مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔ ۱- ساوی غذا ۲- سادہ لباس ۳- ضرورت کے مطابق سونا ۴- ضرورت کے مطابق کھانا ۵- تواضع اختیار کرنا۔ تین چیزوں کے ذریعہ جنت کا حصول ممکن ہے۔ ۱- اللہ کے وعدہ پر یقین ۲- رضا بالقضاء ۳- اخلاص۔ سات چیزیں انسان کیلئے باعث شرف ہیں ۱- فقر کو غنی پر ترجیح دینا ۲- بھوک کو شکم سیری پر ترجیح دینا ۳- عاجزی کو بڑائی پر ترجیح دینا ۴- ذلت کو عزت پر ترجیح دینا ۵- تواضع کو کبر پر ترجیح دینا ۶- غم کو خوشی پر ترجیح دینا ۷- موت کو حیا پر ترجیح دینا۔

۱۳۵۴۶- عبد اللہ احمد بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ، محمد بن ابراہیم، ابی، عبد الرحمن بن حبیب، ابراہیم بن یحییٰ، سفیان، لیث، طاؤس کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے:

سنت قائم کرنے کی غرض سے دوسروں تک حدیث کی اشاعت کرنے والا شخص جنتی ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مشرق کے متقدمین بزرگوں میں سے حضرت مؤلف بلخی رحمہ اللہ ابراہیم بن ادہم، شقیق بلخی رحمہ اللہ اور حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ان تمام بزرگوں کا سوائے داؤد بلخی رحمہ اللہ کے تذکرہ ہو چکا ہے۔ حضرت داؤد بلخی رحمہ اللہ ابراہیم، شقیق اور حاتم رحمہ اللہ کی طرح مشہور نہیں ہوئے نیز ان کے حالات بھی ہم تک نہیں پہنچے سوائے ذیل کے ایک واقعہ کے، جو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوفہ اور مکہ کے درمیان سفر کرتے ہوئے میں ایک شخص کا رفیق سفر بنا۔ وہ شخص جب دو رکعتیں ادا کرنے لگا تو دوران نماز اپنے آپ سے باتیں کی اور پست آواز میں کچھ پڑھا جس کے ثمرہ میں اچانک اس کے دائیں طرف شریک کا پیالہ اور پانی کا برتن آ موجود ہوا۔ نماز کے بعد اس نے کھانا اس میں سے کھانا تناول کیا اور مجھے بھی کھلایا۔

سوا ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے صاحب کرامات کسی بزرگ سے اس واقعہ کو نقل کیا تو انہوں نے فرمایا، اے بیٹے یہ ہمارے بھائی داؤدؑ بلخی رحمہ اللہ ہیں۔ پھر انہوں نے داؤد رحمہ اللہ کے وہ واقعات سنائے جن کو سن کر میں آبدیدہ ہو گیا۔ نیز فرمایا حضرت داؤد، ماوراء النہر کے پاس ایک بلخ نامی بستی میں سکونت پذیر ہیں۔ وہ بستی دوسری بستیوں پر فخر کرتی ہے کہ اس میں داؤد بلخی رحمہ اللہ جیسے باصفا لوگ موجود ہیں پھر فرمایا (اے ابراہیم!) داؤد نے تمہیں کچھ سکھایا بھی؟ میں نے عرض کیا انہوں نے مجھے اللہ کا اسم اعظم سکھایا ہے۔ بزرگ نے مجھ سے وہ اسم اعظم پوچھا تو میں نے عرض کیا: زبان پر لاتے ہوئے مجھے ہول آتا ہے۔ کیونکہ میں ایک مرتبہ اس کے طفیل اللہ سے سوال کرنے لگا تھا کہ اچانک کسی جوان نے تہدید دی لہجے میں مجھ سے کہا: سوال کرنے لے کر لے ضرور عطا ہوگا، چنانچہ مجھے اس کے لہجے سے ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ میں کانپ کر رہ گیا تب اس جوان نے کہا ڈرو نہیں۔ میں تمہارا بھائی خضر (علیہ السلام) ہوں میرے ایک بھائی داؤد نے تمہیں یہ اسم اعظم سکھایا ہے۔ اللہ پاک اس کے ذریعہ تمہارے دل کو مضبوط کرے گا تمہارے ضعف کو قوت سے بدل دے گا تمہاری وحشت کو انسیت نواز دے گا، تمہارے ڈر اور خوف کو زائل کر دے گا، نیکیوں پر تمہاری رغبت کو بڑھا دے گا اور ہر حال میں تمہاری مدد کرے گا۔

بے شک زاہدین نے دنیا میں اللہ کی طرف سے رضا اور رغبت کا لباس پہن لیا ہے اس کی محبت و رغبت کو اپنا تعارف بنالیا ہے۔ جس کے ثمرہ میں اللہ نے بھی ان پر فضل فرمایا ہے۔

شیخ ابو نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حکایت محمد بن فرجی عن عثمان بن عمار عن ابراہیم بن ادہم کے طریق سے مروی ہے، ہم نے اپنی کتاب کو داؤد بلخی رحمہ اللہ جیسے عظیم بزرگ کے ذکر سے تہی دست کرنا مناسب نہ سمجھا اس لئے ان کا یہ واقعہ ہم نے نقل کر دیا ہے۔

۴۶۰۔ ابوتراب نخشی کے فرامین!

۱۴۵۴۷۔ ابو محمد بن حیان کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابن ابی عاصم سے ایک شخص نے بیان کیا کہ تین شخص جنگل میں گوشہ نشین تھے، ان میں سے ایک نے وہاں پر اللہ سے حلوہ کی دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت ایک بدو نے گرم گرم حلوہ کی طشتری انکی خدمت میں پیش کی، ابن ابی عاصم نے اسکی تصدیق کی۔

۱۴۵۴۸۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، حاتم کے سلسلہ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:

دو سو سال زندہ رہنے والا شخص بھی چار چیزوں کی معرفت حاصل کئے بغیر دنیا سے چلا گیا تو اس کیلئے دوزخی ہونے کا خطرہ ہے۔ ۱۔ معرفت الہی۔ ۲۔ معرفت نفس۔ ۳۔ معرفت امر الہی و نواہی۔ ۴۔ اللہ اور اپنے دشمن کی معرفت۔ معرفت نفس یہ ہے کہ قلب سے نفع و نقصان کا مالک اللہ کو گردانا معرفت نفس یہ ہے کہ نفس کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھا۔

۱۴۵۴۹۔ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد، کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: محمد بن شقیق بن ابراہیم اور حاتم اسم اپنے پاس آئے والے عربی زبان میں بایں الفاظ وہیب فرماتے تھے۔

۱۔ طبقات الشعرائی ۹۶/۱۔ و طبقات الصوفیة ۱۴۶۔ و تاریخ بغداد ۳۱۵/۲۔ و الافکار القدسیة ۱۲۹/۱۔ و سیر النبلاء

۱/۲/۸۔ و طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۳۵۵۔

قلب و لسان سے اللہ کی توحید بیان کرو، اللہ پر توکل کرو۔ اللہ پر راضی رہو۔ اور انجی کو ان الفاظ میں وصیت کرتے تھے۔ حق پر عمل کرو اور باطل سے اجتناب کرو۔

۱۳۵۵۰- محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے اسماعیل بن عبید کا قول مروی ہے:

ابوتراب دوسروں کی غلطی پر بھی توبہ کرتے تھے، اور ان کے بابت فرماتے تھے کہ بحکم قرآن انکی کوشش کے بغیر انکی اصلاح ناممکن ہے۔ نیز ابوتراب اپنے اصحاب سے فرماتے تھے مسجد، خانقاہ، گھر میں معاش کا فکر کے بغیر بیٹھنے والا اور لوگوں کو سنانے کیلئے قرآن پڑھنے والے لوگوں سے سوال کرنے والا ہے۔

۱۳۵۵۱- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر نیشاپوری، ابو غسان کوفی، مسلمہ بن جعفر کے سلسلہ سند سے وہب بن منبہ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تعلق علم سے ہے، ۱- معاصی سے روکنے والا تقویٰ۔ ۲- حسن اخلاق۔ ۳- بربادی۔ تین چیزوں کا تعلق نیکی سے ہے۔ ۱- نفس کی سخاوت۔ ۲- مصائب پر صبر۔ ۳- اچھی بات کہنا۔ تین چیزوں کا تعلق ایمان سے ہے۔ ۱- موت کی تیاری، ۲- بقدر کفایت رزق پر رضا۔ ۳- تمام حالات میں رجوع الی اللہ۔ تین چیزوں کا تعلق کفر سے ہے۔ ۱- اللہ سے غافل ہونا، ۲- فال نکالنا، ۳- حسد کرنا، حاسد کی تین علامتیں ہیں ۱- سامنے تعریف اور ۲- غیر موجودگی میں غیبت کرنا، ۳- مصیبت پر گالی دینا۔

۱۳۵۵۲- محمد بن حسین، عبد اللہ بن علی، رقی کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

چھ سوشیوخ میں سے مجھے صرف چار شخص بزرگ نظر آئے ان میں سے سب سے پہلے ابوتراب ہیں۔ ابن الجلاء نے ابوتراب کے حوالے سے نکل کیا ہے کہ استاد کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ ۱- اللہ اور مخلوق کے فعل میں فرق کرنا، ۲- اعمال کے مقامات کی معرفت، ۳- طبائع اور نفوس کی معرفت۔ ۴- علماء کے درمیان اختلاف کی معرفت۔

۱۳۵۵۳- محمد بن حسن بن موسیٰ، ابو عباس بن محمد بن حسن بغدادی، ابو عبد اللہ فارسی، ابو حسن رازی، یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے صرف ایک بار سفر میں روٹی اور حلوہ کی خواہش کی، سفر سے واپسی پر ایک شخص نے مجھے پکڑ کر ایک چک والوں کے حوالہ کر دیا اور ان سے کہا کہ یہ چور ہے۔ انہوں نے مجھے ستر کوڑے مارے، اس کے بعد انہوں نے مجھے پہچان لیا جسکی وجہ سے انہوں نے مجھ سے معافی مانگی، پھر ایک شخص مجھے گھر چھوڑ آیا، اسوقت اس نے روٹی اور حلوہ مجھے پیش کیا، میں نے دل میں سوچا کہ ستر کوڑوں کے بعد میری خواہش پوری ہوئی ہے،

۱۳۵۵۴- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی بکر بن ابی عاصم، کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

حاتم اصم سے شقیق کا قول مروی ہے کہ:

اے لوگو آگ سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرنے کی مانند لوگوں سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرو۔

۱۳۵۵۵- احمد بن ابی عمران ہروی، اسماعیل بن نجید کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے حرام سے اجتناب کا اللہ سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔

۱۳۵۵۶- ابو سعید قناسی، رقی، ابو عبد اللہ بن جلاء کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: مجھے مریدین کے بارے میں ان کے

سفروں سے زیادہ خطرہ ہے، کیونکہ سفر میں انسان نفس کے سامنے مغلوب ہو جاتا ہے۔

۱۳۵۵۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو حسین قزوینی، علی بن عبدک، ابو عمران طبرستانی کے سلسلہ سند سے ابن الفرخی کا قول مروی ہے:

میں نے ابوتراب کے ایک سو بیس ساتھیوں کو بادشاہوں کے ارد گرد دیکھا، ان میں سے صرف ابن جلاء اور ابو عبیدہ سری کا مفلسی کی حالت میں انتقال ہوا۔

۱۳۵۵۸- عبد اللہ بن محمد جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

میں لوگوں کو تین چیزوں کی دعوت دیتا ہوں، معرفت بھروسہ اور توکل۔ معرفت کی حقیقت اللہ کو تمام فیصلوں کا مالک سمجھنا۔ اسی لئے انسان کیلئے لوگوں سے شکایت کرنا یا ان کو متھم کرنا یا ان سے ناراض ہونا درست نہیں ہے۔ البتہ رضا بالقضاء اور صبر اس کیلئے ضروری ہے۔ ثقہ اور توکل کی حقیقت لوگوں سے استغنی اختیار کرنا ہے۔ اس کے حاصل ہونے بعد انسان لوگوں کی طرف سے اور لوگ اس کی طرف سے ایذا رسانی سے محفوظ ہو، جاتے ہیں۔

۱۳۵۵۹- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلہ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

مجھے معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کیلئے ریاء اور تکبر سے کونسی شئی زیادہ نقصان دہ ہے۔ تکبر کا تعلق انسان کے ظلم اور ریاء کا تعلق اس کے باطن سے ہے۔ اور یہ انسان کے گھر کے اندر کے اور باہر کے کتے کی مانند ہے اب تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ ان میں سے کونسا زیادہ نقصان دہ ہے۔ حاتم کا قول ہے انسان کو لاحق شدہ دو غموں میں سے ایک اس کیلئے نفع بخش اور دوسرا نقصان دہ ہے۔ دنیاوی شئی کے فوت ہونے پر غم انسان کیلئے نقصان دہ اور اخروی نعمت کے فوت ہونے پر غم اس کیلئے نفع بخش ہے۔ اسکی واضح مثال یہ ہے کہ دنیاوی دولت فوت ہونے پر غم دنیاوی غم ہے اور غیبت کرنے پر غم اخروی غم ہے جو انسان کیلئے نفع بخش ہے۔

۱۳۵۶۰- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ بن شاذان، ابو عثمان، ابراہیم خواص کے سلسلہ سند سے ان کے بھائی کا قول مروی ہے:

ابوتراب نے ایک صوفی کے ہاتھ میں خر بوزہ کا چھلکا دیکھ کر فرمایا تم تصوف کے لائق نہیں ہو۔

۱۳۵۶۱- ابو فضل احمد بن موسیٰ صام و محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، ابو علی روز بادی، ابن جلاء کے سلسلہ سند سے ابوتراب بخشی کا قول مروی ہے:

قلوب فاسد ہونے کے بعد اولیاء کی غیبت شروع کر دیتے ہیں۔

۱۳۵۶۲- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے ابوتراب کو مکہ میں خوش حال دیکھ کر ان سے سوال کیا آپ نے کہاں سے کھانا کھایا ہے۔ ابوتراب نے کہا فضولیات سے احتراز کرو، میں نے بھرہ، پھر تاج پھر یہاں کھانا کھایا۔

۱۳۵۶۳- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ، ابو عثمان آدمی کے سلسلہ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

مکہ اور مدینہ کے درمیان درندوں کے پھاڑنے کی وجہ سے ابوتراب کا انتقال ہوا۔

۱۳۵۶۴- عبد اللہ، ابو عبد اللہ بن جلاء کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

حاتم اصم کہتے ہیں کہ دنیا انسان کے سایہ کی طرح ہے اگر تم اس کا تعاقب کرو گے تو وہ دور ہوگا اگر رخ پھیرو گے تو وہ قریب ہو گا۔ حاتم کہتے ہیں کہ شیطان ہر دن کھانے لباس اور مکان کے بارے میں مجھ سے سوال کرتا ہے، میں اسے کہتا ہوں کہ موت میرا کھانا، کفن میرا لباس اور قبر میرا مکان ہے، ابوتراب کا قول ہے: غلامان اور اغنیاء کی طرف مائل ہونے والے عابد قریب زدہ ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے: چار چیزوں کو چار چیزوں کے حوالے کر کے جنت کما لونیوم کو قبر، راحت کو پلصراط فخر کو میزان اور شہوت کو جنت کے حوالہ کر دو۔

۱۳۵۶۵- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار بیوی اور نو اولاد کے ہوتے ہوئے بھی میں رزق کے معاملہ میں کبھی پریشان نہیں ہوا۔

۱۳۵۶۶- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، ابو جعفر بن ترکان، یعقوب بن ولید کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

اے لوگو تین چیزوں سے محبت کے باوجود وہ تمہاری نہیں ۱۔ نفس ۲۔ روح ۳۔ مال ان میں سے اولیٰ دو اللہ اور تیرے وارثوں کی ہے۔
 ۱۳۵۶۷۔ عبد السلام بن محمد بن مخرمی، ابی ابن شیخ۔ علی بن حسن تميمی کے سلسلہ سند سے ابو تراب کا قول مروی ہے: غنی کی حقیقت اپنے ہم
 مثل سے استغناء اور فقر کی حقیقت اپنے ہم مثل کا محتاج ہونا ہے۔ مخلص انسان سے اللہ اعراض کے وقت ہی سے ناراض ہو جاتا ہے۔
 ۱۳۵۶۸۔ احمد بن اسحاق، محمد بن عبد اللہ بن معصب، ابو تراب عسکری بن محمد زاهد، محمد بن ثابت، شریک، عبد اللہ، اعمش، ابوسفیان، جابر
 کے سلسلہ سند سے فرمان رسول مروی ہے:

اے لوگو اپنے بیماروں کے اکل و شرب کو ناپسند مت سمجھو، کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

۱۳۵۶۹۔ محمد بن اسحاق وراق کے سلسلہ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:
 فرمان نبوی ہے: انسان کے سننے اور دیکھنے کے ساتھ اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

(۴۶۱) تحکی بن معاذ

۱۳۵۷۰۔ ابو حسن محمد بن محمد بن عبید اللہ بن عمرو، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلہ سند سے تحکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) کاش ہر انسان لوح محفوظ ہی سے معاصی سے محفوظ ہوتا ہے۔

(۲) اے باری تعالیٰ خالق ہونے کے ناطہ آپ گناہ گاروں کی مغفرت فرمادینا۔

(۳) ہائے قیامت کے روز اعمال لوگوں کے سامنے آنے کے وقت لوگوں کے کیا حال ہوگا۔

۱۳۵۷۱۔ محمد بن محمد، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تحکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) اے لوگو میں گناہوں میں مشغول ہوں مجھ سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ میرا قلب دوسری طرف مشغول ہے۔

(۲) موجودہ حالت میں کیسے میری توبہ قبول ہوگی۔ (۳) ہائے معاصی کی وجہ سے میں ہلاک ہو گیا۔

۱۳۵۷۲۔ محمد بن حسن، کے سلسلہ سند سے تحکی کا قول مروی ہے:

مجھے نفس کی ہلاکت کے خوف کے بجائے حاجت کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔ اے باری تعالیٰ آپ گناہ کے باوجود عطاء کرنے والے
 ہیں۔

۱۳۵۷۳۔ تحکی بن معاذ کا قول ہے:

اے الہی گناہ کا صدور مجھ سے بعید از قیاس نہیں، آپ محبت کے لائق ہیں۔ انسان کی محبت آپ سے اعتمادی ہے، اور اسکے
 نزدیک گناہ کا صدور غیر پسندیدہ ہے۔ آپ ارحم الراحمین ہے۔

۱۳۵۷۴۔ تحکی کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھ پر نظر کرم فرمادے، دنیا میں تیری نعمتوں سے سرور ہونے کی مانند کل بھی میں تیرے
 کرم کے ساتھ تیرے سامنے حاضر ہوں گا۔

۱۳۵۷۵۔ تحکی بن معاذ کا قول مروی ہے: قیامت کے روز عدل الہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کی نیکیاں وزن ہو جائیں گی
 اور فضل الہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱۔ سنن الترمذی ۴۰۴۰، والمستدرک ۳۵۰/۱، ۴۱۰/۳، وأمالی الشجرى ۲۸۳/۲، ومجمع الزوائد ۸۶/۵.

والاحادیث الصحیحة ۷۲۷، وكشف الخفاء ۵۰۰/۲.

۲۔ طبقات الصوفیة ۱۰۷، وطبقات الشعرانی ۹۳/۱، ونتاج الافکار ۱۱۹/۱، وتاریخ بغداد ۲۰۸/۱۳، وسیر النبلاء

۳/۱/۹، وهدیة العارفين ۵۱۶/۲، والکواکب الدریة ۲۷۲/۲، والعبر ۱۷۲/۱، وطبقات الاولیاء لابن الملقن صفحة ۳۲۱.

۱۳۵۷۶- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبد اللہ بن اہل رازی کے سلسلہ سند سے تھکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

تھکی کا قول ہے: انسان کے صراط مستقیم آنے اور لوگوں کے طعنہ زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا دنیا کے صحرا قدموں کے ذریعہ اور آخرت کے صحرا قلوب کے ذریعہ منقطع کئے جاتے ہیں۔

۱۳۵۷۷- تھکی کا قول ہے: اے انسان! قلب میں حب دنیا کے ہوتے ہوئے تیری دینی اصلاح مشکل ہے۔

۱۳۵۷۸- تھکی کا قول ہے: دنیا کی طرف مائل ہونے والے شخص کا قلب فاسد ہوتا ہے اور خواہش پرست انسان دنیا کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔

۱۳۵۷۹- تھکی کا قول ہے:

انہوں نے ایک روز ایک شخص کو شدید گرمی میں پہاڑ کریدتے دیکھ کر فرمایا: ہائے انسان کے لئے ترک معاصی سے پہاڑ کریدنا بہل ہو گیا ہے۔

۱۳۵۸۰- تھکی کا قول ہے: رضاء الہی کے مطابق زندگی نہ گزارنے والا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

۱۳۵۸۱- تھکی کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا، حالانکہ زہد کی حقیقت تو توکل میں مضمر ہے۔ کاش انہیں اسی بات کا علم ہوتا۔

۱۳۵۸۲- تھکی نے فرمایا: انسان کے صراط مستقیم پر آنے اور لوگوں کے طعنہ زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا: اس کے ناپسند کرنے کے باوجود لوگ اس کی ملاقات کو پسند کریں۔

۱۳۵۸۳- راوی کہتے ہیں کہ تھکی نے ایک روز ایک شخص کو اپنی اولاد سے پیار کرنے پر فرمایا: اولاد ہونے کے ناطہ اس کا اولاد سے پیار کا یہ حال ہے تو اللہ کا خالق ہونے کے ناطہ اس سے پیار کا کیا حال ہوگا۔

۱۳۵۸۴- تھکی کا قول ہے:

اولیاء اللہ اولاً مصائب کے ذریعہ عطاء الہی تک پھر اسکے ذریعہ خالق ارض و سموات تک پہنچے۔

۱۳۵۸۵- تھکی سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ ہمیشہ افسردہ رہتے ہیں؟ فرمایا اپنی خلقت کی علت کے عدم علم کی وجہ سے۔

۱۳۵۸۶- تھکی کا قول ہے:

اللہ کی طرف متوجہ صاحب قلب کے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہو کر اسکی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلتی ہیں۔

۱۳۵۸۷- محمد بن زید، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلہ سند سے تھکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

اپنی صفات کے ذریعہ اللہ سے نجات کا متمنی انسانی مصائب کے ذریعہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۳۵۸۸- تھکی کا قول ہے:

میں منابر کے نصب کرنے اور لشکروں کی ترتیب دینے میں مشغول ہوں، لیکن لوگ میرے حال سے بے خبر ہیں۔

۱۳۵۸۹- تھکی کا قول ہے:

لوگ نیتوں کے قید خانہ میں بند ہیں۔ تمام لوگ تین اقسام پر ہیں۔ ۱۔ دنیا کی وجہ سے اللہ سے اعراض کرنے والے یہ قسم قابل

مندست ہے۔ ۲۔ فکر آخرت میں مشغول ہونے والے افراد۔ ۳۔ اللہ کی طرف کم متوجہ ہونے والے افراد۔

۱۳۵۹۰- تھکی کا قول ہے:

حکومت کا مریض شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔

۱۳۵۹۱- سخی کا قول ہے:

انسانی زندگی کی تکمیل دو چیزوں میں منحصر ہے۔ ۱۔ گوشہ نشینی کی حالت میں معاش کی فکر۔ ۲۔ اسی حالت میں اطمینان قلب۔

۱۳۵۹۲- سخی کا قول ہے:

میں دعا کے ذریعہ مصائب کا دفاع کروں گا۔

۱۳۵۹۳- ابو حسن احمد بن محمد بن حسن مقسم، ابو عباس بن حکویہ رازی کے سلسلہ سند سے سخی معاذ کا قول مروی ہے:

اے لوگو قبولیت دعا کو مشکل مت سمجھو، البتہ معاصی اس کے راستے بند کر دیتی ہے۔

۱۳۵۹۴- سخی کا قول ہے:

دنیا کے چھوڑنے سے قبل تم اسے چھوڑ دو، قبل از موت اللہ کو راضی کر لو۔ دنیا ہی میں قبر کی تیاری کر لو۔

۱۳۵۹۵- ابو حسن، ابو عباس کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سکون حاصل ہوگا۔

۱۳۵۹۶- سخی کا قول ہے:

باطن کے فاسد ہونے کے بعد ظاہر کے اچھا ہونا نفع مند نہیں ہے۔ کامیابی کا مدار حسن باطن پر ہے۔

۱۳۵۹۷- سخی کا قول ہے:

اگر عقول ایمانی آنکھوں سے جنت کی نعمتوں کا نظارہ کر لیں تو نفوس انکی طرف شوق کی وجہ سے پگھلنا شروع ہو جائیں۔ اگر قلوب

اللہ کی محبت کا ادراک کر لیں تو اسکی رشت کی وجہ سے ارواح بدنوں سے اڑنے لگیں، مخلوق کو ان چیزوں کو ادراک سے دور رکھنے والی

ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔

۱۳۵۹۸- سخی کا قول ہے:

ریا کے ذریعہ علم کا حصول ناممکن اور حیاء کی وجہ سے اس کا عدم حصول ممنوع ہے۔

۱۳۵۹۹- محمد بن محمد، حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

دنیا طالب کیلئے امیر اور تارک کیلئے خادم ہے۔ دنیا طالب سے بھاگتی ہے۔ اور تارک کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ دنیا دار آخرۃ کے

درمیان ایک پل کی مانند ہے لہذا تم تعمیر کئے بغیر اسے عبور کرو، پل پر محلات کی تعمیر نادانی ہے۔ دنیا نئی دہن کی مانند ہے۔ زہر کے ذریعہ

اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ آخرۃ دنیا کو طلاق دینے والے انسان کی زوجہ ہے۔ لہذا اے انسان دنیا کے بجائے آخرت کو یاد کرو۔ دنیا کو صرف

آخرۃ کے حصول کیلئے استعمال کرو۔

۱۳۶۰۰- محمد، حسن، ابی کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کے ذریعہ حصول مغفرت ممکن ہے۔ اللہ کی بات استفادہ کی نیت سے شکر بلاچوں و چرا سے تسلیم کرنا۔

۱۳۶۰۱- سخی کا قول ہے: مقصد تخلیق کا نسیان کبر کی علامت ہے۔

۱۳۶۰۲- سخی کا قول ہے:

رضاء الہی کو ترجیح دینا، خوف الہی اور مخالفت نفس تقویٰ کی علامت ہے۔

۱۳۶۰۳- ابو حسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے سخی کا قول ہے۔

اے الہی اگر آپ مجھ سے اور اعراض کریں گے تو میں کلمہ شہادت کے ذریعہ آپ سے عافیت طلب کروں گا۔

۱۳۶۰۴- سچائی کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں عجز و انکساری کے ساتھ آپ کی پکڑ سے نجات کا طالب ہوں۔

۱۳۶۰۵- تائب پر معافی، زاہد پر غربت اور صدیق پر زوال ایمانی کے خوف کی وجہ سے گریہ طاری ہوتا ہے۔

۱۳۶۰۶- سچائی کا قول ہے:

دنیا کی فکر انسان کو اللہ اور اس کے دین سے غافل کرنے والی ہے۔

۱۳۶۰۷- سچائی کا قول ہے:

اے لوگو اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ عارفین کیلئے ہر شئی میں عبرت اور نصیحت ہے۔

۱۳۶۰۸- سچائی کا قول ہے:

سچائی دعاء کرتے ہوئے کہتے تھے الہی میرے اعمال کی حفاظت فرما اور میرے نفس کو دنیا کی لذت سے دور رکھ۔

۱۳۶۰۹- سچائی کا قول ہے:

محبت الہی کے عوض دنیا کا سودا کرنے والا انسان کتنا پاکیزہ انسان ہے۔

۱۳۶۱۰- سچائی کا قول ہے:

جنت مؤمن کی بڑی محبوب شئی ہے، وہ دنیا کے عوض اس کا سودا کرنے والا ہے۔

۱۳۶۱۱- سچائی کا قول ہے:

ایک بار ایک عارف نے میرے سامنے کہا میں نے بیس برس تک معرفت الہی حصول کیلئے جدوجہد کی۔ اے انسان نفس کو پہچان

اس کے بعد ہی تجھے معرفت الہی حاصل ہوگی۔

۱۳۶۱۲- سچائی کا قول ہے:

مکھی کے پر کے برابر بھی دنیا کی اللہ کے نزدیک وقعت نہیں۔

۱۳۶۱۳- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن عثمانی، عبداللہ بن ہبل رازی کے سلسلہ سند سے سچائی کا قول مروی ہے:

اے راہ آخرۃ و صدق اور اسباب عبادت و زر کے طالبین عقل کے بقدر ہی انسان کی عبادت میں حسن پیدا ہوتا ہے، انجام عمل سے بے خبر

انسان بد اعمالیوں سے مکمل احتراز بہت مشکل ہے۔ اے لوگو تم ایک مقصد عظیم کیلئے پیدا کئے گئے ہو، علم کا حصول صرف برائے عمل ہے۔

کیونکہ ثواب اسی پر مرتب ہوتا ہے۔ ورنہ تو علم انسان کیلئے روز قیامت وبال و حجت ہوگا۔ اے لوگو ترک دنیا کے بعد آخرۃ صدق قلب

سے طلب کرو، ورنہ دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیگی۔ خوب سمجھ لو دنیا کی حقارت کے یقین کے بعد ہی عظمت الہی انسان کے قلب پر

ثابت ہوتی ہے۔ ورنہ انسان ہمیشہ پریشان رہیگا، کبھی بھی اسے عبادت کی حلاوت نصیب نہیں ہوگی۔ نیز وہ زہد کی دولت سے بھی محروم

رہیگا۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو، ظاہر کی تڑپ کے بجائے باطن کو مزین کرو،

۱۳۶۱۴- ابراہیم، محمد بن قارن رازی، کے سلسلہ سند سے سچائی کا قول مروی ہے:

دنیا کی وجہ سے ہی امیدیں پوری نہیں ہو سکتی، کل روز قیامت ہم اپنے انجام سے لاعلم ہیں۔

۱۳۶۱۵- ابو بکر محمد بن حسین آجری، عباس بن یوسف شکلی، محمد بن حسن علاء الدینی کے سلسلہ سند سے سچائی کا قول مروی ہے:

فکر معاد کی وجہ سے فکر معاش سے غافل لوگ صالحین کے درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاد کو فکر معاش پر مقدم رکھنے والے لوگ فائزین کے

درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاش کی وجہ سے فکر معاد سے غافل لوگ غافلین کے درجہ کے لوگ ہیں۔

۱۳۶۱۶- ابو حسن بن مقسم، ابو عباس بن حکویہ رازی، کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے: رغائب کی طرف دعوت دینے کے باوجود نفس کی بات مت قبول کر۔

۱۳۶۱۷- ابو حسن، ابو عباس کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے: دنیا حلاکت کا سمندر ہے، اس سے نجات کا راستہ فقط زہد ہے۔

۱۳۶۱۸- ابو حسن، ابو عباس کے سلسلہ سند سے تکی کا قول مروی ہے:

اے جہول و غافل انسان اگر تو لوح محفوظ میں اپنے بارے میں قلم کے جاری ہونے کی آواز سن لینا تو خوشی کے مارے اپنے کو ختم کر دیتا

۱۳۶۱۹- تکی کا قول ہے۔

اے باری تعالیٰ میں فقر سے آپ کی امان کا طالب ہوں۔

۱۳۶۲۰- تکی کا قول ہے:

یا الہی میرے بڑے بڑے گناہ تیرے عفو کے سامنے ہچ ہیں۔

اے باری تعالیٰ تیری محبت کی وجہ سے میرے گناہ معاف ہوں گے اور تیری ناراضگی کی وجہ سے میرے گناہ ساقط نہیں ہوں گے۔

۱۳۶۲۱- تکی کا قول ہے:

دنیا کی حقیقت کی معرفت کے بعد ان کے قلوب غم کی وجہ سے پارہ پارہ ہو جائیں گے۔

۱۳۶۲۲- ابو بکر محمد بن احمد، عثمان، عبداللہ بن بہل رازی کے سلسلہ سند سے معاذ کا قول مروی ہے:

زہد کو حصول دنیا کے بجائے حصول آخرت کیلئے ذریعہ کسب بناؤ۔ اہل دنیا کے تعریف کرنے پر ان سے بے التفاتی اختیار کر۔

۱۳۶۲۳- تکی کا قول ہے:

مخلوق کا اسباب اور عارف کا مسبب الاسباب سے تعلق ہوتا ہے۔ عارف عظمت الہی قدرت الہی اور رحمت الہی کو ملحوظ رکھ کر بات کرتا ہے۔

۱۳۶۲۴- حیاۃ کے قیدی کیلئے موت ذریعہ خلاصی ہے۔

۱۳۶۲۵- اے انسان دنیا کا مالک ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک وہ حقیر اور تیرے غیر مالک ہونے کے باوجود تیرے نزدیک وہ عظیم

ہے۔

۱۳۶۲۶- تکی سے دوسرے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا زہد شخص دوسرے کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۳۶۲۷- تکی سے سوال کیا گیا ہے کہ دنیا سے عاری انسان کیسے دُجی سے اللہ کی عبادت کر سکتا ہے؟ فرمایا زہد انسان تقویٰ سے مضبوط اور

ذکر الہی سے مشغول رہتا ہے۔ اسے دوسرے وقت کے کھانے کی فکر نہیں ہوتی۔ غیر اللہ سے تسکین قلب کے طالب کی پریشانی میں اضافہ

ہی ہوگا۔

۱۳۶۲۸- ابو حسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تکی کا قول مروی ہے:

عارفین کیلئے فقط یہ دو نعمتیں رجوع الہی اللہ کے وقت معرفت الہی کا حصول، اور کثرت سے ذکر الہی میں مشغولیت بھی کافی تھیں۔

۱۳۶۲۹- تکی کا قول ہے:

نرم و نازک جسم، دھکتا قلب، شوق دائمی اور ذکر لازمی عارف کی علامت ہے۔

۱۳۶۳۰- سخی کا قول ہے:

عارف داعما تین چیزوں کی فکر میں ہوتا ہے۔ ۱۔ اصلاح معاشرہ کی فکر، ۲۔ دائمی طور پر ذکر الہی میں مشغولیت، ۳۔ طبیعت کی اعتبار سے صحیح اور قلب کے اعتبار سے مریض ہوتا ہے۔

۱۳۶۳۱- سخی کا قول ہے:

معرفت کی وجہ سے دنیا و آخرت کو عارفین کیلئے اچھا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔ آج وہ مجالس معرفت میں ذکر الہی اور کل جنت کے باغوں میں جام شراب کے نوش کرنے کے ساتھ تلذذ حاصل کرنے لگے ہیں۔ وہ شکر کی سواری پر سوار ہو کر عطا الہی تک پہنچنے والے ہیں۔

۱۳۶۳۲- محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن محمد بن مسعود بدشی کے سلسلہ سند سے سخی بن معاذ کا قول مروی ہے: عارف ذات الہی میں مشغولیت کی وجہ سے اشکال کے فخروں، عطایا کی مجالس اور بلاؤں کی مجالس میں اضدا کی منازعت سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۳۶۳۳- سخی کا قول ہے:

ذات الہی سے امید کی وابستگی سب سے بڑی شے ہے۔ اور ذات الہی سے حسن ظن اصدق ظنون ہے۔

۱۳۶۳۴- محمد بن محمد بن عبید اللہ، احمد بن محمد مسعود کے سلسلہ سند سے سخی بن معاذ کا قول مروی ہے:

عبادت الہی کو پیشہ، فقر کو مقصود، عزلت کو شہوت، آخرت کو ہمت، طلب عیش کو مقصود، موت کو فکر اور زہد کو مقصد بنانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔ عارف اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر کرتا ہے۔ خلوت میں معاصی کو یاد کرتا ہے۔ اللہ سے غربت کی شکایت کرتا ہے۔ اور توبہ کے ذریعہ رحمت الہی کا طالب ہوتا ہے۔

۱۳۶۳۵- محمد بن محمد بن احمد بن مسعود بدشی کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

عاقل کی تین علامتیں ہیں ۱۔ عمل کی طرف جلدی کرنا، ۲۔ امید پر یقین نہ کرنا، ۳۔ موت کی تیاری کرنا۔

۱۳۶۳۶- سخی کا قول ہے:

قیامت کے روز تین شخص قابل رشک ہونگے۔ ۱۔ گناہوں سے اجتناب کرنے والا، ۲۔ حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے والا، ۳۔ قبل از موت موت کی تیاری کرنے والا۔

۱۳۶۳۷- سخی کا قول ہے:

کلمہ شہادت انسان کو گناہ کے مقابلہ میں توحید کی طرف زیادہ دعوت دینے والا ہے۔

۱۳۶۳۸- محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے سخی بن معاذ کا قول مروی ہے: جس قدر انسان اللہ سے محبت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اس سے محبت کرتی ہے۔ جس قدر انسان اللہ کی عظمت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اس کی عظمت کرتی ہے۔ اور جس قدر انسان امر الہی میں مشغول ہوتا ہے اسی قدر مخلوق اس کے امر میں مشغول ہوتی ہے۔ اور سکون قلب کے بقدر انسان کی زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔ اور اطاعت الہی کے بقدر اس کی صدر (دل) میں خیر کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔

۱۳۶۳۹- ابو بکر محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، عبد اللہ بن سہل کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

انسان کے خصم کا سمجھنا ہونا انسان کے سعادت مند ہونے کی علامت ہے۔ لیکن میرا خصم (میرا نفس) بے وقوف ہے، کیونکہ اس نے جنت اور اس کی عظیم نعمتوں کا حقیر دینا سے سودا کر لیا ہے۔ نیز فرمایا مخلوق سے استغناء اختیار کئے بغیر انسان نفس کو نہیں پہچان سکتا۔

۱۳۶۴۰- نیز فرمایا اے انسان مخلوق سے دوری کے بغیر خالق کی معرفت نہیں ہے۔

۱۳۶۴۱۔ نیز انہی کا قول ہے:

تائب کو توبہ کے بعد بڑی قابل فخر فرحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۳۶۴۲۔ یحییٰ کا قول ہے:

اللہ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا اس کی محبت میں ضاوق ہے۔

۱۳۶۴۳۔ یحییٰ کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں آپ کی بزرگی، حاکمیت اور مالک الملک ہونے کا معترف ہوں، آپ ہی گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

۱۳۶۴۴۔ یحییٰ کا قول ہے:

دنیا میں اولیاء اللہ کو آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

۱۳۶۴۵۔ یحییٰ کا قول ہے:

اللہ کے وعدوں کے سننے کے بعد مومنوں کا یہ حال ہے، نا معلوم دیکھنے کے بعد کیا حال ہوگا۔

۱۳۶۴۶۔ ابو حسن بن محمد بن عمرو جانی، ابو محمد حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: لوگوں کے دہن

دکانوں، ان کے لب تالوں اور ان کے دانت پنچوں کے مانند ہیں۔ انسان کے تکلم کے وقت اسکی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

۱۳۶۴۷۔ یحییٰ کا قول ہے:

اے انسان منجانب اللہ مجھے دارالسلام کی طرف دعوت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دنیا کو ترجیح دینے سے تیری دنیا اور آخرت کو

ترجیح دینے سے آخرت بنے گی۔

۱۳۶۴۸۔ یحییٰ کا قول ہے:

اے انسان دنیا بچھوں کے مانند ہے اگر اس کے نقصانات سے اجتناب کی کوشش نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔

۱۳۶۴۹۔ یحییٰ کا قول ہے دنیا لوگوں کیلئے زہر قابل ہے۔ ادویات میں بقدر ضرورت اس کے شامل کرنے کی مانند تم اسے استعمال کرو۔

۱۳۶۵۰۔ محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبد اللہ، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ نعماء الہیہ کے قیدی، اصفیاء کرم الہی کے مرہون اور اللہ کے محبین احسان الہی کے غلام ہیں، لہذا محبت کے غلام کبھی آزاد نہیں

ہوں گے۔ کرم کے رہین کبھی رہیت سے نہیں نکلیں گے۔ اور نعمت کے قیدی کبھی باہر نہیں آئیں گے۔

۱۳۶۵۱۔ محمد بن حسین، محمد بن علی تھاوندی، موسیٰ بن محمد کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

عارفین دنیا سے غیر مانوس۔ زاہدین دنیا میں اجنبی ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا اے انسان تو ایک فانی شے کے عدم پر افسوس اور وجود پر خوشی کرتا

ہے۔

۱۳۶۵۲۔ عبد الواحد بن بکر، احمد بن محمد علی بردعی کے سلسلہ سند سے طاہر بن اسماعیل کا قول مروی ہے:

یحییٰ سے ذات الہی کی حقیقت کے متعلق سوال کیا گیا؟ جواب میں فرمایا اسکی حقیقت ”الہ واحد“ ہے۔ پھر ان سے اس کا مطلب پوچھا

گیا تو فرمایا اللہ تنہا تمام چیزوں کا مالک اور ان پر کامل طور پر قادر ہے۔

۱۳۶۵۳۔ عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر بغدادی، عبد اللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تم ذکر الہی نہ کرنے والے پر تعجب کرتے ہو، اور میں ذکر الہی کرنے والے پر ذکر الہی کے برداشت کرنے پر تعجب کرتا ہوں،

نیز یحییٰ کا قول ہے:، عارف کی دو خصلتیں ہیں اپنا حال کسی پر ظاہر نہ کرنا ۲۔ کسی کے بارے میں جستجو نہ کرنا۔

۱۔ ذکر الہی کے برداشت کرنے رضا بالقضاء، وعدہ پراعتقاد، عمل میں اخلاص مصیبت پر شکر اور معاصی سے توبہ عارف کی علامت ہے۔
۱۴۶۵۴۔ یحییٰ کا قول ہے:

ارواح میں روحانیت اور انفاس میں جولانیت پیدا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔

۱۴۶۵۵۔ عثمان بن محمد، ابو حسن بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

عارفین ذکر کے فرش پر، شوق کی مجالس، مناجات کے باغات، ہیبت کے محلات میں مگن رہتے ہیں۔

اسماعیل بن معاذ نے مجھے یحییٰ بن معاذ کے اشعار سنائے، (۱) حبیب محبوب کی وجہ سے ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے۔ (۲) محبت

پر ملامت کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔ میں محبت الہی کے شوق کی وجہ سے زندہ ہوں (۳) اور اسی کی وجہ سے میرا قیام و قعود ہے۔ (۴)

محبت کا نفس محبت کی وجہ سے خوش لیکن اس کا قلب مجروح ہوتا ہے۔ (۵) اور وہ محراب میں کھڑا ہو کر اللہ سے اپنی پراگندگی کی شکایت کرتا

ہے۔

۱۴۶۵۶۔ محمد بن حسین، عبدالواحد بن بکر، احمد بن ابی طلحہ، محمد بن احمد جرجانی، ابن کمال جریانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ یحییٰ بن معاذ

نے ایک بار رقیس کے بارے میں یہ اشعار کہے (۱) اے باری تعالیٰ ہم تیری پوشیدہ حقیقت پر رقص کی وجہ سے زمین کو دق کر دیا۔ (۲)

تیری محبت میں مگن شخص کیلئے رقص کرنا برا نہیں ہے۔

۱۴۶۵۷۔ حسن بن علویہ کا قول مروی ہے:

یحییٰ بن معاذ نے ایک بچہ کو پھولوں کے مرجھائے ہوئے گلہستہ کو پانی دیتے ہوئے دیکھ کر اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے

کہا لوگوں کے پانی نہ دینے کی وجہ سے وہ خشک ہو گیا، اب گویا وہ متواضع بن کر مجھ سے پانی طلب کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے اس پر رحم

آ گیا۔ لیکن یہی شخص والد اور بھائی کی طرف سے دعوت کے باوجود دنیا قبول نہیں کرتا تھا، اسی پر اس کے بھائی نے حسب ذیل اشعار کہے۔

(۱) مرجھائی ہوئی ٹہنی پر رحم کھانے والے بھائی، یحییٰ نے اس کے طرف سے جواب میں ایک شعر کہا۔ میرا بھائی میرے نفس کی ہلاکت کا

ارادہ کرتا ہے، جبکہ اس بارے میں میں اس کے مخالف ہوں۔ نیز یحییٰ کے اشعار ہیں۔ (۱) میں اپنی بیماری میں لاغر ہو گیا۔ (۲) جب

انسان کی بیماری کی شفاء محبت الہی میں ہو تو اس کے علاوہ کون اس کا علاج کر سکتا ہے۔ (۳) میں تمام چیزوں کے عوض صرف اللہ پر راضی

ہوں۔ (۴) اللہ امید سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔ (۵) ظاہر باطن میں میرا قلبی میلان اللہ ہی کی طرف ہے۔ اے قدیم زمانہ سے

احسان کرنے والی ذات، (۶) اے لوگوں کے الہ آپ مجھے بھولنے والے نہیں ہیں۔ اے ذوالجلال و ذوالحال عزیز الشان محمود الفعال

ذات (۷) میں تجھ سے سوال کرنے سے خوش ہوتا ہوں۔ (۸) اے عزیز و فیاض ذات مجھے نواز دے، آپ کے علاوہ کون میرا خیال

کرے گا۔ (۹) میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ سے ہی مغفرت کا امیدوار ہوں (۱۰) اے انسان مخلوق

کے بجائے خالق کی طرف توجہ کر، صدق و اخلاص کی دولت کے ساتھ دنیا کو خیر باد کہہ (۱۱) قیامت کے روز میں آپ کی کرم نوازی کا

طالب ہوں۔

۱۴۶۵۸۔ محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: اے انسان اپنے عزیز او قارب

کی دعاؤں اور روزنی نامہ اعمال لے کر دنیا سے کوچ کر۔

۱۴۶۶۹۔ محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبد اللہ بن سہل کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

صدور میں قلوب جوش مارے والی حائذ یوں کی مانند ہیں۔ انسان کی زبان سے اس کی قلبی کیفیت واضح ہو جاتی ہے۔

۱۴۶۶۰۔ یحییٰ کا قول ہے:

فقراء حصار الہی میں بند ہونے کی وجہ سے اغنیاء سے پیچھے ہوتے۔

۱۳۶۶۱- یحییٰ کا قول ہے:

غیر اللہ سے رزق کا طالب مخلوق کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۶۶۲- یحییٰ کا قول ہے:

اے انسان مخلوق کے بابت حسن ظن اور اپنے بابت سوء ظن سے کام لے۔

۱۳۶۶۳- یحییٰ کا قول ہے:

ابن سہاک کہتے ہیں کہ آخرت میں عذاب دوزخ سے نجات ہی میرے لئے کافی ہے۔

۱۳۶۶۴- یحییٰ کا قول ہے:

اہل دنیا کلام اور اہل آخرت معانی کی لذت کے طالب ہیں۔

۱۳۶۶۵- عثمان بن محمد عثمانی، حسن بن ابی حسن بصری، علی بن جعفر احمد کاتب کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اہل آخرت سات درجوں کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ (۱) توبہ کے ذریعہ معاصی سے پاک ہو جاتے ہیں، (۲) زہد کے ذریعہ دنیا سے دور ہو جاتے ہیں، (۳) رضاء الہی حاصل کر کے عبدیت کا مقام حاصل کر لیتے ہیں، (۴) خوف الہی کے ذریعہ عذاب دوزخ سے محفوظ ہو جاتے ہیں، (۵) شوق کے ذریعہ جنت حاصل کر لیتے ہیں، (۶) محبت الہی کے ذریعہ جنت کی نعمتوں کا ادراک کر لیتے ہیں، (۷) محبت الہی کے ذریعہ تعلق مع اللہ قائم کر لیتے ہیں۔

۱۳۶۶۶- عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن زہری بصری کے ذریعہ یحییٰ کا قول مروی ہے:

دنیا اللہ کا خزانہ ہے، اسکی کوئی شی مبغوض نہیں ہے، بلکہ بحکم قرآنی دنیا کی ہر شی (پتھر، مٹی اور درخت) تسبیح الہی میں مشغول ہے لہذا اطاعت الہی میں مشغول شی قابل مذمت نہیں ہے۔

۱۳۶۶۷- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، عبد اللہ بن بہل رازی، کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

اے لوگو تم طمع دنیا کے ہوتے ہوئے عابد و زاہد نہیں بن سکتے، اگر تم زاہد و عابد بننا چاہتے ہو تو تمہیں حرص دنیا سے کلیۃً اجتناب کرنا ہوگا۔ خوب سمجھ لو ترک دنیا سب سے مشکل امر ہے اور اس میں نفس کا اپنا فائدہ ہے۔ اس کے ترک سے نفس زندہ اور عدم ترک سے نفس مردہ ہوتا ہے۔ لہذا تم اسے اپنے قلوب سے نکال دو، اسکی برکت سے دنیا و آخرت میں تمہیں راحت و آرام نصیب ہوگا، اور دنیاوی و آخری شرف کے حامل ہونگے۔ اے لوگو! قرآن تمہیں جنت کے وسیعہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ لہذا تارک دنیا جلد اسے حاصل کرنے والا ہے اور دنیا میں بھوک کے مطابق آخرت میں انسان کو اسکی لذت محسوس ہوگی۔ اے لوگو دنیا میں تم عبادت الہی اور اعمال صالحہ کرنے آئے ہوئے ہو، اور دنیا و آخرت کی نعمتیں جدا جدا ہیں لہذا تم جسے چاہو حاصل کرو لیکن بیک وقت دونوں کا حصول ضدین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

اے لوگو! تمہارے قلب میں محبت الہی مخلوق کا اجتماع ناممکن ہونے کی وجہ سے ہے۔ دونوں میں سے ایک ہی مثبت ہو سکتی ہے۔ اے لوگو صوم دائمی انسان کے نفس سے عجب کا قلعہ قمع کرنے والی شی ہے۔ نیز دائمی عبادت کی بساط، زہری خابی اور ثمرات خیر کا مظہر ہے۔ مال، اہل اور اولاد سے کنارہ کشی کے بجائے اطاعت الہی اور آخرت کی دنیا پر ترجیح ترک دنیا ہے۔ اے لوگو! تم اس وقت ایک بڑی آزمائش میں ہو، اطاعت الہی سے تم خوش عیش رہو گے۔ ورنہ تمہاری دنیا و آخرت خراب ہوگی۔ دنیا فی نفسہ کوئی مذموم شی نہیں ہے، جب تک دنیا میں انسان کے قلب سے باہر ہوگی تو فہم اور نہ وہ قابل مذمت ہے۔

۱۳۶۶۸- ابو حسن بن محمد مقری، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

اے میرے ذکر کے پودے کو قائم کرنے، مجھے نجات عطاء کرنے اور میری دنیا اچھی کرنے والی ذات، میں صمیم قلب سے آپ کی طرف متوجہ ہوں، میں ندامت کے ساتھ آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا معترف ہوں، اگر تو مجھے عطاء کرے گا تو میں اسے قبول کروں گا، اگر عطاء نہیں کرے گا تو پھر بھی میں آپ سے خوش ہوں گا، میں تیری پکار پر لبیک کہوں گا، الہی میری مراد پوری فرما، ورنہ میں آپ کی رضا پر ہوں۔

۱۳۶۶۹- سخی کا قول ہے:

کثرت سے موت کو یاد کرنے والا تین چیزوں کے حصول کے بعد دنیا سے جائیگا۔ (۱) توبہ، (۲) قناعت، (۳) اشتغال فی العبادۃ۔ دنیا کا حریص تین عیوب کے ساتھ دنیا سے جائیگا۔ (۱) ناشکری، (۲) عدم قناعت، (۳) حصول دنیا کی فکر۔
۱۳۶۷۰- عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر بغدادی، عبد اللہ بن ہبل کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

دنیا پر صبر اختیار کرنا آگ پر صبر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۳۶۷۱- سخی کا قول ہے:

سخی کے فاجر ہونے اور بخیل کے نیک ہونے کے باوجود بھی قلوب سخی سے محبت اور بخیل سے بغض رکھتے ہیں۔

۱۳۶۷۲- سخی کا قول ہے:

دنیا میں اکثر انسان حریص و فقیر ہیں، البتہ مؤمنین طلب جنت پر حریص اور مخلوق کے سامنے فقیر ہیں۔

۱۳۶۷۳- سخی کا قول ہے:

بعض حکماء کہتے ہیں کہ تین خصلتوں سے عاری انسان صراطِ مستقیم کا عازم نہیں ہے۔ (۱) عدم شرک، (۲) عدم ریاء، (۳) عدم قناعت۔

۱۳۶۷۴- سخی کا قول ہے:

موحد انسان کی زندگی لذیذ ترین زندگی ہوتی ہے۔

۱۳۶۷۵- سخی کا قول ہے:

بلا عمل فقط محبت الہی کا دعویٰ کرنے والا شخص غیر صادق ہے۔

۱۳۶۷۶- سخی کا قول ہے:

صادق شدہ اور عاجزین حیرت کی حالت میں بات کرتے ہیں اول زاہدین اور ثانی عارفین کی صفت ہے۔

۱۳۶۷۷- سخی کا قول ہے:

کبھی زاہد کو لوگوں کی بد حالی کے پیش نظر من جانب اللہ ان سے نرمی کا حکم دیا جاتا ہے۔

۱۳۶۷۸- سخی کا قول ہے:

قلبی طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے والا انسان صرف سکون میں ہوتا ہے۔

۱۳۶۷۹- عثمان بن محمد، ابو حسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلہ سند سے ان کے بھائی سخی بن معاذ کا قول مروی ہے:

دنیا آزمائش اور جنت تقویٰ کی بنیاد پر عطاء کی جائیگی، توبہ کرنے والوں کو مشق، زاہدین کو سیاست اور صدیقین کو اکرام کے طور پر بھوکا رکھا جاتا ہے۔ اور بھوک ایک کھانا ہے جس سے اللہ صدیقین کو شکم سیر کرتا ہے۔ کھانا سے لبریز معدہ حکمت سے عادی ہوتا ہے۔ جس خالی

بطن ہونے کی وجہ سے دشمنی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے والا انسان اشرف الناس ہے اور شکم سیری کی وجہ سے دولت کو دور کرنے والا انسان بغض الناس ہے۔ غم آخرت شکم سیری اور خوف خدا معاصی کیلئے مانع ہے۔ اور امید فراغ کی ادائیگی کیلئے قوت بخش ہے۔ اور موت کو یاد کرنا انسان کیلئے زہد کا ذریعہ ہے۔ لیکن مذکورہ تمام کاموں میں نیت کی اصلاح ضروری ہے۔

۱۳۶۸۰۔ محمد بن محمد بن زید، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تھکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

خوف خدا تین چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱) دائمی فکر، (۲) جنت کا شوق، (۳) عذاب جہنم کی یاد۔

تقویٰ کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔

(۱) عزت نفس، (۲) یقین کی صحت، (۳) موت کی یاد۔

اور مغفرت کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

(۱) حسن قبول، (۲) علم پر عمل، (۳) خیر خواہی۔

۱۳۶۸۱۔ تین شخصوں کا دوست بناؤ۔

(۱) اسکی وجہ سے انسان معاصی سے دور رہے (۲) اسکی وجہ سے انسان عیوب سے محفوظ رہے، (۳) اسکی وجہ سے تعلق مع اللہ پیدا ہو جائے۔

۱۳۶۸۲۔ آخرت میں تین خصلتوں کا مالک انسان ذی شرف ہوگا۔

(۱) دین کی وجہ سے تکالیف برداشت کرنے والا، (۲) نفس کو ذلیل کرنے والا، (۳) شہرت کو ناپسند کرنے والا۔

۱۳۶۸۳۔ تھکی کا قول ہے:

آخری فائدہ تین چیزوں پر ہے۔

(۱) اطاعت الہی، (۲) اطاعت والدین، (۳) شیطان کی عدم پیروی۔

۱۳۶۸۴۔ تین خصلتوں کا مالک دین کا شہسوار ہے۔

(۱) زبان کا محافظ، (۲) اللہ کی رضا کے مطابق بات کرنے والا، (۳) صدق سے کام لینے والا۔

تین چیزیں قابل سعادت ہیں۔

(۱) رونے والی آنکھ، (۲) جھکنے والی گردن، (۳) اور سننے والے کان۔

عبادت کی حلاوت تین شخصوں کو حاصل ہوتی ہے۔

(۱) کم کھانے والا، (۲) گوشہ نشین، (۳) قبر کی تیاری کرنے والا۔ آخرت کی راہ پر چلنے والا، انجام کی فکر کرنے والا اور دوزخ

سے پناہ طلب کرنے والا انسان قابل رشک انسان ہے۔

۱۳۶۸۵۔ صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ:

مجھے تین چیزوں سے سرور حاصل ہوا۔ ذکر الہی، استغنیٰ اور اللہ کے وعدہ پر یقین۔

۱۳۶۸۶۔ تین اعمال کرنے والا انسان راہ راست پر ہے۔

(۱) ترک دنیا، (۲) قبر کی تیاری، (۳) قبل از موت اللہ کو راضی کرنا۔

۱۳۶۸۷۔ تھکی کا قول ہے:

تین انسان قابل تعجب ہیں۔

(۱) گمراہ عالم، (۲) دنیا کی ہوس رکھنے والا انسان، (۳) اپنی خواہشات کی چراگاہ میں چرنے والا انسان جسکی انتہاء موت ہے۔
تین چیزیں قابل فرحت ہیں۔ (۱) اللہ کا حضرت آدم کو ابلیس کی دشمنی سے باخبر کرنا، (۲) امت محمدیہ سے ہمارا تعلق، (۳) معرفت الہی۔
تین چیزیں قابل غم ہیں۔

(۱) گزشتہ گناہ، (۲) وقت ضیاع، (۳) روز قیامت اللہ کے سامنے پیشی۔

۱۳۶۸۸- محمد بن عبید اللہ، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تھکی کا قول مروی ہے:
عوام، مریدین اور عارفین کے ساتھ عدم حسن سلوک کا مظاہرہ کرنے والا شخص صاحب حکمت نہیں ہے۔

۱۳۶۸۹- تھکی کا قول ہے:

خندہ روج اللسان شخص کی زبان سے کلام صحیح سب سے احسن شئی ہے۔

۱۳۶۹۰- تھکی کا قول ہے:

درویا قوت اور دنیا نیر و دراہم کا تعلق مال سے ہے، موعظت میں میرا کلام دراہم، صفات میں دنیا نیز اور معرفت میں یا قوت کے مانند ہے۔
۱۳۶۹۱- ابو حسن محمد بن عبد اللہ بن عمرو، حسن بن علویہ، تھکی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، تھکی بن آدم، ابن مبارک، حیوۃ بن شریح، بکر بن عمرو، عبد اللہ بن ہبیرۃ، ابو نعیم کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: اے لوگو! اگر تم اللہ پر توکل کرو تو وہ تمہیں صبح کو خالی الطن نکل کر شام کو شکم سیر ہو کر آنے والے پرندہ کی طرح رزق دے گا۔
۱۳۶۹۲- ابو بکر تھکی، عبید اللہ بن عثمان، ابو بکر بن ابی بکر شیبہ عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن نفع بن حارث کے سلسلہ سند سے حضرت انس نے گزشتہ روایت کے مطابق قول رسول نقل کیا ہے۔

۱۳۶۹۳- محمد بن زید، حسن بن علویہ، تھکی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابو معاویہ، اسماعیل بن نفع، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: ہر غنی و فقیر قیامت کے روز بقدر کفایت دنیا میں رزق ملنے کی تمنا کرے گا۔

۱۳۶۹۴- ابو حسن محمد بن احمد جر جانی، حسن بن علویہ، تھکی بن معاذ، علی بن محمد، محمد بن فضیل و وکیع، سفیان، ضرارۃ بن مرۃ کے سلسلہ سند سے سعید بن جبیر کا قول مروی ہے:

توکل علی اللہ ایمان کی تکمیل ہے۔

۱۳۶۹۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، ضرار کے سلسلہ سند سے گزشتہ قول کے مطابق سعید کا قول مروی ہے:

۱۳۶۹۶- ابوہریرہ، حسن بن علویہ، تھکی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابو معاویہ، حجاج کے سلسلہ سند سے مکحول کا قول مروی ہے:
فرمان نبوی ہے:

۱- مسند الامام احمد ۳۰/۲، والتوکل علی اللہ لابن ابی الدنیا ۵، وصحیح ابن حبان ۳۵۳۸، وکشف الخفاء ۲/۲۱۸، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۹۹۔

۲- سنن ابن ماجہ ۴۱۳۰، والترغیب والترہیب ۴/۱۷۰، وفتح الباری ۱۱/۲۵۷۔

۳- مجمع الزوائد ۵۶/۱۔

۴- التحف السادة المنقین ۴/۱۰، وخریج الاحیاء ۳/۲۵۵، وکشف الخفاء ۲/۲۱۱۔

چالیس روز تک صدق قلب سے عبادت کرنے والے انسان کی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔

۴۶۲ سعید بن العباس الرازی

۱۳۶۹ھ - عبد اللہ، اسحاق بن محمد زجاج، محمود بن فرج، ابو عثمان سعید بن عباس رازی کا قول ہے:

آپ کے حضرت ابو ذر کو شیطان سے ڈرانے کی مانند تم بھی اس سے ڈرو۔ خوب سمجھ لو گمراہ لوگوں کا سردار شیطان ہے۔ اے لوگو تم اپنے قلب کے ذریعہ دوست و دشمن میں فرق کرو۔ اور اس سلسلہ میں اللہ سے مدد طلب کرو، کیونکہ جب دنیا تمام برائیوں کی بنیاد ہے۔ کیا تم نے کسی زاہد کو اللہ کی نافرمانی کرتے دیکھا ہے۔ دنیا، اہل دنیا اور اس کے محبین سے احتراز کر، کیونکہ محبت دنیا اپنے زعم میں اللہ کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ تو خواہش پرست ہے۔

اے لوگو علماء و ارثین انبیاء ہیں۔ آپ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو فضولیات سے اجتناب کی دعوت دی ہے۔ اور آپ کے زمانہ کے علماء عوام کے حرام سے اجتناب کی طرح حلال سے اجتناب کرتے تھے۔ خوب سمجھ لو عالم حق دنیا کا قلعہ قمع کرنے والے اور عالم سوء حق کا چراغ گل کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب چاہیں حالات بدل دیتے ہیں۔ اے لوگو! اطاعت الہی کے علاوہ کسی کی اطاعت مت کرو۔ کیونکہ ایسے لوگوں کیلئے دنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔ اے لوگو سوچ سمجھ کر کسی کو امام بناؤ۔ اے لوگو! باب آخرت کھلا ہوا ہے۔ لہذا تم اس کے ذریعہ رحمت الہی تک پہنچ جاؤ، خوب سمجھ لو اللہ اور لوگوں کے درمیان اطاعت الہی تعلق پیدا کرنے والی شے ہے۔ لہذا تم بلا اسکے اللہ تک نہیں پہنچ سکتے ہو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اولاد کیلئے بہت کچھ جمع کیا، لیکن وہ مال اولاد سب کچھ ختم ہو گیا، اے انسان تو دنیا، اس کے لباس اور اسکی عمدہ اشیاء میں رغبت کرنے والا ہے۔ خوب سمجھ لے اس حالت میں تیری ہلاکت یقینی ہے، گزشتہ نافرمان قوموں کے انجام پر غور کرو، عامل عالم بنو، کیونکہ علم و عمل دونوں ایسے ساتھی ہیں کہ ان میں سے ایک سے حصول نفع ناممکن ہے۔ تمہیں غم نہیں کہ جنت کو مشغول اور دوزخ کو شہوات سے ڈھانپا گیا ہے، آپ کی پیروی کرو، اس کی برکت سے تم اللہ کے پیروی کرو، اسکی برکت سے تم اللہ کے ولی، اسکے رسول کے امین اور متقین کے امام بن جاؤ گے۔ رفعت کو تواضع اور شرف کو دین کے ذریعہ حاصل کرو، دنیا کو برائے آخرت ترک کرنے سے تمہیں دنیا و آخرت کا شرف حاصل ہوگا۔ کیونکہ بلا اسکے انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ طلب آخرت کیلئے نفس کو مشقت میں ڈالو، کیونکہ نفس کو پہچان کر برائے آخرت عمل کرنے والا انسان اصل عاقل ہوتا ہے۔

۱۳۶۹ھ - عبد الرحمن بن محمد بن احمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس رازی صوفی کے سلسلہ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

۱۳۶۹ھ - عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمود بن فرج، ابی محمود، ابو عثمان سعید بن عباس رازی، احمد بن عبد اللہ بن نافع بن ثابت، ابی عبد اللہ بن محمد بن عروہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ کے سلسلہ سند سے اسماء بنت ابی بکر کا قول مروی ہے:

حضرت زبیر نے مجھے حدیث نبوی سنائی کہ عرش سے زمین کی تہ تک رزق کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہر شخص کو اسکی ہمت کے مطابق رزق عطا کیا جاتا ہے۔

۱۳۷۰ھ - ابی اسحاق بن محمود بن فرج، سعید بن عباس، حسن بن محمد طنافسی، ابن فضیل، ابان بن ابی عباس کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۱۷۹۔ والفوائد المجموعۃ ۶۔ وتنزیہ الشریعة ۱/ ۱۲۹۔ واللائلی المصنوعۃ ۲/ ۳۸۔
والکامل لابن عدی ۳/ ۱۵۰۲۔ واتحاف السادة المتقین ۸/ ۱۷۳۔ وکنز العمال ۲۴۸۔

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز دنیا کو مشکل کر کے اللہ کے سامنے لایا جائے گا، وہ دربار الہی میں عرض کر گی اے باری تعالیٰ مجھے ادنیٰ جنتی کے مساوی درجہ عطا کر دے۔ اللہ فرمایا گا۔ تو اپنے اہل کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جائے۔

۱۴۷۰۱- عبد اللہ، اسحاق، محمود بن فرج، ابو عثمان سعید بن عباس، ابن کاسب، عبد اللہ بن عبد اللہ، زبیر بن حارث، عکرمہ، کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

- آپؐ نے متفانین کا کھانا کھانے سے منع فرمایا۔

(۴۶۳) حارث بن اسد محاسبیؒ

بزرگوں میں سے ایک مشاہدات کے مالک اور ہمدرد اور مددگار ابو عبد اللہ الحارث بن اسد محاسبیؒ ہیں آپ رحمہ اللہ حق کے راستوں کے راہی اور آثار رسول کے متبع تھے۔ آپ کی تصانیف مدون اور لکھی ہوئی ہیں۔ آپ کے اقوال مشہور ہیں آپ کے احوال عمدہ اور قابل ذکر ہیں آپ علم اصول میں رائج فضولیات کے علم سے کنارہ کش گمراہوں کے لئے قانع اور مریدین کے لئے نصیحت خواہ تھے۔ کہا گیا ہے اہل عقل کا شیوہ اصول کو لینا فضول سے کنارہ کرنا اور رسول علیہ السلام کے طریقے کو اختیار کرنا ہے۔

۱۴۷۰۲- جعفر بن محمد خواص، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث محاسبی ہمارے ہاں تشریف لاتے، اور مجھے اپنے ساتھ لے جاتے، میں ان سے کہتا کہ آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر طرقات آفات اور شہوات کی طرف لے جا رہے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے ساتھ بے خطر چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ جاتا، یوں محسوس ہوتا ہے کہ راستہ ہمارے لئے فارغ کر دیا گیا ہے، چنانچہ راستہ کے دائیں بائیں کوئی نہیں ہوتا، اور ہم اطمینان سے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔

۱۴۷۰۳- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

میں اکثر حارث سے کہا کرتا تھا آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر لوگوں کے سامنے لے جاتے ہو؟ وہ فرماتے اگر نصف مخلوق بھی میرے قریب آ جائے تو پھر بھی مجھے ان سے انس حاصل نہیں ہوگا۔ اور دوسری نصف مخلوق مجھ سے دور ہو جائے تو پھر بھی مجھے ان سے حاصل نہیں ہوگا۔

۱۴۷۰۴- جعفر بن محمد، ابو حسن کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے حارث کو شدید بھوکا دیکھ کر انہیں کھانے کی دعوت دی، اور میں انہیں اپنے چچا کے گھر لایا، ہم نے لذیذ ترین کھانا ان کے خدمت میں پیش کیا، انہوں نے ایک لقمہ توڑ کر منہ کے قریب کیا، لیکن اسے کھایا نہیں اور وہ کھائے بغیر واپس چلے گئے، ہم نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا جب کوئی کھانا عند اللہ ناپسندیدہ ہوتا تو میرا نفس خود بخود اسے قبول نہیں کرتا۔

۱۴۷۰۵- جعفر، ابو حسن، کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث وراثتہ مالدار ہونے کے باوجود دنیا سے خالی ہاتھ واپس گئے۔

۱۴۷۰۶- ابو حسن بن مقسم، کے سلسلہ سند سے ابو علی بن خیران کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار حارث کو اپنے والد کو کہتے سنا کہ اپنی بیوی کو غیر دیندار ہونے کی وجہ سے طلاق دے دے۔

۱- الترغیب والترہیب ۵۵/۱۔ وکنز العمال ۶۳۳۰۔ ۶۳۳۱۔

۲- طبقات الصوفیہ ۵۶۔ وطبقات الشعرائی ۸۷/۱۔ وطبقات الشافعیہ ۳۷/۲۔ وولیات الاعیان ۱۵۷/۱۔ وصفة الصفوة

۲۰۷/۲۔ و تاریخ بغداد ۲۱۱/۸۔ والمیزان ۲۱۸/۱۔ وسیر النبلاء ۱۷۱/۲۔ وطبقات الاولیاء صفحہ ۱۷۵۔

۱۳۷۰۷- ابو حسن بن مقسم، محمد بن اسحاق بن امام کے سلسلہ سند سے ان کا قول مروی ہے: میں نے حارث بن اسد محاسبی سے خیر الرزق کی تفسیر معلوم کی، انہوں نے فرمایا بلا اہتمام یومیہ روزینہ مل جانا خیر الرزق ہے۔
 ۱۳۷۰۸- جعفر بن محمد خواص، ابو علی حسین بن یحییٰ بن زکریا فقیہ، ابو حسن بن مسروق، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:

تین باتیں بہت عمدہ ہیں۔ (۱) حسن صیانت، (۲) حسن قول، (۳) حسن امانتداری۔

۱۳۷۰۹- جعفر، ابو طاہر محمد بن ابراہیم، ابو عثمان بلدی کے سلسلہ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:

علم سے خوف خدا، زہد سے راحت اور معرفت سے اناہت الی اللہ پیدا ہوتی ہے۔

۱۳۷۱۰- حارث کا قول ہے:

باطنی طور پر مخلص و مراقب انسان کو بحکم قرآن ظاہری طور پر مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین کیا جاتا ہے۔

۱۳۷۱۱- ابو جعفر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

واجب کو ضائع کر کے تقویٰ طلب کرنا انسان کیلئے غیر مناسب ہے۔

۱۳۷۱۲- حارث کا قول ہے:

اے انسان جب تو اللہ کی نداء نہیں سنتا تو اسکے داعی کی ندا کیسے سنے گا غیر اللہ سے غنا طلب کرنے والا تقدیر الہی سے جاہل رہنے والا ہے۔

۱۳۷۱۳- ظالم لوگوں کی تعریف کے باوجود نادوم اور مظلوم لوگوں کی مذمت کے باوجود سالم ہوتا ہے۔ قانع بھوک کی باوجود غنی اور طامع مال کے باوجود فقیر ہے۔

۱۳۷۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

طااعت کی بنیاد ورع، ورع کی بنیاد تقویٰ، تقویٰ کی بنیاد محاسبہ نفس، محاسبہ نفس کی بنیاد خوف ورجاء، خوف ورجاء کی بنیاد وعد ووعید کی معرفت اور وعد ووعید کی معرفت کی بنیاد عظیم جزا ہے۔ اور مذکورہ تمام چیزیں تفکر و عبرت سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۳۷۱۵- ابو بکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

محبت کی بنیاد اطاعت الہی ہے، کیونکہ محبت الہی کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ابتداء بندوں میں اطاعت کا جذبہ پیدا فرماتے ہیں، جب وہ اطاعت کرتے کرتے بلند مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو انہیں معرفت عطاء فرماتے ہیں۔ اور یہ چیز قلب و زبان سے ذکر پر مدامت اور مخلوق سے کلیتہً تعلق ہو کر خالق سے شدت انس کی بناء پر پیدا ہوتی ہے۔

حارث کا قول ہے: محبت الہی شدت شوق کا نام ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ شوق کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک قلب کے دولت اجتماع کیلئے منتظر رہنے کا نام شوق ہے۔ بعض کے نزدیک روشن چراغ کا نام شوق ہے۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ شوق محبت الہی کا قلب میں کیا وزن ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا اس کی وجہ سے قلب کی کدورات ختم ہو جاتی ہیں۔ مضرتاری سے سوال کیا گیا ہے کہ شوق محبت میں سے کونسا اولیٰ ہے انہوں نے فرمایا میں نے خود اسکی معرفت کیلئے بہت کوشش کی، لیکن میں اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ عبد العزیز بن عبد اللہ نے اس بارے میں درج ذیل اشعار کہے ہیں۔

(۱) خوف و غم کا پیدا ہونا عاصی کے زیادہ مناسب ہے۔

(۲) محبت الہی مطیع کی اطاعت میں حسن پیدا کرتی ہے۔

(۳) اشرف کیلئے شوق زیادہ مناسب ہے۔

بعض کا قول ہے: محبت الہی محبین کے ابدان پر شواہد والفاظ سے معلوم کی جاتی ہے۔ لہذا محبت الہی کی وجہ سے ابتداء میں قلب روشن ہوتا ہے۔ اس کے بعد خلوة کی لذت حاصل ہوتی ہے، بعد ازاں معرفت الہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۳۷۱- ابو محمد کا قول ہے:

اللہ نے بذریعہ وحی حضرت داؤد سے فرمایا اے داؤد لوگوں میں روحانیت مجھے پسند ہے، کیونکہ صاحب روحانیت انسان غم سے محفوظ رہتا ہے، اور میں اسکے قلب کا چراغ بن جاتا ہوں۔ اے داؤد رزق کا فکر مت کرو، ورنہ تیری روحانیت کم ہو جائیگی، اے داؤد تم میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود میرے بابت سوء ظن رکھتے ہو، اے داؤد میں تمہیں ساتویں زمین کی تہ پر چلنے والا کیڑا دیکھا سکتا ہوں اے داؤد میری عبودیت کے اقرار سے تمہارے اجر میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اے داؤد مصائب پر صبر کرنے سے میری مدد تمہیں حاصل ہوگی، اے داؤد شراب خور کو شراب خوری سے روکنے کی وجہ سے تم پر کبھی غم و فاقہ نہیں آئے گا۔ اے داؤد موت کے بعد میں اپنے محبوب کو جنت میں داخل کروں گا۔

۱۳۷۱- ابو بکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

مصائب پر صبر سے کام لیتا اور اخلاص اختیار کرنا میرے مخلص محبین کی علامت ہے۔

بعض علماء کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا دین پر عمل کرنے اور میری رضا کے خاطر مصائب برداشت کرنے والوں کا روز قیامت میرے پڑوس میں آنے کے بعد کیا حال ہوگا، جبکہ اس وقت میں انہیں اپنے دیدار سے بھی نوازدوں گا، اس وقت انہیں سرور عظیم حاصل ہوگا، اے میرے پیغمبر کیا میں ان کے اعمال بھول جاؤں گا، جبکہ دنیا میں میری فیاضی سے میرے نافرمان بھی فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ گناہ کرنے کے بعد میری مغفرت سے مایوس ہونے والے انسان سے میں سخت ناراض ہوں، اگر دنیا میں میرا عذاب نازل ہوتا تو سب سے پہلے ان ہی لوگوں پر نازل ہوتا۔ اگر وہ نافرمانوں کے ساتھ میری کرم نوازی کا مظاہرہ کر لیتے تو وہ یقیناً ایسا نہ کرتے، اور اگر وہ اس پر غور کرتے کہ آخرتہ میں جنت کے ایک محل کے بارے میں نافرمانی کے باوجود عفو کی امید رکھنے والے انسان کیلئے اعلان کیا جائیگا تو پھر بھی ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔

۱۳۷۱۸- بعض ثقہ لوگوں کا قول مروی ہے:

ایک روز حسن نے اپنے بھائیوں کو مجلس کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا تمہاری مجالس سے اللہ کی مجالس عمدہ اور تمہاری باتوں سے ذکر الہی زیادہ شفا یاب ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے ابراہیم خلیل اللہ سے فرمایا اگر تمہارا قلب میرے غیر کے ذکر میں مشغول ہوگا۔ تو میں تم پر نظر کرم نہیں کروں گا، یاد رکھو میرا ذکر کرنا دوزخ سے محفوظ رہیگا، اور جنت میں داخل ہوگا۔ یہ میری طرف سے ان کے حق میں سب سے بڑا اشرف اور نعمت ہے۔

۱۳۷۱۹- ابراہیم بن ادہم کا قول ہے: اگر لوگ محبت الہی کی نعمت کا ادراک کر لیں تو ان کے خورد و نوش میں کمی واقع ہو جائے۔ کیونکہ فرشتے ذکر الہی میں مشغول ہونے کی وجہ سے دنیاوی چیزوں سے مستغنی ہیں۔

۱۳۷۲۰- محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے متب الغلام کا قول مروی ہے:

عارف باللہ اللہ سے محبت اور محبت اللہ اسکی اطاعت کرتا ہے، اور آخرت میں اللہ سے اکرام اپنے پڑوس سے نوازے گا، اور ایسے شخص کیلئے عظیم خوشخبری ہے، اور محبت صادق کا قلبی روشنی کے ساتھ ساتھ جسماً کمزور ہوتا ہے، کیونکہ قلیل محبت سے بھی انسان لاغر ہو جاتا

ہے۔ اور محبت الہی کے شائق انسان کو اللہ تعالیٰ چار چیزوں میں سے ایک چیز سے ضرور نوازتے ہیں۔ (۱) اسے اپنی اطاعت میں مشغول کر کے کامیاب کرتا رہتا ہے۔ (۲) معاصی سے اس کی حفاظت کرتا ہے (۳) اسے اپنی حقیقت کا ادراک عطا کر کے محبین کا درجہ عطا کرتا ہے۔ آخرت میں اسے دوزخ سے محفوظ رکھے گا اور بحکم قرآنی دوزخ سے محفوظ رہنے والے انسان کے لئے دخول جنت لازمی ہے محبت الہی میں داخل ہونے والے شخص کے لئے تمام اقارب کو چھوڑ کر اللہ سے مناجات ضروری ہے۔ جیسا کہ ابن ادہم نے اپنے بھائی سے فرمایا کہ اگر اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق محبت قائم کرنا چاہتے ہو تو دنیا و آخرت کی فکر چھوڑ دو اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ پھر اللہ کی عنایات و رحمتوں کی تم پر بارش ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے فرمایا میرے کان، زبان، ناک اور آنکھ سے کام لینے والا انسان ہی مجھ سے محبت کرتا ہے پھر وہ میرے غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا وہ شب و روز بیدار رہتا ہے۔ اے یحییٰ پھر میں اس کے قلب کا جلیس، اس کی امیدوں کی انتہاء بن جاتا ہوں اور روز بروز اسے نوازتا رہتا ہوں۔ مجھے میری عزت و جلال کی قسم روز قیامت میں اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نبی اور مرسلین بھی اس پر رشک کریں گے۔ پھر اعلان ہوگا کہ یہ فلاں بن فلاں اللہ کا ولی اور اس کی مخلوق کا بہترین انسان ہے بعد ازاں میں اسے اپنے دیدار سے نوازوں گا اور میں اعلان کروں گا آج تمہارے لئے دنیا کا عدم حصول اور کسی کی دشمنی نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۳۷۲۱- حسین بن احمد شامی کے سلسلہ سند سے ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کا قول مروی ہے، میں نے تورات میں پڑھا ہے نیک لوگوں کو قیامت کے دن دیدار الہی سے نوازاجائے گا اس وقت حضرت داؤد اپنے مخصوص انداز میں زبور کی تلاوت فرمائیں گے جس سے تمام اہل جنت محفوظ ہوں گے، ایک عابد کے اشعار ہیں اے لوگو مناجات الہی میں زندگی بسر کرو (۲) اے لوگو تمام غموں کے بجائے غم آخرت اپناؤ (۳) اے لوگو زہد کے ذریعہ تم دنیا و آخرت میں بادشاہ بن سکتے ہو (۴) جہاں پر تمہارے شکر کے مطابق اللہ تمہیں درجات عطا کرے گا۔ (۵) اس روز محبت الہی کے بقدر ہی تمہیں قرب الہی حاصل ہوگا۔

میں نے ذوالنوں مصری سے سوال کیا کہ انسان کس عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ قرب الہی حاصل کر سکتا ہے۔ جواب میں انہوں نے ابن حسین کے حوالے سے سلیمان دارانی کا قول نقل کیا کہ: قلب کا ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہونا اخلاص کی دلیل ہے، اور اس طرح قلیل عمل بھی منجانب اللہ قابل قبول ہوتا ہے، جیسا کہ قول علی ہے، متقی انسان کا دائمی قلیل عمل بھی عند اللہ قابل قبول ہے۔ نیز اللہ قیامت کے روز ایک ولی سے فرمایا اے میرے بندے تم نے دنیا میں قیامت کے روز حصول راحت و عزت کی خاطر زہد اختیار کیا تھا، لہذا آج میں تجھے اس نعمت سے نوازوں گا۔ پھر میں نے ان سے محبین، مشقتیں اور متوکلین کے زہد کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا مشتبہ چیزوں سے اجتناب متقیین اور حرام چیزوں سے اجتناب خائفین اور مضطرب سے اجتناب متوکلین کا زہد ہے، البتہ محبین کے زہد کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں۔

(۱) حلال و حرام تمام چیزوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے، (۲) جنت سے زہد محبین کا زہد ہے، کیونکہ اللہ کے نزدیک دنیا کی تو کوئی وقعت ہی نہیں ہے، (۳) ذکر الہی سے غافل انسانوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے۔

۱۳۷۲۲- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابو عباس بن مسروق، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے: اللہ کی بات کو نا سمجھنے والا علماء کی بات بھی نہیں سمجھ سکتا، اور ایسا انسان ہلاکت کے دھانہ جاگرتا ہے، پھر اس کیلئے نیکی اور بدی میں تیز ختم ہوتا ہے، آخر کار اس کا نفس اس پر غالب آجاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا ایمان و یقین کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۳۷۲۳- محمد بن احمد، عثمان بن مسروق کا قول مروی ہے: حارث بن اسد سے زہد کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا دنیا اس کی لذات اور اس کی شہوات سے نفس کو پھیر کر اللہ اور اس کی

رضاء کی طرف ہمہ تن توجہ کر لینے کا نام زہد ہے۔ ایسا زاہد بلا مال غنی اور بلا خاندان عزیز بن جاتا ہے، اور اسکے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ زہد کے بھی مختلف درجات ہیں؟ فرمایا عقل کی صحت اور قلب کی پاکیزگی کے بقدر زہد کے مختلف درجات ہیں، اور ہر انسان کا زہد اسکی معرفت، اور اسکی معرفت اسکی عقل اور اسکی عقل اسکی قوت ایمانی کے مطابق ہوتی ہے، پھر ان سے صادق کی تعریف پوچھی گئی؟ متفق بات کہنا تمام عیوب سے قلب کا پاک ہونا اور فکر آخرت کا ہونا صادق کی علامت ہے۔

۱۴۷۲۴ - محمد، احمد بن عبد اللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے والا انسان ظاہر اہل دنیا اور باطن اولیاء اللہ کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ اس کی تمام تر توجہ اللہ کی طرف ہوتی ہے جسکی برکت سے اسکی زندگی عمدہ اور اس کا قلب گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور اس کا یقین اتنا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر وہ صرف اللہ ہی کو مختار کل سمجھتا ہے۔ اور تمام لوگوں کی بنیاد انسانگی کے باوجود بھی اللہ کو راضی کرتا ہے۔ فرمایا قلب کے کبر کو زائل کرنے اور اس میں تواضع پیدا کرنے والی عظمت استحضار ہے، اور قلب کا غمگین ہونا شہوات کیلئے سب سے بڑا قاطع ہے۔ عبرت حاصل کرنا اور آخرت پر نظر رکھنا سب سے زیادہ دنیا سے قلب کو پھیرنے والا ہے۔ اور قرآنی آیات وہ دلائل میں غور کرنا قلب میں ہجانی کیفیت پیدا کرنے والا۔ اور علو درجات کے حصول کی خاطر مصائب برداشت کرنے پر رخصت کی محبت قلب کو آمادہ کرنے والی ہے۔ شوق الہی قرب الہی عابدین کے قلب کیلئے سب سے عمدہ شئی ہے۔ لہذا غم انسانی قلب کو مشغول کرنے والا اور محبت و شوق اس کو اللہ کی طرف پھیرنے والے ہیں۔

۱۴۷۲۵ - محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن عثمانی، احمد بن عبد اللہ بن میمون، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

زاہد انسان زہد کی وجہ سے رضاء الہی کو حاصل کر لیتا ہے پھر اللہ کی نزدیک بڑی شئی اس کی نظر میں بھی بڑی اور چھوٹی اسکی نظر میں بھی چھوٹی بن جاتی ہے۔ اللہ کا دوست اس کا دوست اور اللہ کا دشمن اس کا دشمن بن جاتا ہے۔

۱۴۷۲۶ - جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابو عثمان بلدی کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

علم کے ذریعہ خوف الہی، زہد کے ذریعہ راحت اور معرفت کے ذریعہ اثابت الی اللہ پیدا ہوتی ہے، آخرت کو دنیا پر مقدم رکھنے والے امت محمدیہ کے بہترین افراد ہیں۔ مراقبہ اور اخلاص سے باطن کو صحیح کرنے والے ظاہر کو اللہ، مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین فرما دیتا ہے اصلاح باطن کیلئے کوشش کرنے والے کے ظاہر کی بھی اللہ اصلاح فرما دیتے ہیں۔ اور پھر اس شخص کو بحکم قرآنی منجانب اللہ ہدایت سے نوازا جاتا ہے۔

۱۴۷۲۷ - محمد بن احمد، عثمان بن عثمانی، کے سلسلہ سند سے احمد بن محمد بن مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ آپ نفس کا محاسبہ کیسے کرتے ہیں۔ فرمایا عقل کے ذریعہ نفس کو معاصی کے ارتکاب سے باز رکھتا ہوں، اور نفس کے محاسبہ سے بصیرت، عقل اور معرفت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان محاسبہ نفس سے کب عاجز آ جاتا ہے؟ فرمایا شہوة و خواہش کے غلبہ کے وقت، کیوں کہ شہوة و خواہش عقل، علم اور معرفت کو زائل کرنے والی ہیں، پھر ان سے سوال کیا گیا ہے کہ صدق کب پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا جب یہ انسان سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر بات کو دیکھ اور سن رہا ہے، پھر ان سے شکی کی تعریف پوچھی گئی؟ فرمایا جب انسان کا یقین یہ بن جاتا ہے کہ مجھ سمیت تمام مخلوقات کو صرف اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ پھر ان سے صبر کا بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا عبادت الہی پر مصائب برداشت کرنے کا کام صبر ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام رضاء تک کیسے پہنچتا ہے؟ فرمایا جب انسان قلب سے عدالت الہی کو تسلیم کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ میرے لئے مجھ سے بہتر سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اس وقت انسان قلبی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور پھر انسان قلبی طور پر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے عدل کے مساوی کسی کا عدل نہیں ہے۔

۱۴۷۲۸- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرے اختیار میں کچھ نہیں ہے، اور تو رضاء الہی کے ذریعہ ہی کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ اور تقویٰ کے ذریعہ شرور سے تیری حفاظت ہوگی، اور تو خود سے صالح اور فاسد نہیں بن سکتا ہے، تیری طبیعت سیئہ تیری دشمن اور طبیعت حسنہ تیری دوست ہے۔ لہذا تو اپنے دشمنوں کا دوستوں، غضب کا حلیم، عفت کا تفکر اور سہو کا بیداری کے ذریعہ علاج کر۔ اے انسان تو اضع اختیار کر۔ تو اضع کے مختلف درجات ہیں۔ دل و جان سے تمام مخلوق کو اپنے سے افضل سمجھ، اور اہل خیر سے برکت کے طور پر دعاؤں کی درخواست کرنا تو اضع ا ہے۔ قلباً تو اضع اختیار کرنا، اہل تعلق سے محبت کرنا، مخالفین کی تحقیر نہ کرنا تو اضع ہے۔ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونا تو اضع ہے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے کہ سجدہ ریز انسان تکبر سے بری ہے۔

۱۴۷۲۹- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ بن میمون، کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اے انسان میری بات غور سے سن ہم دنیا میں امتحان کے طور پر آئے ہیں، ہماری زندگی محدود زندگی ہے، ہر شخص کو دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ پھر اگر ہماری دنیاوی زندگی رضاء الہی کے مطابق گزری ہوگی تو ہمارے لئے جنت ورنہ دوزخ ہے۔ اس لئے دنیا میں قرآن و حدیث کے مطابق زندگی گزارو۔ اللہ اور اس کی احکام کو بجالاؤ، اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کرو، اللہ کو راضی کرو، پھر انشاء اللہ تمہاری دنیا و آخرت دونوں اچھی ہوگی۔

۱۴۷۳۰- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، احمد بن محمد مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ موت کو یاد کرنے والا مبتدی ہے یا عارف ہے، فرمایا مبتدی اور عارف دونوں ہے، کیونکہ اولاً انسان موت کو قلب سے یاد کرتا ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ انجام کے خوف سے گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کے قلب سے شہوات کا خاتمہ ہو جاتا ہے، یہ انسان مبتدی کہلاتا ہے۔ اس کے بعد انسان موت کو حیا پر ترجیح دیتا ہے، اور وہ اللہ سے ملاقات اور اس کے پڑوس میں قیام کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ شاعر کا قول ہے: نیک لوگ ایک طویل زمانہ سے لقاء الہی کے شائق ہیں، یہ شخص عارف کہلاتا ہے۔

۱۴۷۳۱- حارث بن سلیمان کا قول (کہ وصل کے بعد انسان واپس نہیں لوٹتا، اگر لوگ وصل حاصل کر لیتے تو وہ واپس نہ لوٹتے) کے

بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا اس کے چند جواب ہیں

۱- سلیمان نے برائے ترغیب فرمایا تا کہ لوگ تعلق مع اللہ کی کوشش کریں اور گناہوں سے باز آجائیں۔

۲- اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان عمل صالح تک پہنچنے کے بعد گمراہی کی طرف واپس نہیں لوٹتا۔

۳- وصل کے بعد انسان قبر کی وحشت سے محفوظ رہتا ہے، اس سائل نے شب حارث کے پاس گزاری، صبح حارث نے فرمایا کہ گزشتہ

شب خواب میں مجھے اس کا جواب بتایا گیا کہ اخلاص تک پہنچنے والا انتقام کی طرف نہیں لوٹتا۔

پھر ان سے سوال کیا گیا کہ مؤمنین پر من جانب اللہ آزمائش کا سبب کیا ہے؟ فرمایا مغلطین پر غضب الہی، مبتدئین پر ترک معاصی اور

عارفین پر اختیارات کیلئے آزمائش آتی ہے۔ پھر ان سے قرآنی آیت وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ

وَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْكَوَّابِينَ کے بارے میں پوچھا کہ کیا اللہ کو علم نہیں ہے؟ فرمایا یہ لوگوں کے اعتبار سے ہے۔ بعض کا قول ہے: اللہ

نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو بذریعہ وحی بتایا کہ اے میرے نبی میری راہ میں عمل کر کے تکالیف برداشت کرنے والوں کے اعمال کو کیا میں

ضائع کر دوں گا، کیا میں انہیں بھول جاؤں گا، حالانکہ معتدین کو بھی میرا فضل شامل حال ہے، کیا صالحین کو میرا فضل شامل حال نہیں ہوگا۔

۱۴۷۳۲- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن عثمانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حادث سے مراقبہ کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا مراقبہ کے تین سبب (۱) خوف الہی (۲) حیا (۳) محبت۔ غلبہ حال کی وجہ سے مراقبہ کا سبب خوف ہے۔ شدت تواضع کی بناء پر مراقبہ کا سبب حیا ہے۔ شدت سرور، غلبہ نشاط کی بناء پر مراقبہ کا سبب محبت الہی ہے۔ انسان یقین کامل قلب کیلئے ہموں دنیا سے راحت کا، حسن ادب عالم کیلئے زینت اور جاہل کیلئے ستر کا ذریعہ ہے۔ امیدیں ختم کرنے والا انسان موت سے اور موت سے ڈرنے والا انسان شوق کو قطع کرنے والا ہے۔ انسان بیداری کو واعظ، ثابت قدمی کو وسیلہ، حذر کو بیداری، معرفت کو دلیل اور علم کو قائد، صبر کو زمام اور خوف خدا کو مددگار بنا۔ خوف خدا نجات و سلامتی، صبر رغبت و رہبت اور گزشتہ گناہوں کی کثرت سے یادگیری شدہ غم اور طول حزن کا ذریعہ ہیں۔

۱۳۷۳- جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حادث سے کہا کہ میرے لئے علم پر عمل کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے فرمایا عدم الہی اس کا سبب ہے اور ایسا علم روز قیامت تمہارے خلاف حجت ہوگا، کیونکہ عالم ہونے کے باوجود تمہارا یہ حال ہے، ایسا عالم قلیل فانی کو عظیم باقی پر اور عذاب کو نجات پر ترجیح دینے والا ہے، نیز وہ دوزخ کی راہ پر چلنے والا ہے۔ پھر میں نے ان سے کافی اور ایذا رسانی پر عدم حلم کا سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا اس کا سبب غصہ پر عدم قابو ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا کیونکہ تمہارے نزدیک حلم ذلت کا نام ہے۔ پھر میں نے ان سے غصہ کے علاج کے بابت سوال کیا؟ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ صبر کیسے پیدا ہوتا ہے، فرمایا حلم کو عزت و زینت اور بے وقوفی کو ذلت و عیب سمجھنے سے صبر پیدا ہوتا ہے، پھر میں نے عرض کیا میرے اندر تواضع کے خلاف جذبات ہیں؟ فرمایا سفاہت کی حلم اور ثواب الہی پر ترجیح اس قسم کے جذبات کیلئے قاطع کن ہے۔

۱۳۷۴- محمد بن احمد، احمد بن عبد اللہ بن میمون، کے سلسلہ سند سے حادث بن اسد کا قول مروی ہے:

اللہ کیلئے انسان میں جذبہ خیر خواہی و ہمدردی کا ہونا تمام ضروریات سے حفاظت کا ذریعہ ہے، کیوں کہ اگر خیر خواہی کے ساتھ ریا شامل ہوگئی تو وہ عند اللہ ناپسندیدہ ہے۔ اور دنیاوی لذتوں کے عوض آخرت میں عظیم انجام بد کو یاد کرنا دواعی خواہشات کیلئے اقطع ہے۔ تقرب الہی اللہ اور اجر جلیل کے حصول کا شوق مصائب برداشت کرنے میں سب سے بڑا معاون و مددگار ہوگا۔ قیامت کے روز دربار الہی میں پیشی کے بارے میں دائمی و طویل فکر مخلوق سے وحشت اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کیلئے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور ذات الہی کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا قلب کو سب سے زیادہ بیدار کرنے والا ہے۔ اور ذات الہی سے قلب کی بیداری اللہ کی ذات کو یاد دلانے والی ہے۔ حادث بن اسد سے اخلاص کے اسباب پوچھے گئے؟ فرمایا اخلاص کے تین سبب ہیں۔ ۱۔ اللہ کی بڑائی اور مخلوق کی عدم بڑائی کا یقین۔ ۲۔ اللہ کے دلوں کے بھید سے واقف ہونے کا یقین۔ ۳۔ قیامت کے روز اعمال ضائع ہونے کے خوف سے نفس کا رجم کریم ہونا۔

۱۳۷۵- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن سروق کے سلسلہ سند سے حادث بن اسد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ان سے محبت الہی کے علامت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے جواب میں فرمایا: قول باری تعالیٰ ہے اے محمد آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو تم میری اتباع کرو، پھر اللہ تم سے محبت کریگا۔ نیز اللہ اپنے محبوب کو ایسا عطا کرتا ہے کہ اس کے بعد وہ تمام امور کا مختار کل اللہ ہی کو سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: اللہ کے محبوب کا نفس خود اسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے، نیز فرائض کی ادائیگی عند اللہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کے بعد عند اللہ نوافل کا درجہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔ میرا بندہ فرائض کی ادائیگی کے ذریعہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور انسان نوافل کے ذریعہ اس حد تک میرا تقرب حاصل کر لیتا ہے کہ میں اس سے محبت شروع کر دیتا ہوں، اس کے بعد اس کے کان، زبان اور آنکھ میری مرضی کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔ اے سائل مراقبہ، توکل، ضیاء اور رضاء الہی کا حصول اللہ کے محبین کی علامات ہیں۔ یہی نیک، زاہد، حکماء اور شرفاء انسان ہیں، یہی



شب بیدار افراد ہیں، انھی لوگوں کو اللہ نے اطاعت کے ذریعہ سعادت، حفاظت کے ذریعہ تقویٰ اور ولایت کے ذریعہ سیاست عطا کی ہے۔ یہی لوگ اپنے اعمال کو قلیل اور اللہ کی نعمتوں کو بڑا سمجھنے والے ہیں۔ انعامات پر شکر اور مصائب پر صبر کرنے والے ہیں۔ ان کے قلوب حسرت زدہ اور فراق کے خوف سے روشن ہیں۔ انھی لوگوں کو اللہ نے اپنی محبت کا ذائقہ اور اپنی مناجات کی مٹھاس عطاء فرمائی ہے، یہ لوگ شہوات و لذات سے اجتناب کرنے والے ہیں، ان کی زندگی بڑی خوشگوار زندگی ہے۔ ان کے قلوب لوگوں سے مستغنی ہیں، گویا ان کے قلوب اور اللہ کے درمیان حائل شدہ پردے دیئے گئے ہیں، اسی وجہ سے ان میں تعلق مع اللہ پیدا ہو گیا ہے۔

۱۳۷۱ھ - جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

ایک شخص نے حارث سے کہا کہ اللہ نے مجھے ظاہر و باطنی عام و خاص طور پر عام احوال میں بے شمار نعمتیں عطاء کی ہیں، لیکن اس کے باوجود میں صرف دو نعمتوں غم کے دفع اور رزق کے حصول پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ ان کے علاوہ دیگر تمام نعمتوں کے چھوٹا ہونے اور بڑے ہونے کی وجہ سے مجھے شکر کی توفیق نہیں ہوتی؟ حارث نے فرمایا یہ جاہلوں کا فعل ہے، ورنہ اللہ کی تمام نعمتیں بلا تفریق یکساں ہیں۔ بعض مرتبہ نعمت چھوٹی ہوتی ہے، لیکن اسکی منفعت (جو اللہ ہی کے علم میں ہوتی ہے) بڑی ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ حکمت الہیہ کی بناء پر انسان کو چھوٹی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ مثلاً اس کی طرف سے سرکشی کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مرتبہ انسان مرضی یا کسی دیگر ابتلا کی وجہ سے احکام الہیہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے، خوب دعائیں کرتا ہے، لیکن بحکم قرآنی تعلق مع اللہ کے ٹوٹنے کے خطرہ کے بیش نظر اس کا مرض ہو یا ابتلاء دفع نہیں کیا جاتا۔ اے سائل یہ سب کچھ حکمت الہیہ کے بیش نظر ہوتا ہے۔ قرآن میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام کا والدین کا گمراہی اور اہل کشتی کے غرق ہونے کے خوف سے بچہ کو قتل کرنا اور کشتی کو توڑنا اس کی واضح مثال ہے۔

۱۳۷۲ھ - جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

حارث بن اسد سے قول باری تعالیٰ ”و علی اللہ فتکلو ان کنتم مؤمنین“ بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قوت ایمانی کے اعتبار سے توکل کے مختلف درجات ہیں۔ پھر ان سے حصول توکل کے طریقہ کے بارے میں سوال کیا گیا، جواب دیا قلب میں دائمی معرفت الہیہ کا ہونا، اللہ پر بروہ کرنا اور حلیہ بازی ختم کرنے سے توکل پیدا ہوتا ہے۔ پھر ان سے توکل کی تعریف پوچھی گئی۔ فرمایا ماسوئی اللہ سے ترک طمع کر کے فقط اللہ پر اعتماد کرنا، قلب کو رضاء الہی کے مطابق ڈھالنا اور عبادت میں مجاہدہ کرنے کے نام توکل ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان کے قلب سے طمع کا کیسے خاتمہ ہوتا ہے، فرمایا اللہ کے توکل کے ساتھ ساتھ لوگوں سے استغناء برتنے سے انسان سے حرص کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ابو حازم سے سوال کیا گیا کہ تمہارے پاس مال ہے؟ فرمایا میرا مخلوق سے استغناء اختیار کر کے اللہ پر توکل کرنا عین مال ہے۔ ابو حازم کہتے تھے دنیا دو قسم کی ہے، ۱۔ میری، ۲۔ میرے غیر کی اپنی دنیا کو میں قبل از وقت حاصل نہیں کر سکتا اور دوسرے کی بلا اجازت استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی کے ہم معنی شاعر کا یہ قول ہے:

اے انسان مخلوق کج جائے خالق سے سوال کر۔ اس کے بعد حارث سے سوال کیا گیا کہ توکل کن چیزوں سے قوی ہوتا ہے؟ فرمایا اس کے تین سبب ہیں، ۱۔ اللہ کے بارے میں حسن ظن قائم کرنا۔ ۲۔ اللہ کو کسی کے بارے میں متہم نہ کرنا۔ ۳۔ تقدیر الہی پر راضی ہونا۔ اور یہ چیز یقین کی صفائی اور اس کے اتمام سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یقین کامل کا نام توکل ہے۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: سترہ درجات ہیں ان میں سے توکل سب سے اعلیٰ اور اجابت سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔ پھر ان سے ارشاد ربانی ”ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ“ کے بابت سوال کیا گیا، فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مہی کو چھوڑ کر فقط اللہ کی ذات پر توکل کرنا، اس کے بعد ان سے توکل کو عیب دار بنانے والے

اسباب کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا حرص کے پیدا ہونے اور تقویٰ کے ختم ہونے سے توکل میں نقص آ جاتا ہے، جعفر بن محمد، عثمان بن جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے: ۱۳۷۳۸۔

اللہ تعالیٰ نے اہل معرفت و ایمان ہی کو توحید سے نوازا ہے، یہی لوگ ذات الہی کی حقیقت کے ادراک سے بحر کا دعویٰ کرنے والے اور پھر امور میں اللہ تعالیٰ کو مختار کل ماننے والے ہیں، علم کے مطابق عمل کرنا انہی لوگوں کا خاصہ ہے۔ انہی لوگوں کی اللہ نے قرآن میں صفات بیان فرمائی ہیں۔ عارفین کے مختلف درجات ہیں ۱۔ براہ راست خطاب الہی کا ادراک کرنے والے ہیں، ۲۔ منجانب اللہ انہیں فہم عطا کیا جاتا ہے جس کے بعد وہ خطاب الہی کا ادراک کرتے ہیں ان لوگوں کا ظاہر و باطن برابر ہے۔ یہی لوگ وحی کے امین اور اللہ کے اسرار کے محافظ اور اطاعت الہی میں مشغول رہنے والے ہیں۔

۱۳۷۳۹۔ جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث سے انس باللہ کی علامت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی انس باللہ کی علامت ہے، پھر ان سے مخلوق سے کنارہ کشی کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا مقامات خلوة کو مستقر بنانے اور ذکر الہی کے بیٹھاس کے ذریعہ تفرّد حاصل کرنا اس کی علامت ہے۔ جیسا کہ بعض حکماء مناجات میں فرماتے ہیں، اے اپنے ذکر کے ذریعہ مجھے مانوس کرنے اور اپنی مخلوق سے وحشت عطا کرنے والی ذات، نیز اللہ نے حضرت داؤد سے فرمایا: اے داؤد میرے انس کے ذریعہ میرے غیر سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ فرمایا اس نے ذکر الہی سے انس کے ذریعہ مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اسی طرح حضرت رابعہ بصری سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا ترک لایعنی اور ذات الہی سے انس پیدا کرنے کے ساتھ۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: اے باری تعالیٰ آپ اپنے ذاکر اور محبت کے انیس و چلیس ہیں۔

عبدالرحمن بن زید نے ایک راہب سے جلد کنارہ کش ہونے کے بابت سوال کیا تو فرمایا اگر تم اس کی لذت محسوس کر لو تو تم نفس کو چھوڑ دو اس لئے کہ یہی عبادت کا مغز ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ اس کا سب سے چھوٹا فائدہ کیا ہے؟ جواب دیا لوگوں کے اعتراض اور ان کے شرور سے سلامتی کا حصول اس کا اقل فائدہ ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ انس باللہ کا ذائقہ بندہ کو کب حاصل ہوتا ہے؟ فرمایا جب انسان تمام افکار کو ترک کر کے فکر آخرت اختیار کر لیتا ہے۔ بعض حکماء کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھے آپ کے علاوہ دوسروں کا در اختیار کرنے والے لوگوں پر افسوس ہے۔ اے باری تعالیٰ آپ اپنے اولیاء کو انس اور توکل عطاء کرنے والے ہیں۔ آپ ان کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ اے باری تعالیٰ آپ کی طرف وحشت پیدا ہونے کے وقت میں آپ کے ذکر کے ذریعہ انس حاصل کروں گا۔ ابن ادہم کا قول ہے: میں نے انس الہی حاصل کر لیا ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے: اگر مجھے انس رحمٰن حاصل ہو جاتا ہے تو میں مخلوق سے کنارہ کش ہو جاتا ہوں انس باللہ کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور قلب کا ذکر الہی کی بیٹھاس سے محفوظ ہونا۔

۱۳۷۴۰۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

چار چیزوں (ایمان و کفر صدق و کذب اور توحید و شرک) کے درمیان موازنہ کرنا ضروری ہے۔

۱۳۷۴۱۔ حارث کا قول ہے: گناہ پر ترک اصرار کا سبب توبہ اور توبہ کا سبب ملازمت خوف الہی ہے۔

۱۳۷۴۲۔ حارث کا قول ہے: نفس کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھنا اصل عبودیت ہے۔ آزمائش کا ظاہر و باطن ثابت قدمی کا نام تسلیم ہے۔

فضل الہی و رحمت الہی میں طمع کا نام امید ہے۔ تقدیر الہی پر رضاء نفس کی مغلوبیت کا سبب ہے۔ ذات الہی کا حقیقت تک عدم

رسائی کا دعویٰ نہ کرنے والا کامل عاقل ہے۔ ہر شئی کا ایک جوہر ہوتا ہے۔ انسان کا جوہر عقل اور عقل کا جوہر صبر ہے۔
 ۱۳۷۴۳ - محمد بن عبد اللہ بن سعید، احمد بن قاسم فراسی، حارث بن اسد محاسبی، یزید بن ہارون، شعبہ، قاسم، عطاء، ام الدرداء کے
 سلسلہ سند سے ابوالدرداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز حسن اخلاق میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔

۱۳۷۴۴ - ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب تمتم، عفان، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، سلیمان بن احمد، احمد بن حسن بن عبد الجبار صوفی، حارث بن
 اسد، محمد بن کثیر کوفی، لیث بن ابی سلیم، عبد الرحمن بن اسد، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:
 صلاۃ خوف کے نزول سے قبل ایک موقع پر امر مشرکین میں مشغولیت کی وجہ سے آپؐ کی نماز ظہر، عصر اور مغرب فوت ہو گئی
 بعد میں آپؐ علیہ السلام نے ترتیب وار ان نمازوں کو ادا فرمایا۔

(۴۶۴) علی جریانی

۱۳۷۴۵ - ابراہیم بن محمد بن محمد بن حمران نسیا پوری، ابو حامد احمد بن محمد بن حمران نسیا پوری، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری
 سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں رجب، شعبان اور رمضان کے روزہ رکھنے کیلئے عبادان گیا، راستہ میں زاہد کبیر علی جریانی سے میری ملاقات ہو گئی۔
 اس وقت روٹی کے ٹکڑے اور پیسا ہوائنک میرا زاد راہ تھا، افطاری کے وقت میں نے ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے
 زاد راہ کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تم کبھی کامیاب نہیں ہو گے۔ پھر انہوں نے میرے ساتھ افطاری کرنے کے بجائے جو کا ستوپھا نک لیا
 میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو فرمایا وقت کی بچت کی وجہ سے چالیس برس سے میرا یہی معمول ہے۔ عبادان کے قریب میں نے ان
 سے نصیحت کی درخواست کی؟ فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ ۱۔ فقر ۲۔ صبر ۳۔ ترک شہوات ۴۔ مخالفت نفس ۵۔ تمام امور
 میں رجوع الی اللہ۔ مذکورہ پانچ باتوں پر عمل کی برکت سے تمہیں پانچ چیزیں حاصل ہوں گی۔ ۱۔ زہد ۲۔ قناعت ۳۔ رضاء الہی ۴۔
 معرفت ۵۔ شوق الی اللہ۔ اس کے بعد علی جریانی میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

۱۳۷۴۶ - جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے سری سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار عبادان کے سفر میں کشتی میں علی جریانی سے میری ملاقات ہو گئی۔ افطاری کے وقت میں نے سامان سے جو کی دو روٹی
 اور پیسا ہوائنک نکال کر ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے زاد راہ پر ناگواری کا اظہار کیا۔ عبادان کے قریب میں نے ان سے
 وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے پانچ چیزوں کے لزوم کا حکم دیا، صبر ۲۔ فقر ۳۔ ترک شہوت ۴۔ مخالفت نفس ۵۔ تمام امور میں
 رجوع الی اللہ پھر فرمایا ان کے عوض تمہیں پانچ چیزیں ملیں گی۔ ۱۔ شکر ۲۔ رضاء الہی ۳۔ خوف الہی ۴۔ رجاء ۵۔ مصائب پر صبر، پھر
 ان کی برکت سے پانچ چیزوں کا اضافہ ہوگا۔ ۱۔ ورع خفی ۲۔ تزکیہ قلوب ۳۔ ترک مالا یعنی ۴۔ قلب سے شہادت کا خاتمہ ۵۔ فضولیات
 سے اجتناب پھر اس کی برکت سے پانچ باتیں اور عطاء ہوگی، ۱۔ حیاۃ قلب ۲۔ فہم ۳۔ بیداری ۴۔ اطاعت الہی ۵۔ صفاء اعتبار پھر اسکی برکت
 سے پانچ مزید چیزوں کا اضافہ ہوگا۔ ۱۔ لطف ۲۔ علم ۳۔ رأفت ۴۔ رحمت ۵۔ ناردوزخ کا خوف۔

(۴۶۵) فدیم رحمہ اللہ

۱۳۷۴۷ - صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ فدیم نے شریک بن عبد اللہ قاضی کو کئی برکی کے گھر سے شب میں نکلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میں
 ایسے صاحب علم سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں،

۱۳۷۴۸- عبدالمعتم بن عمر، ابوسعید بن زیاد اعرجی، محمد بن مؤمل قرشی، ابوہاشم محمد بن سعید ابوعلی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ:

ایک بار طواف کعبہ کے درمیان ایک اعرابیہ کو میں نے حسب ذیل اشعار کہتے سنا۔

(۱) اے باری تعالیٰ تیری طرف رجوع کرنے والے شخص کے بعید ہونے کے باوجود تو قریب ہے، (۲) تو ہر جگہ سنتا ہے اور ہر ایک کی پکار کا جواب دیتا ہے (۳) اے بیماروں کے شفا یاب کرنے والے نفوس کا معالج تو ہی ہے۔ (۴) تیری محبت وصل کے علاوہ ہر ایک کا وصل و محبت وحشت کا سبب ہے۔ (۵) تو قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب حیاۃ و راحت حاصل کرنے والے ہیں۔

(۴۶۶) شرح بن یونس

۱۳۷۴۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی کے سلسلہ سند سے احمد بن ضحاک خشاب، کا قول مروی ہے:

ایک بار مجھے شرح بن یونس کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا میری مغفرت کر دی گئی۔ اور محمد بن بشیر بن عطاء کندی کے محل کے ساتھ مجھے محل عطاء کیا گیا، میں نے ان سے کہا آپ تو ہمارے نزدیک محمد بن بشیر سے افضل تھے؟ ان کے بابت ایسی بات مت کہو، کیوں کہ ہر مؤمن و مؤمنہ کی دعا میں ان کا حصہ ہے، اسلئے کہ وہ زندگی میں تمام مسلمان مرد اور عورتوں کی مغفرت کیلئے دعا کیا کرتے تھے۔

۱۳۷۵۰- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے شرح بن یونس کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں منجانب اللہ اختیار ملنے پر اس نے اسکی رضا کا سوال کیا۔

۱۳۷۵۱- محمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب کے سلسلہ سند سے شرح بن یونس کا قول مروی ہے:

ایک شب دریا کے کنارہ میں نے مینڈک کی فریاد کی آواز سنی (جو سانپ کے دھن میں پھنس گیا تھا) میں نے سانپ کو اس کو چھوڑنے کیلئے اللہ کا واسطہ دیا تو سانپ نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۳۷۵۲- عبد اللہ، محمد بن ابراہیم بن ابان الہراج، شرح بن یونس، اسماعیل بن خالد، مجالد، شععی کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے ایک اعرابی نے آپ علیہ السلام سے تسبیح الہی کے بابت سوال کیا؟ آپ نے اسے سورۃ اخلاص، سنائی۔

۱۳۷۵۳- عبد اللہ محمد بن ابراہیم، شرح بن یونس، علی بن ثابت، حمزہ نصی، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ہے:

کھانے میں بسم اللہ بھولنے والا کھانے سے فراغت پر سورۃ اخلاص، پڑھے۔

۱۳۷۵۴- ابوعلی محمد بن حسن، عباس بن احمد و شاء، شرح بن یونس، ابو حفص البار عمر بن عبد الرحمن، محمد بن حجادۃ، کے سلسلہ سند سے صاحب کا قول مروی ہے:

اقامت شروع ہونے کے بعد ایک شخص کو مسجد سے نکلتے دیکھ کر ابو ہریرہ سے فرمایا یہ رسول اللہ کا فرمان ہے۔

۱۳۷۵۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شرح بن یونس، ابو حفص ابار، محمد بن حجادۃ، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید کا قول

۱- صحیح ابن حبان ۱۳۴، والمجمع الكبير للطبرانی ۲۱۰/۱۰، وعمل اليوم والليلة لابن السني ۴۵۳، ومجمع الزوائد

۲۳/۲۰، والادکار ۲۰۷، واللائلی المصنوعة ۱۳۶/۳.

مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

قیامت کے روز ظالم حکمران کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔

۱۳۷۵۶- سلیمان بن احمد، محمد بن ہاشم بن ابی دیمک، شریح بن یونس، ابو خالد احمد، مجالد، شععی، حارث کے سلسلہ سند سے علی کا قول

مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: اے لوگو! قلوب کی اصلاح کی کوشش کرو۔

۱۳۷۵۷- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، شریح بن یونس ابو الحارث، ابراہیم بن خثیم بن عراق بن مالک کے والد و دادا کے سلسلہ سند سے ابو ہزیرہ کا قول مروی ہے:

۱۳۷۵۸- ابراہیم بن محمد بن حمزہ، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن عمر سلمیٰ اور حجر بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر کے بعد آپؐ نے ایسا اثر انگیز وعظ فرمایا کہ ہماری آنکھیں پر غم ہو گئیں اور ہمارے قلوب دھک گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وعظ سے ہمیں آپؐ کا دنیا سے جلد رخصت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے آپؐ ہمیں کوئی وصیت کیجئے؟ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں سمع و اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، اگر تمہارا حاکم عبد و جشی ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد متعدد اختلافات رونما ہوں گے۔ اس وقت تم پر مجھ سمیت خلفاء راشدین کی پیروی اور بدعات سے اجتناب لازم ہے، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

۱۳۷۵۹- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، یزید بن ہارون، عبد اللہ علی بن ابی مساور، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

عبد المطلب کو خواب میں برز مزم کھودنے کا حکم دیا گیا؟ صبح انہوں نے قوم کو جمع کر کے خواب کا تذکرہ کیا قوم نے کہا اس کا مقام تو آپؐ معلوم کریں، چنانچہ دوسری شب انہیں خواب میں اس کے مقام سے مطلع کیا گیا، صبح پھر عبد المطلب نے قوم کو اس کے مقام سے آگاہ کیا قوم نے کہا وہ تو بنی خزاعہ کی جگہ ہے، اور وہ آپؐ کو اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ لیکن عبد المطلب نے بنو خزاعہ کے حارث نامی شخص کو اپنے ساتھ کیا، اور دونوں نے کوشش کر کے کنواں کھود دیا۔

(۴۶۷) سری سقطی ۴

۱۳۷۶۰- جعفر بن محمد بن نصیر بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے مجھے عذاب دوزخ کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

۱۳۷۶۱- سری سقطی کا قول ہے:

۱- المعجم الصغير للطبرانی ۲۳۸/۱. ومجمع الزوائد ۱۹۷/۵. ۲۳۶. والترغيب والترهيب ۱۶۷/۳. وكنز العمال ۱۳۶۳۳.

۲- مجمع الزوائد ۹۰/۲. والترغيب والترهيب ۳۱۹/۱. وكنز العمال ۲۰۵۷۵.

۳- سنن أبي داود ۴۶۰۷. وسنن الترمذی ۲۶۷۲. ومسند الامام احمد ۱۲۶/۲. ۱۲۷. وسنن الدارمی ۴۴/۱.

والمستدرک ۹۶/۱، ۹۷، ۳۸۰/۳. والمعجم الكبير للطبرانی ۲۴۶/۱۸. ۲۴۹. وصحيح ابن حبان ۱۰۲. والسنن

الكبير للبيهقي ۱۱۳/۱۰. والسنة لابن أبي عاصم ۴۹۶/۲. ومشكاة المصابيح ۱۶۵. وشرح السنة ۲۰۵/۱.

۴- تاريخ بغداد ۱۸۷/۹.

منجانب اللہ چہرہ کے سیاہ ہونے سے دن میں متعدد بار میں چہرہ کو دیکھتا ہوں۔

۱۳۷۶۲- سری کا قول ہے:

ذلت کے خوف سے اجنبی حالت میں دنیا سے جانا مجھے پسند ہے:

۱۳۷۶۳- سری کا قول ہے:

تیس برس سے شہد میں گوشت ملا کر کھانے کی طرف میرا نفس مجھے دعوت دے رہا ہے، لیکن تاحال ایسا نہیں ہو سکا۔

۱۳۷۶۴- سری کا قول ہے:

اللہ اور اس کی مخلوق عمل دخل کے بغیر میں نے فقط ایک لقمہ کھانے کیلئے بڑی جدوجہد کی، لیکن میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

۱۳۷۶۵- سری کا قول ہے:

ایک روز ہم مکہ سے بعض مقامات کی زیارت کیلئے نکلے، راستہ میں سے ایک سبزی کا کچھا یہ سمجھ کر کہ اس میں کسی کا عمل دخل نہیں ہے میں نے اٹھا لیا، میں نے اس پر شکر ادا کیا۔ پھر ایک ساتھی نے مجھے ایک اور سبزی کا کچھا دیا، لیکن میں نے یہ کہہ کر کہ اس میں تمہارا عمل دخل ہے اسے قبول نہیں کیا۔

۱۳۷۶۶- سری کا قول ہے:

ایک وقت زمین پر صرف چار متقی تھے۔

(۱) حذیفہ مرثی، (۲) ابراہیم بن ادہم، (۳) یوسف بن اسباط، (۴) سلیمان خواص۔

۱۳۷۶۷- سری کا قول ہے:

طرسوس میں گھر میں میرے ساتھ دو عبادت گزار جوان بھی تھے۔ وہ گھر کے تنور میں روٹی پکاتے تھے، ایک روز وہ تنور ٹوٹ گیا، میں نے اس کے عوض اپنی طرف سے ان کیلئے ایک دوسرا تنور بنوایا۔ لیکن انہوں نے تقویٰ کی بناء پر اس میں روٹی نہیں لگائی۔

۱۳۷۶۸- سری کا قول ہے:

ابو یوسف غسولی نے اہل روم سے جنگ کے موقع پر حلال ہونے کے باوجود ان کے کھانے اور پھل استعمال نہیں کئے۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زہد تو حلال چیزوں ہی میں کیا جاتا ہے۔

۱۳۷۶۹- سری کے نزدیک دین کا حصول برائے کسب قابل مذمت تھا، اور ان کے نزدیک انسان کیلئے ذلت کا باعث تھا۔

۱۳۷۷۰- عمر بن احمد بن شاہین، علی بن حسین بن حرب کا قول مروی ہے:

ایک بار میرے والد نے میرے ذریعہ سری کے پاس اسھال کی دوائی بھیجی، سری نے مجھ سے اس کی قیمت معلوم کی، میں نے کہا مجھے معلوم نہیں، سری نے فرمایا، اپنے والد کو میرا سلام دے دینا اور ان سے کہنا کہ ہم پچاس برس سے جس چیز (دین کو ہمیشہ بنانا) سے منع کر رہے ہیں آپ ہمیں اس کی دعوت دے رہے ہو۔

۱۳۷۷۱- محمد بن ابراہیم بن محمد کے سلسلہ سند سے علی بن عبد حمید غھاری کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار سری کے دروازہ پر دستک دی، سری نے دروازہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا اے باری تعالیٰ مجھے مشغول کرنے والے کو مشغول کر، چنانچہ ان کی دعاء کی برکت سے میں نے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۳۷۷۲- ابو عبد اللہ احمد بن محمد ابراہیم اصہبانی، ابو حامد احمد بن محمد بن حمدان، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

پانچ صفات کا حامل انسان بہادر ہے:

(۱) استقامت، (۲) کوشش، (۳) بیدار، (۴) مناجات، (۵) ملانے کی یاد۔

۱۳۷۷۳- ابو عبد اللہ، ابو حامد، اسماعیل کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دس چیزوں پر عمل کے ذریعہ محبت الہی کا حصول ممکن ہے:

(۱) نوافل پڑھنا، (۲) خیر خواہی، (۳) قرآن سے محبت کرنا، (۴) احکام الہی پر صبر کرنا، (۵) امر الہی کو ترجیح دینا، (۶) حیا

پیدا کرنا، (۷) محبت الہی میں مشقت برداشت کرنا (۸) قلیل پر راضی ہونا، (۱۰) قناعت سے کام لینا۔

۱۳۷۷۴- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

خوف الہی کے پیدا ہونے کے دس اسباب ہیں:

(۱) غم آخری، (۲) افسردہ رہنا، (۳) خشیت، (۴) کثرت گریہ، (۵) شب و روز تضرع (۶) مقامات راحت سے دور رہنا،

(۷) متفکر رہنا، (۸) قلب کا خائف ہونا، (۹) زندگی کا تنگ ہونا، (۱۰) مناجات۔

۱۳۷۷۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابو عباس سراج، سری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

صبح و شام نفع کے حصول کی کوشش کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔

۱۳۷۷۶- ابراہیم بن محمد، ابو عباس سراج، سری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

اگر نفوس بدنوں پر شفیق ہوتے تو ان سے زیادہ اپنی اولاد پر محبت کی وجہ سے شفیق ہوتے۔

۱۳۷۷۷- احمد بن محمد بن مقسم، ابو قاسم مطر زہ جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کاش پوری مخلوق کا غم مجھ پر ڈال دیا جاتا۔

۱۳۷۷۸- ابی، احمد، ابو قاسم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

انسان کا نفس انسان کو لوگوں سے دور کرنے والا ہے۔

۱۳۷۷۹- احمد بن محمد بن حسن، عباس بن یوسف شنگلی۔ محمد بن اسحاق سلمی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے اور خود کو صالح سمجھنے والا انسان دھوکہ میں ہے۔

۱۳۷۸۰- عمر بن احمد بن عثمان، علی بن حسین بن حزب قاضی، کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک صاحب بصیرت انسان سے عالم سوء کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا شہرت کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنے والا عالم سوء ہے۔

۱۳۷۸۱- جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے کام میں تاخیر کرنے پر فرمایا اس سے قلب منتشر رہتا ہے۔

۱۳۷۸۲- سری کا قول ہے: اے لوگو ظاہر کو باطن کے مطابق بناؤ۔

۱۳۷۸۳- ابو جعفر سال کا قول ہے۔ سری نے میرے گرد لوگوں کے اجتماع کو ناپسند فرمایا۔

۱۳۷۸۴- سری کا قول ہے:

تواضع کے ساتھ عبادت الہی میں مشغول ہونا دخول جنت کا سبب ہے۔

۱۳۷۸۵- سری کا قول ہے:

عدم سوال دخول جنت کا شاک کٹ راستہ ہے۔

۱۳۷۸۷- جنید کا قول ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے شکر کی تعریف پوچھی، میں نے جواب دیا نعمت کے وقت معاصی سے اجتناب کرنا۔ سری نے میری تحسین فرمائی۔

۱۳۷۸۸- جعفر بن محمد، نصر بن ابی نصر کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سری نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں درج ذیل شعر کہا۔
محبت الہی سے عاری انسان کو کیا معلوم کہ اس کی موت کس حال میں آئیگی۔

۱۳۷۸۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسین بغدادی، احمد بن صالح، محمد بن عبدوس، عبدوس بن قاسم کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:



پانچ چیزوں کے علاوہ کل دنیا میں فضول ہے:

(۱) سیر کنندہ روٹی، (۲) سیراب کنندہ پانی، (۳) جسم کو چھپانے والا کپڑا، (۴) گزارہ لائق مکان، (۵) عمل کے مطابق علم۔

۱۳۷۹۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

چار چیزیں انسان کی بلندی کا ذریعہ ہیں:

(۱) علم، (۲) ادب، (۳) عفت، (۴) امانت۔

۱۳۷۹۱- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں تیرے ہر قسم کے عذاب سے پناہ کا طالب ہوں۔

۱۳۷۹۲- عثمان بن محمد بن عثمان، ابو عباس قریشی، بکیر بن مقاتل بغدادی، عباس بن یوسف شکلی، احمد بن محمد صوفی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دو چیزیں تعلق مع اللہ کو ختم اور چار چیزیں تعلق مع اللہ کو مستحکم کرنے والی ہیں:

(۱) فرائض کے بجائے نوافل کا اہتمام، (۲) ظاہر کا باطن کے موافق نہ ہونا۔ (۱) بلا وجہ گھر سے باہر نہ جانا، (۲) جذبہ خدمت کا ہونا
(۳) مصائب پر صبر کرنا، (۴) کرامت کو پوشیدہ رکھنا۔

۱۳۷۹۳- محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبد اللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

بڑی سے بڑی تکلیف کو منجانب اللہ نعمت سمجھنے کا نام صبر ہے۔

۱۳۷۹۴- محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن شاکر کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شب وظیفہ پڑھنے کے دوران محراب کی طرف پاؤں کرنے پر مجھے تنبیہ کی گئی جسکی وجہ سے میں نے ابدی طور پر اس سے اللہ سے معافی مانگی۔

۱۳۷۹۵- عمر بن احمد بن عثمان، جعفر کے سلسلہ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے سری کی خانقاہ میں جدید لوٹا شکستہ دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ سری نے فرمایا ایک شب میں نے اس کو پانی سے پر کر کے ٹھنڈا کرنے کیلئے ساجبان پر رکھ دیا، خواب میں ایک حسین و جمیل باندی نے مجھے اس پر تنبیہ کی، خواب ہی میں میں نے اسے پاؤں مارا، بیدار ہونے کے بعد میں نے اسے مکسور پایا۔

۱۳۷۹۶- ابو نصر ظفر بن احمد صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس فرغانی، علی بن عبد الحمید حلبی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف دعویٰ کرنے والا انسان گمراہ ہے۔

۱۳۷۹۷- ابونصر نیساپوری صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس، علی بن عبد المجید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے: انسان کے اندر خوف ورجاء دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۳۷۹۸- احمد بن محمد بن محمد حسن عطار، ابوحسن بن ابی عباس زیات، محمد بن مفضل کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے: اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہو جائیگا۔ اور زمین پر اکڑ کر مت چل، کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔

۱۳۷۹۹- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک نبی نے اپنی قوم سے فرمایا: اے لوگو حیا و داری اپناؤ۔

۱۳۸۰۰- جعفر بن محمد، محمد بن حسن، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

مقربین کے قلوب سوا بق اور ابرار کے قلوب خواتیم سے معلق ہیں،

۱۳۸۰۱- گزشتہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تاریک شب میں قلوب نرم پڑ جاتے ہیں۔

۱۳۸۰۲- عبد اللہ، احمد بن محمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عبد اللہ بن مطرف کا قول ہے: عمل کی بہ نسبت اس کا خالی از ریاء ہونا اہم ہے۔

۱۳۸۰۳- احمد بن محمد، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عمل کرنے کی نسبت درستی نیت زیادہ اہم ہے۔

۱۳۸۰۴- ابوحسن بن مقسم، ابوحسن بن عباس، محمد بن فضل کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

بھائیوں سے بھی راز افشا مت کرو، برے دوستوں سے احتیاط کرو۔ دشمن کی مانند دوست سے بھی بے خوف مت ہو۔

۱۳۸۰۵- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر نساج کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

گھر کے باہر سے اندر رہنا اگر مجھے افضل معلوم ہوتا تو میں کبھی گھر سے نہ نکلتا۔

۱۳۸۰۶- ابن مقسم، ابوبکر نساج، کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے والے انسان کو روز قیامت ندامت کا سامنا ہوگا۔

۱۳۸۰۷- ابن مقسم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ابن مبارک نے فضیل سے فرمایا لوگوں سے ہم نے علم اور آپ سے حکمت حاصل کی۔

۱۳۸۰۸- جعفر بن محمد، ابن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار مرض کی حالت میں کچھ عبادت کرنے والے میرے پاس دیر تک بیٹھے رہے، پھر انہوں نے مجھ سے دعا کی درخواست

کی، میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں آداب عبادت کی تعلیم عطا فرما۔

۱۳۸۰۹- ابوبکر بن احمد بن محمد بن عقیل وراق نیساپوری، احمد بن محمد بن ابراہیم بلاذری، عمری کے سلسلہ سند سے ابوبکر عطشی کا قول مروی

ہے۔ ایک بار میرے استفسار پر سری نے فرمایا بھوک حکمت اور شکم سیری بدہضمی کا سبب ہے۔

۱۳۸۱۰- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن عثمان، کے سلسلہ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے فرمایا ایک چڑیا سا بان پر آکر بیٹھ جاتی ہے۔ میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر ہاتھ میں رکھ کر اس کے سامنے کر دیتا ہوں، وہ آکر کھا لیتی ہے، لیکن ایک روز میرے عمدہ نمک کھانے کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا، میں نے اس وقت آئندہ عمدہ نمک کے استعمال سے توبہ کی تہ جا کر حسب سابق وہ میری طرف آئی اور اس نے اپنی غذا کھائی۔

۱۳۸۱۱- ابو حفص عمر بن شاہین واعظ، عبد اللہ بن عبید اللہ کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار عید کے روز ایک یتیم کی حاجت پوری کرنے کی وجہ سے معروف کرخی نے دل سے میرے لئے دعا کی تھی۔ انھی کی دعا کی برکت کی بدولت مجھے یہ مقام رفیع حاصل ہوا ہے۔

۱۳۸۱۲- ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم اصبہانی، احمد بن محمد بن حمران نسا پوری، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تین چیزیں اخلاق ابرار سے ہیں:

(۱) فرائض کی ادائیگی، (۲) محارم سے اجتناب، (۳) بیداری۔ تین چیزیں حصول رضاء الہی کا سبب ہیں، (۱) کثرت استغفار

(۲) تواضع، (۳) کثرت صدقہ کرنا۔ اور تین چیزیں اللہ کی ناراضگی کا سبب ہیں، (۱) لعب، (۲) مزاح، (۳) غیبت اور حسن ظن

باللہ ان سب کی اصل ہے۔

۱۳۸۱۳- محمد بن عبد اللہ رازی، عبد الواحد بن بکر، ابو بکر انماطی، احمد بن عمر خلکانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

عید کے موقع پر سری نے دوسرے شخص کے ثواب میں اضافہ کی نیت سے اسے ناقص سلام کیا۔

۱۳۸۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

مجھ سے تمام انسان مخنثین سمیت افضل ہیں۔

۱۳۸۱۵- محمد بن حسین موسیٰ، فضل بن جہان، علی بن عبد الحمید غھاری کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

نعت کی ناقدری کرنے سے نعمت سلب کر لی جاتی ہے۔

۱۳۸۱۶- حاجت کا عدم اظہار استغنیٰ کا سبب ہے۔

۱۳۸۱۷- سری کا قول ہے: ادب عقل اور زبان قلب کی ترجمانی کرتی ہے، چہرہ قلب کا آئینہ ہے۔

۱۳۸۱۸- سری کا قول ہے:

قلب کی تین قسمیں ہیں:

(۱) پہاڑ کی مانند مضبوط، (۲) کھجور کے درخت کی مانند، (۳) پرندوں کے پروں کی مانند۔ نیز فرمایا غلبہ نفس سب سے بڑی

قوت ہے۔ بڑوں کے مطیع کے چھوٹے مطیع ہوتے ہیں۔ حقوق اللہ کا خیال معرفت کی نشانی ہے۔ عیوب نفس لا پرواہی اندھے پن اور

کثرت خطا، قلت صدق کی علامت ہے۔

پانچ چیزیں انسانی کامیابی کا ذریعہ ہیں:

(۱) حلال کمائی، (۲) عدم سوال، (۳) عدم خیانت، (۴) آلات معاصی کا عدم استعمال، (۵) عدم ظلم۔

پانچ باتیں احسن ہیں:

(۱) گناہوں پر گریہ، (۲) عیوب کی اصلاح، (۳) اطاعت الہی، (۴) قلوب کی شک سے پاکیزگی، (۵) خواہش کی مخالفت،

پانچ چیزیں تزکیہ قلب کا ذریعہ ہیں:

(۱) خوف الہی، (۲) اللہ سے امید وابستہ رکھنا، (۳) صرف اللہ سے حیاء رکھنا، (۴) صرف اللہ سے محبت رکھنا، (۵) انس

باللہ۔

۱۳۸۱۹- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دین کو شہوۃ پر ترجیح دینے والا انسان قابل مدح ہے۔ اس کے خلاف کرنے والا انسان ہلاک ہونے والا ہے۔ جنید بن محمد کا قول مروی ہے سری کی وفات کے وقت میں ان کے سر ہانے رونے لگا، انہوں نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا تو میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اشرار کی محبت سے اجتناب کرو،

۱۳۸۲۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

سبب پر نظر کرنے والا طلب صادق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۸۲۱- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کچھ لوگ مریضوں کی طرح کھاتے اور غرق ہونے والوں کی طرح سوتے ہیں۔

۱۳۸۲۲- جعفر بن محمد، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ہم لوگ اکٹھے جمعہ پڑھتے تھے، ایک روز جنازۃ کی وجہ سے مجھ سے جمعہ میں تاخیر ہو گئی۔ بعد میں جب میں نے جمعہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو میرے نفس نے کہا لوگ تجھے کیا کہیں گے۔ میں نے نفس سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیس برس سے تو لوگوں کو دیکھانے کیلئے نماز پڑھتا رہا۔ لہذا اس دن سے ریاء سے حفاظت کی خاطر میں مختلف جگہوں پر نماز پڑھتا ہوں۔

۱۳۸۲۳- عبد اللہ، ابو عبد اللہ مقری کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ایک دیرانی سے سوال کیا کہ تمہیں سبزہ زار سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اس نے کہا قلوب کے تفکر کے سمندر میں غوطہ لگانے کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ لیکن سبزہ دیکھنے سے ان کی نسیم حیاۃ لوٹ آتی ہے۔

۱۳۸۲۴- احمد بن محمد بن مقسم، ابو بکر بن باقلانی، ابی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

شہات کا تارک ترک شہوات پر قابو پالیتا ہے۔

۱۳۸۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

جمعہ میں اپنے گرد ہجوم کو دیکھ کر میں اللہ سے دعاء کرتا ہوں کہ اے اللہ انہیں عبادت کی ایسی حلاوت عطاء فرما کہ میرے پاس انکا اجتماع ختم ہو جائے۔

۱۳۸۲۶- سری کا قول ہے:

اے لوگو خالص رضا الہی کی خاطر اعمال صالحہ کرو۔

۱۳۸۲۷- جنید کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

پہلے ہم ابن جنبل اور بشر بن حارث کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے تھے، ان کے جانے کے بعد اب سری کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے ہیں۔

۱۳۸۲۸- ابو حسن بزاز، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن جنبل کا قول مروی ہے:

سری طیب غذا، اور شدت ورع سے مشہور تھے۔

۱۳۸۲۹- جنید کا قول مروی ہے:

سری اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے میں تمہارے لئے رجائے عبرت ہوں۔ اے جوانو! عمل جوانی کو غنیمت جان کر خوب عمل کرو۔ شب میں ذکر کرتے ہوئے سری بے حال ہو جاتے، پھر ان کی آنکھوں سے آنسو کا سمندر بیکراں امانڈ آتا۔
۱۳۸۳۰- سری کا قول مروی ہے:

لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کا نفس جسم ہلاک ہو جائے تو پھر بھی وہ رجوع الی اللہ نہیں کرتے، اور میرا حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

۱۳۸۳۱- سری کے سامنے کوئی بات ذکر کی گئی تو فرمایا: تو فرمایا یہ زاد (توشہ) قبر سے نہیں ہے۔

۱۳۸۳۲- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد مفید، ابو عبد اللہ محمد بن عبید، سری، ہشتم، عبد اللہ بن ابی صالح کے والد کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

تیرا ساتھی تجھے جو صدقہ کرے اس کو (محبت کے ساتھ) دائیں ہاتھ میں لے۔

۱۳۸۳۳- محمد بن علی سہل، محمد بن فضل بن جابر، سری بن مغلس و داؤد بن عمرو، مروان بن معاویہ، عبد الواحد بن ایمن مکی، عبید بن رافع کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

۱۔ احد کے روز کفار کے شکست کھانے کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا اے باری تعالیٰ تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں آپ کے بند کو کوئی کھول اور آپ کے کھلے کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔

۱۳۸۳۴- حسن بن علی بن شہریار، سری بن مغلس، سفیان بن عیینہ، مجالد، کے سلسلہ سند سے شعبی کا قول مروی ہے:

فاطمہ بنت قیس نے اپنے بھائی کو (حدیث الجساسة) سنائی۔

۱۳۸۳۵- حسن بن علی، سری بن مغلس، عبد اللہ بن میمون، عبید اللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ہمارے سامنے تشریف لائے، آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

(۴۶۸)۔ ابراہیم بن شماس

۱۳۸۳۶- سلیمان بن احمد، احمد بن علی البر بھاری، ابراہیم بن شماس، اسماعیل بن عیاش، عبد الرحمن بن زیاد بن انعم، سلیمان بن عمار، مسلم بن میساری کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰، وسنن ابی داؤد ۳۲۵۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۶۵/۱۰، والمستدرک

۳۰۲/۲، وفتح الباری ۳۲۸/۱۲، ومشکاۃ المصابیح ۳۳۱۵۔

۲۔ مسند الامام احمد ۳۲۳/۳، والمستدرک ۵۰۶/۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۰/۵، والادب

المفرد ۲۹۹، ومجمع الزوائد ۱۲۱/۶۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰، وسنن ابی داؤد ۴۷۲۱، وفتح الباری ۲۶۷/۱۳، ومشکاۃ المصابیح ۶۶،

۷۵۔

۴۔ تاریخ بغداد ۹۹/۶۔

۵۔ تاریخ بغداد ۱۰۰/۶۔

۱۔ لوگو حضرت سلیمان کی منجانب اللہ عطاء کردہ عظیم الشان حکومت سے تم واقف ہو، لیکن اس کے باوجود حضرت سلیمان میں نہایت درجہ تواضع تھی،
۲۔ جسکی بناء پر انہوں نے کبھی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

(۳۶۹)۔ محمد بن عمرو مغربی

۱۲۸۳۷۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن محمد فارسی، کے سلسلہ سند سے ابو زرہ کا قول مروی ہے:
محمد بن عمرو مغربی نے میرے پاس اٹھارہ روز قیام کے دوران کوئی خورد و نوش نہیں کیا۔ مصر میں میں نے ان سے بڑا اصلاح یافتہ انسان نہیں دیکھا۔

۱۲۸۳۸۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ایوب کے سلسلہ سند سے محمد بن عمرو مغربی کا قول مروی ہے:
میں پورے ماہ رمضان میں پندرہ دن کے وقفہ سے صرف دو روٹی کھاتا ہوں۔
۱۲۸۳۹۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے ابو امامہ کی باندی کا قول مروی ہے:

میرے آقا، ابو امامہ فیاضی کی وجہ سے کثرت سے صدقہ کرتے تھے۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے تھے، ایک روز ان کے پاس صرف تین دینار تھے۔ وہ بھی انہوں نے یکے بعد دیگر آنے والے سائلوں پر خرچ کر دیئے۔ اس روز ان کا روزہ تھا۔ میں نے ان کو نماز ظہر کیلئے بیدار کیا، بیدار ہونے کے بعد وہ نماز کیلئے تشریف لے گئے، میں نے قرض لے کر ان کیلئے افطاری تیار کی، پھر ان کے بستر کی صفائی کے دوران، بستر کے نیچے سے مجھے تین سو دینار ملے۔

ابو امامہ نماز مغرب کے بعد تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو بہت خوش ہوئے، کھانے سے فراغت پر میں نے ان کو تین سو دینار کے بدلے میں بتایا تو وہ بے حد خوش ہوئے، میں نے اسی وقت زنا رتوڑ کر اسلام قبول کر لیا، ابن جابر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے باندی کو محض کی مسجد میں خواتین کو قرآن و سنت کی تعلیم دیتے دیکھا۔

۱۲۸۴۰۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، ابن عمرو مغربی، عثمان بن سعید، محمد بن مہاجر، ابن حلس کے سلسلہ سند سے ابو ادریس کا قول مروی ہے:

حضرت موسیٰ نے اللہ سے قیامت کے روز عرش کے سایہ میں جگہ حاصل کرنے والے لوگوں کے بارے میں سوال کیا؟ اللہ نے فرمایا میرے ذکر میں مشغول رہنے والے افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ سے برگزیدہ بندوں کے بارے میں سوال کیا، اللہ نے فرمایا پاکیزہ قلوب، تواضع اور صدق کے حامل افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ جنتیوں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا زنا، سود، رشوت سے اجتناب کرنے والے اور حق و صدق کے حامل افراد۔

۱۲۸۴۱۔ محمد بن علی، ابو عباس، قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، عطف بن خالد، محمد بن ابی بکر بن مطرف بن عبد الرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

ایک شب آپ علیہ السلام کا قیام میرے پاس تھا، شب کو میں بھی آپ کے پیچھے نماز میں مشغول ہو گئی، نماز کے بعد آپ نے دعا فرمائی، دوران دعا کمرہ تین بار خوب روش ہوا، فراغت کے بعد میں نے آپ سے اسکی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے بارے میں اللہ سے تین بار سوال کیا، اللہ نے تینوں بار میرا سوال پورا کیا، جس پر تینوں بار میں نے اللہ کا شکر ادا کیا،

(۴۷۰) بشیر طبری

۱۴۸۴۲- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، زیاد بن ایوب، احمد بن الحواری کے سلسلہ سند سے ابو عمر و کنڈی کا قول مروی ہے:

ایک بار رومیوں نے بشیر طبری کی چار صد بھینسوں پر قبضہ کر لیا، طبری نے اپنے لڑکے اور میرے ہمراہ ان کا تعاقب کیا تعاقب کرتے کرتے ہم نے بھینس لے جانے والے غلاموں پر قابو پا لیا، لیکن انہوں نے کہا ہم سے بھینس چھوڑ کر بھاگ گئی ہیں، بشیر نے ان سے کہا رضاء الہی کی خاطر تم بھی آزاد ہو۔ ان کے لڑکے کو ان کی بات ناگواری گزری، طبری نے فرمایا اے میرے لڑکے، اس وقت اللہ کی طرف سے مجھ پر آزمائش آگئی ہے، میں اس میں سرخ رو ہونا چاہتا ہوں۔

(۴۷۱) خزیمہ عابد

عبداللہ، ابو حسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید اللہ، حسن بن یحییٰ بن کثیر غزیری کے سلسلہ سند سے خزیمہ بن محمد کا قول مروی ہے: ایک نبی کا ایک مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے اسکی دفع مصیبت کیلئے دربار الہی میں دعاء کی، اللہ کی طرف سے ندا آئی اے میرے نبی اس شخص سے تو پوچھ لو کہ کیا وہ خود بھی چاہتا ہے۔ چنانچہ نبی نے اس مصیبت زدہ انسان سے اس بابت بات کی تو اس نے جواب میں کہا۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

(۴۷۲) قادم دیلمی

۱۴۸۴۳- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے: میں نے فضیل بن عیاض سے صالحین کی علامت پوچھی؟ انہوں نے فرمایا خالی از ریاء ہونا۔ ۱۴۸۴۴- ابو بکر آجری، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے: ایک راہب نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا انسان پر بوڑھا پے کا طاری ہونا خود اسکے لئے وصیت ہے۔

(۴۷۳) احمد بن عمر

۱۴۸۴۵- ابو بکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن صلت، احمد بن غزحمصی کے سلسلہ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے مجھ سے سوال کیا؟ فرمایا تمام فکروں کو بلا طاق رکھ کر فکر آخرۃ اختیار کرنے والے انسان کو انس باللہ کی حقیقت نصیب ہوتی ہے۔ پھر دوسرے سوال پر انہوں نے کہا حلال طریقہ پر کھاؤ، پھر تیسرے طریقے پر فرمایا مخالفت نفس میں راحت ہے، پھر چوتھے سوال کے جواب میں فرمایا اصل راحت تو انسان کو جنت میں حاصل ہوگی۔ پھر پانچویں کے جواب میں فرمایا شب بیداری اور روزہ وصل الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔ پھر چھٹے کے سوال کے جواب میں کہا خوف و شفقت علم کی نشانی ہیں۔ پھر ساتویں سوال کے جواب میں فرمایا حرص و رغبت جہل کی علامت ہیں، پھر آٹھویں سوال کے جواب میں فرمایا شبہات سے اجتناب تقویٰ کی علامت ہے۔ پھر نویں سوال کے جواب میں کہا معاصی کے خوف سے میں اس کنیہ میں گوشہ نشین ہوں۔ اور یہیں پر منجانب اللہ میرے خورد و نوش کا بندوبست ہو جاتا ہے۔

(۴۷۴) بشر بن بشار

۱۳۸۴۶- محمد بن احمد عمر، ابی، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کے سلسلہ سند سے بشر بن بشار کا قول مروی ہے: میں نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے ترک خواہشات کے ذریعہ رضاء الہی کے حصول کی وصیت کی۔ پھر ایک اور عابد سے میں نے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا تقدیر الہی پر راضی ہو جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۴۷۵) مجاہد صوفی

۱۳۸۴۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد عباس، ابو تراب زاہد کے سلسلہ سند سے مجاہد صوفی کا قول مروی ہے: اے لوگو! اللہ کو صاحب اور فقر کو لازم پکڑو۔ قرآن کو کلام، رسول کو دعاء، فرشتوں کو جلساء اور اللہ کو انیس بنانے والا انسان کامیاب ہے۔

(۴۷۶) ابوا بیض

۱۳۸۴۸- عبد اللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد عباس، سلمہ بن شعیب، سہل بن عاصم، علی بن غنام کے سلسلہ سند سے ابو حفص جزری کا قول مروی ہے:

ابو ابیض نے اپنے بھائی کو خط لکھا جس کا متن یہ تھا۔ اما بعد اے بھائی! تم دنیا میں صرف اپنی اصلاح کے مکلف کئے گئے ہو، تمہاری اصلاح ہونے کی صورت میں کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔ اے بھائی حلال و حرام میں تمیز کرو۔

(۴۷۷) (۴۷۸) احمد میمون و احمد موصلی

۱۳۸۴۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے احمد میمون کا قول مروی ہے: میں نے احمد موصلی کو بحوالہ ابو عالیہ ایک حدیث سنائی کہ اے لوگو! بہترین جنت کی طرف دوڑو، یہ بات سکر وہ بے ہوش ہو گئے۔ (۴۷۹)۔ عرف یمانی، کے فرامین۔

۱۳۸۵۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کے سلسلہ سند سے عریف یمانی کا قول مروی ہے: لایعنی میں مشغولیت اللہ سے اعراض کی علامت ہے۔

(۴۷۹) عریف الیمانی

۱۳۸۵۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کی سند سے مروی ہے کہ میں نے عریف یمانی کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے بندہ سے اعراض کرنے کی علامت یہ ہے کہ وہ اسے ایسے کام میں مشغول کر دے جو نفع مند نہ ہو۔

(۴۸۰) عرفیہ الکوفی

۱۳۸۵۱- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شعیب، ابراہیم بن جنید کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول مروی ہے: عرفیہ ایک کوفی عابد جو ان تھے، وہ مسلسل شب بیدار رہتے تھے، ان کا قلب خوف الہی سے لبریز تھا۔

(۴۸۱) عمر بجلی

۱۳۸۵۲- عبد اللہ بن محمد، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ابو ثابت خطاب، رجا بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے عمرو بن جریر کا قول مروی ہے: ایک روز میں چند کوفی جوانوں کے ساتھ جا رہا تھا، میں نے گناہ کا ارادہ کیا تو غیب سے ندا آئی قیامت کے روز ہر انسان کے

اعمال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اسی وقت میں نے اللہ کے حضور معافی سے توبہ کی۔

(۴۸۲) محمد بن ابی قاسم

۱۴۸۵۳- عبد اللہ، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد سفیان کے سلسلہ سند سے محمد بن ابی قاسم کا قول مروی ہے:

ایک عابد کے حاکم وقت کے سامنے بولنے پر ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، بعد ازاں انہیں ان کی خانقاہ منتقل کر دیا گیا، لوگوں کے اظہار افسوس کرنے پر انہوں نے فرمایا اس کے بجائے مجھے اس پر مبارک باد دو، پھر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ میں رغائب کی جگہ پہنچ کر عجائبات کا نظارہ کر رہا ہوں۔ یا الہی تیری راہ میں تکلیف برداشت کنندہ انسان کی کیا ہی شان ہے۔

(۴۸۳) سباع الموصلی

۱۴۸۵۴- محمد بن احمد بن محمد عبدی، احمد بن محمد عبدی، ابو بکر قریشی، عون بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے:

مضاء نے سباع موصلی سے زہد کی انتہا کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا انس باللہ اسکی انتہا ہے۔

(۴۸۴) محمد بن نمیری

۱۴۸۵۵- ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ثنی بن معاذ غنیری کے سلسلہ سند سے محمد بن سباع نمیری کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عیسیٰ بن مریم بلا دشام میں جا رہے تھے کہ چلتے چلتے بادل گر جانا شروع ہو گئے، اور موصلادھار بارش شروع ہو گئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جائے پناہ تلاش کی، دور سے ایک خیمہ نظر آیا، اس کے قریب پہنچے تو اس میں ایک خاتون تھی، حضرت عیسیٰ پیچھے کوٹھے تو وہاں ایک شیر بیٹھا تھا، حضرت عیسیٰ نے اس پر ہاتھ رکھ کر دربار الہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ آپ نے میرے علاوہ ہر چیز کیلئے ٹھکانہ بنایا ہے، اسی وقت منجانب اللہ ندا آئی کہ اے عیسیٰ بن مریم تیرا مستقر میری رحمت ہے، قیامت کے روز اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی ایک سو حوروں سے تیری شادی کروں گا۔ اور آخرت کے حساب سے چار ہزار سال تک تیری شادی کا ولیمہ کروں گا، اور ایک منادی کے ذریعہ اعلان کرواؤں گا کہ دنیا کے زاہدین آج امام الزہاد حضرت عیسیٰ بن مریم کی زیارت کر لیں،

(۴۸۵) مسکین صوفی

۱۴۸۵۶- عبد اللہ، ابو حسن عبدی، ابو بکر بن ابی الدنیا، محمد بن حسین برجلانی، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلہ سند سے

ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے:

زہد کی تین قسمیں ہیں:

(۱) زہد فرض، (۲) زہد فضل، (۳) زہد سلامت، حرام سے اجتناب زہد فرض، حلال سے اجتناب زہد فضل اور شبہات سے اجتناب زہد سلامت ہے۔

(۴۸۶) ابو ایوب

۱۴۸۵۷- عبد اللہ، حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ابو ایوب کے سلسلہ سند سے بعض اہل اللہ کا قول مروی ہے:

دنیا کو عبرت کی آنکھ سے دیکھنے کے مطابق انسان کا قلب روشن ہوتا ہے۔ اور قلب کے روشن ہونے کے بعد انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتا ہے۔ اس کے بعد انسان کی عبرت کا چراغ مسلسل روشن رہتا ہے، ابو ایوب کا قول ہے: اے انسان آخرت کی تیاری کو

چھوڑ کر خواہشات کی طرف متوجہ ہونے سے احتراز ہے۔

(۲۸۷) ابو عبد اللہ برانی

۱۲۸۵۸- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین، بزجانی، حکیم بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ برانی کا قول مروی ہے:

ہر حال میں اللہ کو راضی کرنے والا انسان قیامت کے روز سب سے افضل و بلند مقام حاصل کریگا۔ قیامت کے روز زاہد معاصی کے بوجھ سے آزاد ہوگا۔ اعمال کے ثواب پر عدم نظر کرنے والے پر ہر عمل بھاری ہوتا ہے۔

(۲۸۸) احمد بن موسیٰ ثقفی

۱۲۸۵۹- عبد اللہ، ابو حسن فہری، کے سلسلہ سند سے ابو بکر کا قول مروی ہے:

احمد بن موسیٰ ثقفی نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) اے جہول انسان زجر کے باوجود تو نواہی کا مرتکب ہے اور (۲) شب و روز تو لہو و لعب میں مشغول ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ یہ سب انکی ہلاکت کا سامان ہے (۳) ایک محل کے نزدیک سے تیرا گزر ہوا تو اس میں چار پائی پر موجود ایک شخص کے بارے میں میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے (۴) لوگوں نے بتایا یہ ہلاک ہونے والا بادشاہ ہے۔

(۲۸۹) ابو محرز طفاوی

۱۲۸۶۰- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، برجلانی، عون بن عمارۃ کے سلسلہ سند سے ابو محرز طفاوی کا قول مروی ہے:

اہل عقل بلند درجات بلند اعمال کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ بلند درجات کا حصول مذکورہ طریقہ کے علاوہ ناممکن ہے۔ اور اللہ سے امیدیں وابستہ رکھنے والے شخص کیلئے روز قیامت عند اللہ بڑی راحت اور کشادگی ہوگی۔ نیز فرمایا: لوگ مقدر سے زائد دنیا حاصل نہیں کر سکتے اس کے برعکس وہ آخرت سے اعراض برتنے والے ہیں، حالانکہ اس کے بارے میں سعی کرنے سے روز قیامت نجات کی امید ہے۔

(۲۹۰) خثیم عجلی

۱۲۸۶۱- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، ابو عبد اللہ تمیمی، شریح عابد کے سلسلہ سند سے خثیم بن حشہ عابد ابو بکر عجلی کا قول مروی ہے:

(۱) اے دنیا کو خطبہ نکاح دینے والے انسان، اس کا آئے دن جدید شوہر ہوتا ہے، (۲) دنیا نے اپنے نکاح دینے والوں کو قتل نہیں کیا، بلکہ وہ اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے قتل ہوئے ہیں۔ (۳) میں دھوکہ زدہ انسان ہوں، کیونکہ بلاء رفتہ رفتہ میرے جسم میں حلول کر رہی ہے، (۴) اے لوگو موت کی تیاری کرو، کیونکہ ہر روز ایک منادی لوگوں کو قبر کی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

(۲۹۱) حسن حفری

۱۲۸۶۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن حبیب، ابراہیم بن جنید، قواریری کے سلسلہ سند سے ابو عمران تمار کا

کریمہ کا قول مروی ہے: اے ابن آدم ایک دن تو نے اس دنیا سے ضرور جانا ہے۔

(۴۹۷) علی بن ثابت

۱۳۸۶۸- ابو بکر محمد بن احمد، ابو حسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلہ سند سے علی بن ثابت کا قول مروی ہے: اے انسان دنیا و آخرت میں سے ایک کو اچھی بنالے۔

(۴۹۸) سلیمان بن حیاء احمد

۱۳۸۶۹- ابو بکر محمد بن احمد، ابو حسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے حجاج بن احمد کا قول مروی ہے: ابو احر نے مجھے ایک خط لکھا جس کا مضمون درج ذیل تھا۔

اے حجاج بن محمد خوب سمجھ لو صدیقین روز بروز اعمال صالحہ میں ترقی کی کوشش کرتے ہیں۔

(۴۹۹) محمد بن معاویہ

۱۳۸۶۹/۱- ابی احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن عباس بن محمد کی سند سے محمد بن معاویہ الصوفی کہتے ہیں کہ حکماء میں ایک حکیم کا عقلمندوں کی ایک جماعت پر گزر رہا اور وہ ایک قبرستان میں بیٹھے تھے تو اس نے کہا اے زندوں کی جماعت! تمہیں مردوں کے پاس کس نے روک رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم عبرت کے لئے بیٹھے ہیں حکیم نے کہا میں تمہیں اس ذات کی پناہ دیتا ہوں جس نے تمہیں زندگی دی کیا تم اس کی ذات کی طرف نہیں جھکتے جس نے تمہیں زندگی عنایت فرمائی ہے۔

(۵۰۰) مغیث الاسود

۱۳۸۷۰- عبد اللہ، احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد قریشی کے سلسلہ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے: اے لوگو! ہر روز عبرت کیلئے قبرستان جایا کرو، اور حصول جنت کیلئے کوشش کیا کرو۔ اور عذاب دوزخ کو یاد کر کے اس سے پناہ طلب کیا کرو۔

(۵۰۱) محمد بن صالح تیمی

۱۳۸۷۱- عبد اللہ، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید اللہ کے سلسلہ سند سے محمد تیمی کا قول مروی ہے:

بعض علماء قرآنی آیت وفی الارض آیات للموقنین کی تلاوت پر فرماتے تھے، اے باری تعالیٰ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آسمان وزمین اپنی چیزوں سمیت آپکی ذات پر وال ہیں۔ اور کما حقہ آپکی حمد کی گواہی دینے والے ہیں۔ اور آپکی ربوبیت کا اقرار کرنے والے ہیں، اور وہ آپکی ذات و صفات کی حقیقت تک عدم رسائی کے مقرر ہیں۔

(۵۰۲) علی بن حسین

۱۳۸۷۲- عبد اللہ، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید کے سلسلہ سند سے علی بن حسن کا قول مروی ہے:

بعض علماء سے فکر پیدا کرنے والے سبب کے بابت سوال کیا گیا؟ تو فرمایا اجتماع، ہوم فکر مندی کا، فکر مندی بصارت کا اور بصارت عمل کا سبب بنتی ہے۔ پھر ان سے عمل کے سبب کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا حد درجہ فضائل کا شوق، اور شوق کا وقار، خشوع اور تواضع ہے، اور یہ چیزیں انسان میں عظمت الہی پیدا کرتی ہیں، اور ایسے انسان کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا جام پلاتے ہیں اور اسے اجر جزیل سے نوازتے ہیں۔

(۵۰۳) خطاب عابد

۱۲۸۷۳- محمد بن احمد بن عمر عبدی، احمد بن عمر عبدی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، مخلد کے سلسلہ سند سے خطاب عابد کا قول مروی ہے:

”اولیاء اللہ کو انسان کے گناہوں کی نحوست ضرور محسوس ہوتی ہے۔“

(۵۰۴) ابو جعفر محمول

۱۲۸۷۴- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، علی بن ابی مریم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن حبیب کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات کے باوجود میں آپ کی نافرمانی میں مبتلا ہوں۔

(۵۰۵) عمر صوفی

۱۲۸۷۵- محمد بن احمد، ابی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن اورلیس کے سلسلہ سند سے اسحاق بن عباد کا قول مروی ہے:

میں نے عمر صوفی سے مکہ کے راستہ میں جاتے ہوئے سوال کیا کہ آپ کا یہ سفر سواری پر ہو رہا ہے؟ فرمایا عاصی انسان اپنے مولیٰ کے پاس سوار ہو کر کیسے جاسکتا ہے۔

(۵۰۶) عباس مجنون

۱۲۸۷۶- عبد اللہ، احمد بن جعفر بن حافی، محمد بن یوسف بناء، ابراہیم ہروی کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے:

ایک بار بنان کی پہاڑی پر مجھے ایک درویش، صوفی منش شخص نظر آئے، وہ مجھے دیکھتے ہی درخت کی آڑ میں چھپ گئے، میں نے انہیں قسم دی تو وہ میرے سامنے آ گئے، پھر میں نے ان سے جنگل میں گوشہ نشین ہو کے اس قدر تکالیف برداشت کرنے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے:

(۱) اے باری تعالیٰ آپ کے علاوہ کون میرا خیال کرے گا اے باری تعالیٰ آپ کے دربار میں التجا کرنے والے عاصی (مجھ) پر آج رحم فرما۔ (۲) آپ ہی میرے لئے جائے سوال و سرور ہیں، میرا قلب آپ کے علاوہ کسی کی طرف مائل ہوتا ہی نہیں۔ (۳) اے میرے آقا! میرا شوق بہت طویل ہو چکا ہے، ماما معلوم آپ سے کب ملاقات ہوگی۔

اس کے بعد وہ درویش غائب ہو گئے، میں نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملے۔ پھر ایک روز ابو سلیمان دارانی کے غلام سے ملاقات پر میں نے انکو اس درویش کی خبر دی اور ان کے سامنے ان کی صفات بیان کیں، انہوں نے آہ! بھر کر فرمایا وہ تو قانع ساٹھ سال سے عبادت کرنے والے عباس مجنون تھے۔

(۵۰۷) شہداد مجذوم

۱۲۸۷۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن محمد عباس۔ سلمہ بن شیب، ہل بن عاصم، محمد بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مخلد بن حسین کا قول مروی ہے:

ایک بار بھری بزرگ شہداد نے مرض برص میں عیادت کیلئے آنے والوں سے فرمایا الحمد للہ اس حالت میں بھی میرے شب کے وظائف جاری ہیں، صرف مجھے نماز جمعہ میں عدم حاضری کا السوس ہے۔

(۵۰۸) ابوسعید براقعی

۱۳۸۷ھ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الجواری، ابوسعید براقعی، عبید اللہ بن زحرحداد، صالح مری، حوشب کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

اے لوگو اگر تمہیں نماز، ذکر و تلاوت قرآن میں لذت محسوس ہو رہی ہے تو نبھاؤ رند اپنی فکر کو۔

(۵۰۹) کریم ابوہاشم

۱۳۸۷ھ - عبداللہ بن محمد، علی بن محمد عسکری، ابراہیم بن جعفر حلوزانی، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلہ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

بعض لوگ اپنے مال کے اعتبار سے اور بعض اللہ پر حسن ظن رکھ کر خرچ کرنے والے ہیں، ہر ایک کا اپنا اپنا یقین ہے۔

۱۳۸۸ھ - احمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الجواری کے سلسلہ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:

غور و خوض کے بعد معلوم ہوا کہ متفرد لوگ ہی دین کی حقیقت تک پہنچنے والے ہیں۔

(۵۱۰) مسعود الچھمی

۱۳۸۸ھ - ابراہیم بن محمد نخعی، محمد بن اسحاق ثقفی، عبید اللہ بن جریر، کے سلسلہ سند سے سلیمان بن موسیٰ کا قول مروی ہے:

خالد کے بھائی کو مسعود کی خواب میں زیارت ہوئی تو خالد نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے فرمایا اللہ نے مجھے قریب کر کے فرمایا اے مسعود تم بہت دیر سے میرے پاس پہنچے اب میں تم سے راضی ہوں۔

(۵۱۱) زہیر بانی

۱۳۸۸ھ - عبداللہ بن جعفر، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے زہیر بن نعیم کا قول مروی ہے:

دین دو چیزوں کے ذریعہ تام ہوتا ہے۔ (۱) صبر، (۲) یقین ان میں سے ایک کے مفقود ہونے سے دوسرا ناقص رہیگا۔

۱۳۸۸ھ - عبداللہ، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن یوسف کا قول مروی ہے:

بصرہ سے جاتے وقت تکلی بن سعید، عبدالرحمن بن مہدوی اور زہیر سے ملا، زہیر نے مجھے تقویٰ میں اختیار کرنے اور قاضی و حکماء وغیرہ سے ترک تعلقات کی وصیت کی۔

۱۳۸۸ھ - عبداللہ کے سلسلہ سند سے عاصم کا قول ہے:

ایک بار میں زہیر کے ساتھ تھا کہ ہم نے ایک شخص کو قرآن کی تلاوت کرتے دیکھا، زہیر نے کھڑے ہو کر اس کی قرأت سنی پھر مجھ سے فرمایا اسکی قرأت سے دھوکہ نہ کھانا یہ شخص بڑا شریعہ ہے، اس وقت تو میں خوف کی وجہ سے ان سے اسکی وجہ نہ پوچھ سکا، بعد میں ایک موقع پر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس کے دنیا پرست ہونے کی وجہ سے میں نے اسے شریعہ کہا تھا۔ نیز فرمایا میں ایک گھڑی کیلئے بھی متوکل نہیں بن سکا۔

۱۳۸۸ھ - احمد سے حصین بن جمیل کے ذریعہ زہیر کا قول نقل کیا گیا ہے کہ اے عاصی انسان عند اللہ تیری کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، احمد کا قول ہے: ایک بار میں حصین کے ہمراہ دفع طاعون کیلئے دعا کے واسطے گیا، زہیر نے فرمایا تم موت کی قلت و کثرت سے خوف نہ کرو، پھر انہوں نے معدی کے حوالہ سے ابو یوسف کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے ہاں طاعون کی وبا عام ہو گئی، ہم قبائل میں چکر لگا کر مردوں کو دفن کرتے تھے، آخر کار کثرت اموات کی وجہ سے ہم مردوں کے دفن سے عاجز آ گئے، پھر ہم ایک گھر میں داخل ہوئے، اسکا ایک بھی فرد

زندہ نہیں تھا ہم نے اس کا ایک دروازہ بند کر دیا۔

احمد کا قول ہے، باہلی کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے زہیر سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا خواہش پرست انسان سے تعلقات مت استوار کرو۔ احمد کا قول ہے: آخری عمر میں زہیر کی بصارت زائل ہو گئی تھی، ایک روز انہوں نے ملنے کیلئے آنے والے ایک شخص سے اس کا نام پوچھا، اس نے زہیر کی بصارت زائل ہونے پر بڑے دکھ کا اظہار کیا، زہیر نے فرمایا ایک دائق کے گم ہونے پر بصارت کے زائل ہونے سے مجھے زیادہ غم ہے۔ احمد ہی کا قول ہے: ایک روز زہیر نے مجھ سے میرے والدین کے زندہ ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا ان کا انتقال ہو چکا ہے، انہوں نے فرمایا تم ان کیلئے خوب دعائیں کرو، کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ والدین کے وفات کے بعد اولاد کی دعا کی وجہ سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ نیز ایک قدری کے زہیر کو زندیق کہنے پر زہیر نے فرمایا زندیق کے بجائے میں رجل سوء ہوں۔

۱۳۸۸۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، کے سلسلہ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے: ایک شخص نے زہیر سے کہا اے ابو عبد الرحمن تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں مسلمان ہوں۔ اس نے کہا میں نے آپ کے نسب کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۳۸۸۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم کا قول ہے:

زہیر نے مجھے تقویٰ کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا یہ تمہارے لئے سونے کی دیوار بننے سے بہتر ہے۔

۱۳۸۸۷- سہل، ابراہیم بن سعید بن انس کے سلسلہ سند سے زہیر کا قول مروی ہے:

بینائی کے واپس ملنے سے ایک شخص کا راہ راست پر آنا مجھے بینائی واپس ملنے سے زیادہ پسند ہے۔ نیز فرمایا پچاس برس سے مجھے کوئی نفس کا مخالف نہیں ملا۔ نیز فرمایا اطاعت الہی کے عوض قتل ہونا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۵۱۲) محمد بن اسحاق

۱۳۸۸۸- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد اموی، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے بعض حکماء کا قول مروی ہے:

اے انسان! ایام تیر اور لوگ نشاندہ کے مانند ہیں، اور زمانہ روز افزوں حملہ کے ذریعہ انسان کو اپنا تابع بنانے والا ہے، حتیٰ کہ وہ رفتہ رفتہ مکمل طور پر انسان کو اللہ سے پھیر کر اپنی طرف مائل کر لیتا ہے، اے انسان اگر تجھ پر زمانہ کا نقص ظاہر ہو جائے تو زمانہ سے صرف وحشت زدہ ہو جائے، اور مرور ایام تیرے لئے وبال جان بن جائے، لیکن بہر حال اور مصائب زمانہ سے صرف نظر کے بعد ہی انسان کو اسکی لذات محسوس ہوتی ہیں۔ اور زمانہ کے داؤ پیچ صاحب بصیرت انسان بھی بمشکل سمجھ پاتا ہے، اور اسکے ظاہری افعال سے دھوکہ کھا کر ہی انسان اسکی حمد و ثناء کرتا ہے۔

۱۳۸۸۹- محمد بن اسحاق کا قول ہے:

بعض حکماء سے دنیا کی ماضیت اور اسکی مرۃ بقاء کے بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا جس وقت دنیا انسان کو ملتی ہے وہی اس کا وقت ہوتا ہے، کیونکہ گزشتہ کا تو وقت ہونے کی وجہ سے ادراک ناممکن ہے۔ اور مستقبل میں حاصل ہونے والی دنیا کا کوئی علم نہیں ہے۔ اور دنیاوی حوادث حملوں کے ذریعہ انسان میں تغیر و تبدل پیدا کرنے والے ہیں، اور زمانہ اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے اور حکومتوں کو منتقل کرنے والے ہیں، انسان کی امیدیں طویل اور اسکی عمر مختصر ہے۔ اور امور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ محمد بن اسحاق کے حوالہ سے عبد قیس نامی شخص کا قول مروی ہے:

اے لوگو تم کس فکر میں ہو جبکہ موت کا حدی خاں مسلسل تمہارا تقاب کر کے تمہاری روحوں کو ابدان سے سلب کر کے دار فناء سے دار بقاء میں جمع کرنے والا ہے اور نرم و نازک اجسام کو چھلنی کرنے والا ہے،

۱۳۸۹۵- ابو بکر محمد بن حسین آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی مرقی، ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابراہیم جنید کا قول مروی ہے:

میں نے محمد بن حسین برجلانی کی کتاب کے سرورق پر درج ذیل اشعار پڑھے۔

(۱) یہ مواعظ ہمارے لئے شفاء کن ہیں اسی وجہ سے ہم ان کے جامع ہیں۔

(۲) یہ نیکی کے مواعظ ہیں جو انسان کو عبرت کا درس دینے والے ہیں۔ اے ذی فہم انسان ان کا مطالعہ کر، کیونکہ موت کا وقت

قریب ہے۔

ابراہیم نے محمد بن حسین کے حوالہ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن فرج سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ پادری اہل کفر و ضلالت

ہونے کے باوجود حکیمانہ باتیں کیونکر کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایسی لایعنی باتیں مت کرو۔

(۵۱۳) قاسم بن محمد

۱۳۸۹۱- ابو بکر آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے قاسم بن محمد بن سلمہ صوفی کا

قول مروی ہے:

محبت کی جدوجہد کا مقصد وصول الی اللہ اور خالقین کی جدوجہد کا مقصد حصول امن ہوتا ہے۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کی خیر کی کوشش کرنے والا ہے۔

۱۳۸۹۲- ابو بکر، عبد اللہ، ابراہیم، ابو احمد بن ہمام، محمد بن حسین، قاسم بن محمد بن سلمہ صوفی عابد کے سلسلہ سند سے ابو صفوان عابد شامی کا

قول مروی ہے:

ایک بار کچھ لوگوں کا ایک کمزور عابد راضی کے پاس سے گزر ہوا انہوں نے اسے آواز دی، اس نے گر جا گھر سے چہرہ نکالا تو انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اس قدر مشقت برداشت کرنے کی وجہ کیا ہے، اس نے کہا طمع ورجاء اس کا سبب ہے پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ آخر یہ چیز اب تک آپ کو حاصل نہیں ہوئی؟ اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ محبت الہی کے قلب پر پیوست ہونے کے بعد اللہ سے ملاقات ہونے تک اسے راحت حاصل نہیں ہوتی۔

(۵۱۴) یزید بن یزید

۱۳۸۹۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلیٰ، عثمان بن عمرو بن ابی عاصم، خلیل بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن یزید اللہ کے

سامنے سجدہ ریز ہو کر فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ گناہوں کے ذریعہ ہم نے اپنے نفوس پلید کر دیئے ہیں، اس لئے آپ انہیں پاکیزہ کر دیجئے۔

(۵۱۵) الحادوم کے

۱۳۸۹۴- عبد اللہ بن محمد، شیخ ابن حاتم عسکلی، عبد الجبار بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے آدم بن ابی ایاس کا قول مروی ہے:

ایک نوجوان میرے ملفوظات قلمبندی کرتا تھا، حتیٰ کہ اس کے پاس میرے ملفوظات کا ایک دفتر بن گیا، مجھے اس کے بابت ہنگامی پیدا ہو گئی، اس کے بعد ایک روز وہ حقیرانہ لباس میں میرے سامنے آیا تو مجھے اس پر رحم آ گیا، اور میں نے اسے چند دراهم دیئے۔ جو

اس نے میرے اصرار کے باوجود قبول نہیں کئے، اس کے بعد وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سمندر کے کنارے لے گیا، اور آستین سے پیالہ نکال کر سمندر سے بھر کر پینے کیلئے مجھے دیدیا، اس کا ذائقہ شہد سے بھی زیادہ شیریں تھا، پھر اس نے کہا ان صفات کے حامل انسان کو تیرے دراہم کی کیا ضرورت ہے۔

(۵۱۶) فرار

۱۳۸۹۵- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان کی کا قول مروی ہے:

میں نے ایک شخص سے مصر کی بستیوں میں مٹرگشت کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا محبت الہی میں شرابور انسان کیلئے القاء سے قبل سکون کا حصول غیر ممکن ہے۔

(۵۱۷) دیلمی کے فرامین

۱۳۸۹۶- عبداللہ بن محمد، عمر بن حسن ظہبی، محمد بن مبارک صوری، کے سلسلہ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے:

ایک بار بشمول دیلمی مسلمانوں کا رومیوں سے معرکہ ہوا، رومیوں نے دیلمی کو گرفتار کر کے کھجور کے تنے پر سولی پر لٹکا دیا، مسلمانوں نے تیش میں آکر رومیوں پر سخت حملہ کر کے دیلمی کی پر قبضہ کر لیا، پھر انہوں نے ان کو سولی سے اتارنا تو دیلمی نے کہا فورا غسل کیلئے پانی لاؤ، لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا سولی پر لٹکنے کے بعد مجھے نیند آگئی، پھر خواب میں متعدد حسین و جمیل حوریں میرے سامنے لائی گئیں، ان میں سے ایک سے محبت کرنے کی وجہ میں جہنمی ہو گیا ہوں، اسی وجہ سے میں نے تم سے پانی طلب کیا۔

(۵۱۸) امیر بن صلت

۱۳۸۹۷- ابو حسن محمد بن محمد بن عبید اللہ صوفی، ابو عبد اللہ محمد بن محمد کے سلسلہ سند سے ناسج صوفی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے امیہ بن صامت نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت تلاوت کیں (ترجمہ) "وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے" (حدید ۴) پھر فرمایا من جانب اللہ فرشتوں کے مسلط کیے جانے کے بعد انسان کیلئے اللہ کے گرفت سے راہ فرار ناممکن ہے۔ مجھے اس آزمائش میں مبتلا کرنے والی ذات نہایت ہی بلند و بالا ذات ہے۔ مجھے مذکورہ گناہ کی وجہ سے عذاب شدید کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ میں اپنے جرم پر اللہ کے حضور توبہ اور معافی کی درخواست پیش کرتا ہوں اے باری تعالیٰ مجھے معاف فرما دیجئے۔ میں نے تجھے خوف الہی کی وجہ سے رونے میں مبتلا کر دیا۔

(۵۱۹) ہلال بن وزیر

۱۳۸۹۸- محمد بن محمد، ابو عبد اللہ محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے خیر النسا ج کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ہلال بن وزیر صوفی نے ایک مرد پر نظر پڑنے کے بعد قرآن کی درج ذیل آیت پڑھی (ترجمہ) "اور اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے (نازل) کریں یا (اسوقت جب) تمہاری مدت حیات پوری کر دیں تو ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اس کو دیکھ رہا ہے" (یونس ۴۶) اسکے بعد فرمانے لگے اے خدا آپ ہمارے افعال پر گواہ اور ان کے محافظ ہیں۔ آپ لوگوں کے قلوب کی باتوں سے واقف ہیں۔ علیم بذات الصدور ہیں۔ لہذا میں آپ سے بد نظری کے بابت معافی کی مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں۔

(۵۲۰) محارب بن حسان

۱۳۸۹۹: ابوحسن محمد بن محمد عبید اللہ، ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے خیر النساج کا قول مروی ہے: ایک بار حرام کی حالت میں ہمارے سامنے محارب بن حسان صوفی کی ایک مغربی حسین و جمیل لڑکے پر نظر پڑ گئی، ہم نے ان کو احرام کی حالت میں ایسا کرنے پر سخت لعن طعن کی۔ انہوں نے فرمایا میں تمہیں باخبر کر دوں کہ تین وجہوں سے میں ابلیس کے حملہ سے محفوظ ہوں۔ (۱) ستر ایمان (۲) عفتہ اسلام (۳) حیاء من اللہ اور میں گناہ کا ارتکاب کرنے والا نہیں ہوں۔

(۵۲۱) ابو عمرو مروزی

۱۳۹۰۰- محمد، ابو عباس ثقفی کے سلسلہ سند سے ابو عمرو مروزی کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ کی تین صفات ہیں؛

(۱) تمام امور میں رجوع الی اللہ، (۲) تمام امور میں تواضع، (۳) تمام امور میں توکل علی اللہ۔

(۵۲۲) ابراہیم بن سعد

۱۳۹۰۱- عبد المنعم بن عمرو بن عبد اللہ، حسن بن یحییٰ بن حمویہ کرمانی، ابوحسن نزاری کے سلسلہ سند سے ابو حارث اولاسی کا قول مروی ہے: ایک روز میں نے ساحل سمندر جانے کا ارادہ کیا تو ساتھیوں نے کہا حلوہ کھا کر جانا، چنانچہ حلوہ کھا کر میں ساحل پر گیا تو اچانک ابراہیم بن سعد کو میں نے نماز میں مشغول پایا، میرے دل میں خیال آیا کہ اب وہ ضرور اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے، اگر انہوں نے ایسی کوئی بات کی تو میں ان کی تابعداری کروں گا، چنانچہ میں ان کے ساتھ دریا میں چلا، جب پانی میری پنڈلیوں تک پہنچا تو انہوں نے از راہ مزاح فرمایا تمہارا حلوہ کہاں ہے،

۱۳۹۰۲- عبد المنعم بن عمرو، حسن بن یحییٰ، محمد بن محبوب عمانی کے سلسلہ سند سے ابو حارث اولاسی کا قول مروی ہے:

ایک روز میں مکہ سے شام کے ارادہ سے نکلا، اچانک پہاڑی پر مجھے تین افراد نظر آئے، وہ دنیاوی باتوں میں مشغول تھے، فارغ ہو کر دنیا سے لا تعلقی پر معاہدہ کر لیا، میں نے کہا اس معاہدہ میں میں بھی تمہارے ساتھ شرکت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا بہتر، اس کے بعد ایک نے کہا میرا اس وقت فلاں فلاں جگہ کا ارادہ ہے، دوسرے نے بھی یہ کہا اور وہ دونوں اپنے اپنے مقاموں کی طرف چلے گئے، باقی دو ہم بچے، وہ ابراہیم بن سعد تھے، میں نے شام کا اور انہوں نے کام کا ارادہ ظاہر کیا، پھر ہم نے ایک دوسرے کو رخصت کیا، پھر میں ان کے خط کا منتظر رہا، لیکن خط نہیں آیا، پھر ایک روز ساحل سمندر پر ہی ان سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا تین روز بعد میرے پاس آنا، اور اس دوران خور و نوش سے انہوں نے مجھے منع کیا، چنانچہ تین روز بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مجھے سمندر کے کنارہ کھڑے کر کے چلے گئے، اسی دوران اللہ نے ایک عظیم مچھلی سے میری حفاظت فرمائی، اس کے بعد ان کا غلام مجھے ملا، اس نے بتایا کہ ابراہیم کا انتقال ہو چکا ہے، اور انہوں نے یہ خط تمہارے نام مجھے دیا تھا، خط درج ذیل نصائح پر مشتمل تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اے میرے بھائی فقر و نعم کی حالت میں اللہ سے مدد طلب کر، رضاء الہی کے حصول کی کوشش کر، احکام الہی پر عمل کرنا اللہ کی ناراضگی سے ہر وقت اجتناب کر، رزق مقدور سے زائد کی کوشش مت کر، بلکہ اسی پر راضی رہ، ہر ایک کیلئے فنا ہے۔ بقا صرف اللہ

کی ذات عالی کو ہے۔ مصائب کے وقت صبر سے کام لے۔ متوکل انسان غیر اللہ سے امیدیں وابستہ نہیں رکھتا۔ اللہ پر نظر رکھنے والا مختار کل اسی کو سمجھتا ہے۔
فقط والسلام وقلکم اللہ تعالیٰ الی الصواب۔

(۵۲۳) ابو محرز

۱۳۹۰۳- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عون بن عمارۃ کے سلسلہ سند سے ابو محرز ظفاوی کا قول مروی ہے: اہل عقول اعمال عالیہ کے ذریعہ درجات عالیہ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔

(۵۲۴) داؤد بن ہلال

۱۳۹۰۴- ابو حسن بن ابان، ابو عبد اللہ محمد بن سفیان، علی بن مریم، زہیر بن عباد، کے سلسلہ سند سے داؤد بن ہلال نصیبی کا قول مروی ہے: صحف ابراہیم میں مکتوب ہے: اے مزین و آراستہ ہو کر آنے والی دنیا صالحین کے سامنے تیری کوئی وقعت نہیں ہے، میں نے اپنے بندوں کے قلوب کو تیرے بغض سے بھر دیا، میرے نزدیک تجھ سے زیادہ حقیر کوئی چیز نہیں ہے، میں نے تیری تخلیق کے دن ہی سے تیرے لئے عدم بقا لکھ دیا۔ میری مخلوق میں سے میرے مطیعین کیلئے خوشخبری ہے، جو صدق و استقامت کے پیکر ہیں۔ بوقت وفاۃ نوران کے سامنے ہوگا، فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہوں گے، حتیٰ کہ میری رحمت ان تک پہنچ کر رہے گی۔

(۵۲۵) مسکین صوفی

۱۳۹۰۵- ابو بکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے: اے انسان تجھے لاحق شدہ غموں میں سے ایک تیرے لئے نافع اور دوسرا تیرے لئے نقصان دہ ہے۔ (۱) غم آخرۃ انسان کیلئے نفع بخش ہے، (۲) غم دنیا انسان کیلئے نقصان دہ ہے۔

(۵۲۶) عباس بن مؤمل

۱۳۹۰۶- ابو بکر مؤذن، احمد بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین زہد الخمری ابو ولید عباس بن مؤمل صوفی کا قول مروی ہے: ایک روز مجھے بذریعہ خواب خوشخبری دی گئی کہ اے عباس بن مؤمل دنیا سے طویل حزن کچھ بدلے آخرت میں میں تمہیں طویل فرصت حاصل ہوگی۔ نیز ایک روز کہا گیا آخرت کے غمزدہ لوگوں کو آخرۃ کی کامیابی کی خوشخبری سنا دو۔

(۵۲۷) مغیث الاسود

۱۳۹۰۷- ابو بکر مؤذن، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، یوسف بن حکم رقی، فیاض بن محمد بن سان، کے سلسلہ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے مجھ سے طویل الحزن ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا غم آخرۃ کی وجہ سے میرا یہ حال ہو گیا، انہوں نے میرے لئے کامیابی کی دعا کی۔

(۵۲۸) القلاسی

۱۳۹۰۸ - محمد بن حسین کا قول ہے:

ایک بار ابو عبد اللہ قلانی کشتی میں سوار تھے کہ اچانک فضا خراب ہو گئی اور نا موافق ہوا چلنا شروع ہو گئی، لوگوں نے اللہ کے نام پر مختلف قسم کی نذریں مانیں۔ لوگوں کے اصرار پر قلانی نے ہاتھی کے گوشت کے عدم تناول پر نذر مانی۔ لوگوں کو ان کی نذر پر بڑا تعجب ہوا، بہر حال فضا کچھ عدم صحت کی وجہ سے کشتی ٹوٹ گئی، اور قلانی سمیت ایک جماعت بخیر ساحل پر قیام پذیر ہو گئی۔ قلانی کہتے ہیں کہ ہم چند روز تک ساحل پر بلا خورد و نوش رہے۔ ایک روز ہاتھی کا بچہ آ گیا لوگوں نے اسے کاٹ کر کھایا۔ لوگوں نے اصرار کے باوجود زندگی کی وجہ سے اسے نہیں کھایا، کچھ دیر بعد ہاتھی آیا، اس نے تمام ساتھیوں کو سونگھا، پھر میرے علاوہ تمام کو ہلاک کر دیا، اور مجھے اٹھا کر ایک ملک میں چھوڑ آیا۔

(۵۲۹) شبیل المدری

۱۳۹۰۹ - محمد بن ابراہیم، عبد الواحد بن احمد، ابو فرج بن بکر، عبد العزیز بن احمد کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ طویل بصری کا قول مروی ہے: ایک روز شبیل مدری نے وقت روزہ کی حالت میں گوشت کی خواہش ظاہر کی، اچانک ان کے گھر میں ایک چیل آگری، ان کی اہلیہ نے اس کا گوشت ان کیلئے تیار کیا، شام کو افطاری میں گوشت دیکھ کر شبیل نے اس کی بابت سوال کیا تو انہیں بتایا گیا کہ آج گھر میں از خود چیل گر گئی تھی، یہ گوشت تیار شدہ اسی کا ہے۔ اس پر شبیل نے فرمایا: تمام تعریفیں شبیل کو نہ بھولنے والی ذات کیلئے ہیں اگرچہ شبیل اسے بھول گیا ہے۔

(۵۳۰) عبد اللہ بن محمد دینار

۱۳۹۱۰ - محمد بن احمد بن محمد بغدادی، جعفر بن عبد اللہ دینوری، کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول ہے کہ: میرے وصیت کی درخواست کرنے پر ابن دینار جھٹی نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، وقت ضائع مت کرو، بد نظری سے اجتناب کرو، انشاء اللہ تم اللہ کے بن جاؤ گے۔

(۵۳۱) مساور مغربی

۱۳۹۱۱ - عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم کردین عنبہ کے سلسلہ سند سے مساور بن لبیب مغربی کا قول مروی ہے:

طویل زمانہ سے خاموشی اختیار کرنے والے ایک راہب سے میں نے سوال کیا کہ آپ کی خاموشی کو کتنی مدت گزر گئی ہے، اس نے کہا ایک دن، میں نے کہا کیوں، اس نے کہا گزشتہ مدت ایک یوم کے مانند ہے، اور مستقبل کا کوئی صحیح علم نہیں ہے۔

(۵۳۲) الفرغ بن سعید

۱۳۹۱۲ - عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، ابوروح فرج بن سعید صوفی، عثمان بن عمار کے سلسلہ سند سے حماد بن زید کا قول مروی ہے:

ایک بار ایوب سختیانی، یونس بن عبید، ابن عون اور ثابت بنانی ایک گھر میں جمع ہوئے، سب نے ایوب سے دعا کی درخواست

کی، چنانچہ ایوب نے بڑی رقت آمیز دعاء کرائی، یونس نے کہا آج ہمیں دعاء کی حلاوت نصیب ہوئی ہے۔ کیونکہ ایوب کا مستجاب الدعاء ہونا مشہور تھا۔

(۵۳۳) ابویمان

۱۳۹۱۳- عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابویمان کا قول مروی ہے: میرے ایک بزرگ سے اسم اعظم کے بابت سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا رقت قلب کے وقت اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا ہی اسم اعظم ہے۔

(۵۳۴) حیان اسود

۱۳۹۱۴- عبد اللہ، اسحاق، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے حیان اسود کا قول مروی ہے: ایک بہت بڑے عابد بعد نماز عصر قبلہ رخ ہو کر بارگاہ الہی میں ان الفاظ سے التجا کرتے تھے۔ اے باری تعالیٰ مجھے آپ کے غیر سے سوال کرنے، قلوب روشن کرنے اور محبت کرنے والی قوم پر تعجب ہے۔

(۵۳۵) ابو فضل ہاشمی

۱۳۹۵۱- محمد بن حسین، ابو جعفر رازی کے سلسلہ سند سے زکریا بن دلو یہ کا قول مروی ہے: مسروق طوسی نے ابو فضل ہاشمی کی عیادت کے موقع پر ان سے گزر بسر کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے آہ بھر کر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ میرا رب نہیں ہے۔

(۵۳۶) ابراہیم مغربی

۱۳۹۱۶- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ولید کا قول مروی ہے: ایک بار فخر کے پاؤں مارنے کی وجہ سے لات ٹوٹنے پر ابراہیم نے کہا یہ انشاء اللہ مصائب ہمارے لئے ذخیرہ آخرت ہوں گے۔

(۵۳۷) ابو تراب رملی

۱۳۹۱۷- محمد بن حسین عبد اللہ بن محمد رازی کا قول مروی ہے: ایک بار ابو ایوب تراب ایک جماعت کے ہمراہ مکہ سے سفر پر روانہ ہوئے، راستہ میں ابو تراب اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے جدائی کے وقت ابو تراب نے ان سے ریگستانی علاقہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے کو کہا، چنانچہ وہ ان کے دوست سے ملے تو اس نے گوشت سے ان کی ضیافت کی، اسی اثناء میں ایک چیل نے اس گوشت میں سے کچھ اٹھا کر ابو تراب کے پاس پہنچا دیا، بعد میں ساتھیوں نے اصل واقعہ سے ابو تراب کو مطلع کیا۔

(۵۳۸) سعید شہید

۱۳۹۱۸- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن یوسف کے سلسلہ سند سے میسرۃ الخادم کا قول مروی ہے: ایک غزوہ میں دشمن سے ٹڈ بھڑکے وقت میرے قریب کھڑے ایک جوان (جو اسلحہ سے لیس تھا) نے میمنہ اور میسرۃ پر حملہ کر کے سب کو مغلوب کر دیا، پھر بعد میں وہ خود بھی شہید ہو گیا۔

(۵۳۹) سیار بنانی

۱۳۹۱۹- عثمان بن محمد بن عثمان، ابو حسن مذکور، عمر بن یوسف، احمد بن مروق کے سلسلہ سند سے سیار بنانی کا قول مروی ہے: ایک شب وظائف سے فارغ ہو کر میں محو خواب ہو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ایک نہر پر ہوں جس کے دونوں کنارے مشک ہیں۔ اس کے کناروں پر موتیوں کے کمبند اور سونے چاندی کی شاخیں ہیں، اور ساحل پر چند حسین و جمیل حوریں سوال کیا کہ تم کس کیلئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ سے مناجات کرنے والے اولیاء اللہ کیلئے ہیں۔

(۵۴۰) احمد بن روح

۱۳۹۲۰- عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن عبد الرحمن قاضی، عبد الرحمن قاضی کے سلسلہ سند سے احمد بن روح کے اشعار درج ذیل ہیں۔ مصائب کے وقت میں اس کے ذافع کو پکارتا ہوں، اس وقت میں تمام عز و نعمتوں اور خلق و امر کے مالک سے امید وابستہ رکھتا ہوں۔

(۵۴۱) جابر رجبی

۱۳۹۲۱- محمد بن احمد بن یعقوب، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے ابو جعفر خفاف کا قول مروی ہے: ایک روز جابر کے ساتھ چلتے میں میرا مقابلہ ہوا، میں نے انکو پانی پر چلتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے کہا اس حاجت میں کون آپ سے مقابلہ کر سکتا ہے، انہوں نے کہا اگر تم نے مجھے پانی پر چلتے دیکھا ہے تو پھر تم میرے نزدیک رحیل صالح ہو۔

(۵۴۲) علوی

۱۳۹۲۲- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابو حسن محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے عبید بصری کا قول مروی ہے: میں نے کام میں ایک شخص سے گوشہ نشینی کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا حصول جنت میں نے ان سے کیا پھر تو آپ زمین پر خلیفہ اللہ ہیں۔ اس نے کہا تم میرے بابت غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہو۔ خدا کی قسم مجھے زندگی میں کبھی جنت و دوزخ کا خیال تک نہیں آیا، اس نے کہا اگر میں نے اس بارہ میں کذب بیانی نہیں کی تو مجھے موت آجائے، چنانچہ اسی وقت اسکی وفات ہو گئی، میں اس کے قتل کے الزام کے خطرہ سے جلد از جلد وہاں سے چلا گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات بڑے ابدال میں سے ایک تھا۔

(۵۴۳) عبد اللہ بن خبیب

۱۳۹۲۳- ابو یعلیٰ حسین بن محمد بن حسین زبیدی، محمد بن مستب ارغیانی کے سلسلہ سند سے عبد اللہ خبیب کا قول مروی ہے: یوسف بن اسباط نے مجھے صافی عابدوں کی محبت سے اجتناب کی وصیت کی۔ حسین بن محمد مستب کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خبیب کا قول مروی ہے: حذیفہ عرشی نے مجھ سے فرمایا دنیا کو محبوب بنانے کی صورت میں تم کیسے کامیاب ہو سکتے ہو، نیز اگر تکبر سے اجتناب نہ کیا تو تمہاری ہلاکت یقینی ہے، فضل کا قول ہے: اپنی قدر کی شناخت اصل ادب ہے۔

۱۳۹۲۴- حسین، محمد کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا احمق پر غصہ کرنے سے تمہارے غم میں اضافہ ہوگا۔ ایک پادری نے اللہ سے

عرض کیا، اللہ امیری کثیرا فرمائی کے باوجود آپ نے مجھے سزا نہیں دی۔ اللہ نے وقت کے نبی کے ذریعہ اسے خبر دی کہ سلب حلاوة ایمان کیا تمہارے لئے سزا نہیں ہے۔

۱۳۹۲۵- گذشتہ سند سے مروی ہے :

ابن سماکی سے اطیب الطبیات کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا ترک شہوات اطیب الطبیات ہے۔

نیز حذیفہ کا قول مروی ہے : قساوت قلبی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ حذیفہ کا قول مروی ہے : قساوت قلبی چار چیزوں آنکھ، زبان، قلب اور خواہش کو غلط کاموں کے استعمال کرنے کا نام ہے

۱۳۹۲۶: حسین، محمد کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے :

ایک حکیم کا قول ہے : تقدیر سے کم پر راضی والا انسان عند الناس مقبول ہوتا ہے۔ نیز فرمایا: اے انسان جب تو اپنے محسن سے حسن اخلاق کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تو اپنے غیر محسن سے کیسے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرے گا۔

۱۳۹۲۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن علی بن خلیل، محمد بن جعفر بن سوار کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خبیق کا قول مروی ہے :

انسان کسی وقت بھی صدق سے مستغنی نہیں ہو سکتا، صدق کے اختیار کرنے کے وقت انسان کو مناجات اللہ غیب کے خزانوں پر مطلع کیا جاتا ہے۔ نیز فرمایا: حق کے عدم قبول کرنے کی وجہ سے قلوب محبت الہی سے دور ہو جاتے ہیں۔ عبد اللہ سے حق پر چلنے کے اسباب

کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا عدل اختیار کرنے اور چھوٹوں کی طرف سے حق بات قبول کرنے سے انسان کے لئے حق پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا: باطن کا سننا قلب سے حلاوة ایمان ختم کر دیتا ہے۔ قلب کو طمع سے خالی کرنے والے انسان کو حیا کی صحیح لذت محسوس ہوتی ہے۔

۱۳۹۲۸- عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عمر بن عبد اللہ بھری، کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خبیق کا قول مروی ہے :

اے انسان آخرت میں نقصان دہ چیز سے دنیا میں احتراز کر، آخرت میں مسرت بخش شئی سے دنیا میں مسرت حاصل کر، معاصی سے رکاوٹ بننے والا خوف سب سے عمدہ ہے۔ اے انسان گزشتہ عمر کے بابت فکر کر۔

۱۳۹۲۹- ابراہیم بن محمد حسن، عبد اللہ بن خبیق موسیٰ بن طریف کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے :

چالیس برس سے میں نے خواہش نفس پر عمل نہیں کیا۔

۱۳۹۳۰- عبد اللہ، ابراہیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے :

یوسف بن اسباط نے مجھے شریعت کے مطابق عمل کرنے کی وصیت کر کے فرمایا میں ۲۲ سال سے اسکے لئے کوشاں ہوں،

۱۳۹۳۱- عبد اللہ، ابراہیم، کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے :

شریر و متکبر انسان کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔

۱۳۹۳۲- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جابر طرسوسی، عبد اللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے :

صادق انسان کو صدق کی وجہ سے حلاوة، ملاحت اور خوف خدا عطا کئے جاتے ہیں۔

۱۳۹۳۳- محمد، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خبیق کا قول مروی ہے :

میرے سامنے یوسف بن اسباط کا طیب نے معائنہ کر کے کہا ان پر قیامت کے خوف کا اثر ہے۔

۱۳۹۳۴- عبد اللہ، عمر بن عبد اللہ بن ہجری، عبد اللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن حجادہ، قتادة، کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے :

آپ ازواجِ مطہرات کے پاس چکر لگا کر ایک غسل فرماتے تھے۔

۱۴۹۳۵- محمد بن علی بن حمیش، یوسف بن موسیٰ بن عبد اللہ مروزی، عبد اللہ بن خلیق، یوسف بن اسباط حبیب بن حسان، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

ارشادِ نبویؐ ہے: مادرِ رحم میں چالیس روز تک نطفہ منی کے قرار سے انسانی تخلیق کی ابتدا ہوتی ہے۔

۱۳۹۳۶- ابراہیم بن محمد نسیا پوری، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، حبیب بن حسان بن ابراہیم تمیمی ابیہ کے سلسلہ
سند سے ابوذر کا قول مروی ہے:

آپ کے زمانہ میں ہمارا توشہ صرف ایک صاع ہوتا تھا۔

۱۳۹۳ء- عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبداللہ بن خبیب، یثیم بن جمیل، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے؛

ارشاد نبویؐ ہے: آخری زمانہ میں لوگ صبح مسلمان اور شام کو کافر ہوں گے۔

۱۴۹۳۸- ابو یعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبد اللہ بن خبیب، ہشتم بن جمیل، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے وقوع قیامت کے بارے میں سوال کیا، آپؐ نے فرمایا قیامت ضرور آئے گی تم بتاؤ کہ تم نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے، آپؐ نے فرمایا پھر فکر کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۴۹۳۹- ابو یعلیٰ، محمد، عبداللہ بن خبیب، یوسف بن اسباط، ابن ابی بن ذیب، قاسم، بکیر بن عبداللہ بن اشج، مکرز کے سلسلہ سند سے ابھریرہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ ایک شخص کا برائے دنیا جہاد کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے، ابو ہریرہؓ نے لوگوں کو آپ ﷺ کے اس قول سے مطلع کیا، لوگوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا تم سے بات سمجھنے میں غلطی ہو گئی ہے، ابو ہریرہؓ نے دوبارہ آپ سے اس کے بابت سوال کیا، آپ نے تین بار فرمایا ایسے مجاہد کیلئے کوئی اجر نہیں ہے۔

۱۴۹۴- ابو یعلیٰ، محمد، عبداللہ یوسف بن اسباط، ثوری، جعفر بن محمد، ابیہ کے سلسلہ سند سے علی بن حسین کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے: لا یعنی کا ترک حسن اسلام سے ہے۔

چند گنام اولیاء اللہ

۱۳۹۴۱، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو عباس ہروی، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے محمد بن منکدر کا قول مروی ہے:

ا. سنن أبي داؤد ٣٢٥٩. وسنن ابن ماجه ٣٩٦١. ومسند الامام أحمد ٢/٢٤٢، ٢٤٤، ٣١٦. والسنن الكبرى للبيهقي

١٩١/٨. والمستدرک. ٥٢٥/٣. ٥٣١. والمعجم الكبير للطبرانی ٣٥٤/٨. وصنحیح ابن حبان ١٨٦٩. وأما الشجرى

٢٥٤/٢، ٢٥٤/٢، ٢٤٣، ومجمع الزوائد ٢/٨٠٣، ٣٠٩.

٢: كشف الخفا ٢/ ٢٨٣.

شمس بن ابی داؤد ۲۵۱۶. ومسند الامام احمد ۲/۲۹۰، ۳۶۶، والمسندرک ۲/۸۵. ۳۷۱ وصحیح ابن حبان ۲/۱۶۰۲.

والترويج والترويب ٢/٢٩٦، والمدار المنشور ٣/٢٥٥.

ایک شب میں دعاء میں مشغول تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک شخص نے بارش کیلئے دعاء کی، اسی وقت بادل آیا اور زوردار بارش ہوئی، صبح میں نماز کے بعد اس کی جستجو میں اسکے پیچھے ہولیا، وہ ایک گھر میں داخل ہوا میں بھی اس میں داخل ہو گیا، پھر اس نے برتن بنانا شروع کر دیئے، میں اس پر بڑا حیران ہوا، اس نے کہا یہ میرا راز کسی پر منکشف نہ کرنا۔

۱۳۹۴۲- عبداللہ بن محمد، ابواسید، عبید اللہ بن جریر بن جبلة، سلیمان بن حرب، سری بن تخی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عبید بن عمیر کا قول مروی ہے:

ایک بار میں اپنے والد کے ساتھ سفر میں تھا، کہ ہم راستہ بٹھک گئے، وہاں پر ایک شخص کو ہم نے نماز میں مشغول پایا، ایک خالی مشکیزہ بھی ان کے پاس رکھا ہوا تھا، ہم نے ان سے راستہ معلوم کیا تو انہوں نے اشارہ سے راستہ بتا دیا، پھر ہم نے ان سے پانی طلب کیا تو انہوں نے دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت بارش ہو گئی، اور ہم پانی سے خوب سیراب ہوئے، میرے والد نے الحمد للہ پڑھتے ہوئے فرمایا اللہ کے بہت سے گناہ ولی زمین پر زندہ ہیں۔

۱۳۹۴۳- ابواز ہر ضمرۃ بن حلال مقدسی، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، عبید اللہ بن سعید ہاشمی بصری، سعید ہاشمی، عبداللہ بن اوریس کے سلسلہ سند سے مالک بن دینار کا قول مروی ہے:

ایک بار شدید ضرورت اور گریہ زاری اور سخت دعاؤں کے باوجود بارش نہیں ہوئی، ایک شب ایک سیاہ فارم غلام نے دعا کی، اسکی دعا کی برکت سے بارش ہو گئی، ہم اس سے بڑے حیران ہوئے، پھر میں نے اسکے آقاء سے اسے خرید لیا، اس نے مجھ سے کہا، میرے خدمت سے عاجز ہونے کے باوجود تم نے مجھے کیوں خریدا، میں نے کہا تمہارے مستجاب الدعوات ہونے کی وجہ سے اس نے کہا اب میں کیسے زندہ رہوں گا، چنانچہ اسی وقت نماز کی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا، ہم نے اسے کفنا کر اس کا جنازہ پڑھا، پھر اپنے ہاتھوں سے اسے دفن کیا، مالک کہتے ہیں کہ آج تک لوگ ان کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر اپنی اپنی رفع حاجات کیلئے دعا کرتے ہیں۔

۱۳۹۴۴- احمد بن اسحاق، عمر بن بحر اسدی کے سلسلہ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک حج کے سفر کے دوران بلا ز اور ارحلہ ایک جوان سے ہماری ملاقات ہوئی، ہم نے اس سے عدم زاد اور ارحلہ کی وجہ پوچھی؟ اس نے مجھے تلاوت قرآن حکیم کا حکم دیا، چنانچہ میں نے کھپ-عص تلاوت کی۔ وہ سنتے ہی بے ہوش ہو گیا ہوش آنے پر اس نے کہا "کھپ-عص" میں کاف سے کافی، ہا سے ہادی، ع سے علیم اور ص سے صادق مراد ہے۔ مجھے کافی، علیم ہادی اور صادق کے ہوتے ہوئے کسی فکر کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ادھر ادھر چکر لگانے والے تیرے علم کے متلاشی کے علم کا خزانہ تو تیرے دونوں پہلوں کے درمیان ہے۔

(۲) اگر تو جنت کا امیدوار ہے تو بد نظر سے اجتناب کر۔

(۳) اگر تجھے جنت کی حوروں کی ضرورت ہے تو خوف خدا سے خوب ڈرو۔

(۴) اور کوشش کرنے والے کی طرح کوشش کر۔ اور حسن ظن کے ساتھ بارگاہ الہی میں خوب دعائیں کر۔

۱۳۹۴۵- احمد، عمر بن بحر کے سلسلہ سند سے ابو فیض کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار ایک امرد کو بلا ز اور ارحلہ حج کا سفر کرتے ہوئے دیکھ کر اسے زاد اور ارحلہ ساتھ رکھنے کی ہدایت کی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی اس کا شریک تمہاری نظر میں ہے، میں نے کہا اس یقین کے ساتھ کوئی سفر نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۳۹۴۶- ابو عباس احمد بن علاء، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار حج بیت اللہ کیلئے سفر کے دوران میں غلط راستہ پر جا نکلا، اس وقت میں خالی ہاتھ ہونے کی وجہ سے زندگی سے ناامید ہو چکا تھا، اسی

اشاء میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا، شب کو ایک متغیر اللون لاغر جسم نو جوان میرے سامنے آیا، اس نے پاؤں زمین پر مارا تو اس سے چشمہ جاری ہو گیا، وہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گیا میں اٹھ کر اس چشمہ سے خوب سیراب ہوا، اور وضو کر کے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، اسی حال میں صبح ہو گئی۔ نماز کے بعد وہ کہتے ہوئے (کہ اے باری تعالیٰ آپ کے غیر کی عبادت کرنے اور اس سے مدد طلب کرنے والا ناکام ہو گیا) رخصت ہوتے لگا۔ میں نے اس سے کہا اے محبت الہی میں تکالیف برداشت کرنے والے جوان میرا بھی حج کا ارادہ ہے، لیکن میں راستہ بھولنے کی وجہ سے بلا زاد و راحلہ ہوں۔ اور میں زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں۔ اس نے غصہ میں مجھے خاموشی کا حکم دیتے ہوئے کہا صحیح نیت والا انسان کبھی مار نہیں کھاتا۔ پھر اس نے مجھے اپنی اتباع کا کہا چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا اور یکا یک ہم مکہ پہنچ گئے، اس نے کہا مکہ آ گیا ہے، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) تقویٰ اختیار کرنے اور خلوت میں اس خوف خدا رکھنے والے انسان کو محبت الہی کا جام پلایا جاتا ہے، جسکی وجہ سے اس سے دنیا کی لذت سلب کر لی جاتی ہے۔ میں مخلوق کے بجائے اللہ سے تعلق قائم کر چکا ہوں۔

۱۳۹۴- ابو بکر محمد بن حسین آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابو حفص عمر بن محمد حکم نسائی، محمد بن حسین برجلانی، حسین بن محمد شامی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم حج کیلئے کشتی میں سوار تھے، اسی اثناء میں ایک پراکندہ حال شخص پر چوری کی تہمت لگ گئی، اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سمندر سے منہ میں موتی لئے مچھلی کے ظاہر ہونے کی اللہ سے دعا کی، چنانچہ اسی وقت اسکی دعا قبول ہو گئی، اسکے بعد اس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔

۱۳۹۳۸- ابو بکر محمد بن حسن بن کوثر محمد بن یونس، یوسف بن یعقوب بن مقرئ کے سلسلہ سند سے مبارک بن فضالہ بن ثابت بنانی کا قول مروی ہے:

میدان عرفات میں میرے سامنے ایک نو جوان نے دوسرے جوان سے سوال کیا، کیا ارحم الراحمین اللہ ہمیں عذاب دے گا؟ دوسرے نے کہا نہیں نہیں۔

۱۳۹۳۹- ابو بکر محمد بن احمد دینوری، ابراہیم بن شبان، کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ مغربی کا قول مروی ہے:

ایک بار تہوک کے جنگلات میں میں نے بلایدین، رجلین و عنین کے ایک خاتون دیکھی، میں نے اس سے کہا اس حالت میں تو یہاں کیسے۔ اس نے مجھے آنکھیں بند کر کے کھولنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا میں نے آنکھ کھولی تو استار کعبہ میرے سامنے تھا، اس نے کہا ابھی تم کو بھی مجھ پر تعجب ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئی۔

۱۳۹۵۰- علی بن عبد اللہ، محمد بن حسن، علی بن محمد ناقد کے سلسلہ سند سے ایک شیخ کا قول مروی ہے:

ایک بار سواحل شام پر دو قدیم چادروں میں ملبوس ایک شخص کو میں نے غور سے دیکھا تو اس نے جواب میں دو شعر کہے۔

(۱) مجھے بستر پر قرار نہیں ہے۔ آگ کے شعلوں پر مجھے کیسے قرار آ سکتا ہے۔

(۲) خدا کی قسم میں اللہ کا دائمی طور ہر مرنے کے بعد بھی عاشق بن گیا ہوں۔

۱۳۹۵۱- ابو قاسم عبد السلام بن محمد مخروی صوفی کے سلسلہ سند سے ابو بکر جوہری کا قول مروی ہے:

عسقلان میں ایک جبہ پوش سے میری ملاقات ہوئی، میں نے اس سے معافہ کر کے علمی مجلس کی، لیکن وہ بلا نعلین تھا، میں نے اس سے اسکی وجہ پوچھی، جواب میں اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

اے برادرم پہاڑوں میں چکر لگانا، سورج کی تپش میں گھومنے کی وجہ سے پاؤں کا چھلنی ہونا میرے لئے سوال سے بہتر ہے۔

۱۴۹۵۲- محمد بن محمد عمر، احمد بن عیسیٰ و شفاء، ابو عثمان سعید بن الحکم، ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اپنی جوانی ضروریہ کے لئے باہر نکلا تو مجھے کان پڑی ایک آواز سنائی دی۔ اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو محبت الہی کے سمندر میں غرق ہو کر پراگندہ اور پریشان حالی کے ساحل پر نمودار ہوا تھا وہ اپنی دعاء میں کہہ رہا تھا اے عظیم ذات والے تو جانتا ہے کہ میں معاصی پر اصرار کے ساتھ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۴۹۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے حیدرۃ بن عبید کا قول مروی ہے:

ہم نے ایک شخص کی عیادت کرتے ہوئے اس سے اس کا حال پوچھا، اس نے جواب میں کہا میرے پاس کثیر گناہ، کمزور جان قلیل نیکیاں ہیں اور میرا سفر طویل ہے۔ ہم نے کہا آخرت کیلئے تیرے پاس کیا توشہ ہے۔ اس نے کہا اللہ سے امید کے علاوہ میرے پاس کوئی توشہ نہیں ہے۔ پھر اس نے دعا کی کہ اے اللہ موت کے وقت مجھے مایوس مت کرنا، مجھ پر رحم فرما اور مجھے خاتمہ بالا ایمان نصیب کرنا۔

۱۴۹۵۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن حمزہ، ابو عیناہ، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابو عمرو بن علاء کا قول مروی ہے:

بڑوں کا قدر داں چھوٹوں کا بھی قدر داں ہوتا ہے۔ سری بن جابر کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بلاذرج میں ایک خاتون کو چاول پیستے ہوئے رو کر کچھ کہتے سنا، لیکن میں اسکی بات سمجھنے سے قاصر رہا، پھر میں نے ایک شیخ سے اسکا مطلب پوچھا، انہوں نے کہا اس کا کلام درج ذیل اشعار تھے۔

(۱) مجھے دائیں بائیں اللہ کے علاوہ کوئی امید گاہ نظر نہیں آتی،

(۲) ایک شخص نے میری رہنمائی کی کہ فضل الہی کے ذریعہ ہی تمہارے گناہ معاف ہونگے۔

(۳) اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات بے شمار ہیں، آپ کا احسان مشرق و مغرب چار سو پھیلا ہوا ہے۔

۱۴۹۵۵- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن محمد، احمد بن روح، ابراہیم بن عبد اللہ، عبد الرحیم بن یحییٰ رازی کے سلسلہ سند سے ابو خالد بن سلیم عامری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے کسی حاجت کے بابت دعا کی عدم قبولیت پر اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ میری طرف سے حسن ظن کے باوجود آپ نے میری حاجت پوری نہیں فرمائی، اللہ کی طرف سے ندا آئی، ہم نے تیری حاجت پورا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن تمہاری آخری بات کی وجہ سے ہم نے اپنا فیصلہ روک دیا، وہ اسی وقت بے ہوش ہو گیا، ہوش آنے پر اس نے کہا یا اللہ گناہ گاروں کے ساتھ آپ کا یہی معاملہ ہے۔ اس کے بعد اسکی قوت واقع ہو گئی۔

۱۴۹۵۶- عبد اللہ بن محمد، احمد بن سعید، عبید اللہ بن عبد الملک کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بارج کے دوران بلا مرض زرد رنگ، کمزور بصارت اور لاغر جسم والا ایک شیخ میں نے دیکھا۔ ایک جمعہ کے موقع پر ایک نوجوان نے اس سے کہا روحانی مریض ہونے کی وجہ سے میں آپ سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ شیخ نے سوالات کی اجازت دے دی اس نے شیخ سے چند سوال کئے۔

(۱) خوف الہی کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا انسان کے قلب میں اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہو۔ اس بات کے سنتے ہی جوان

پروہد طاری ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا۔

(۲) انسان کے قلب میں خوف الہی کیسے پیدا ہوتا ہے؟ شیخ نے فرمایا انسان کے قلب کو روحانی مریض سمجھ کر اس کے علاج

کی فکر پیدا ہوتے وقت۔

(۳) محبت کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا محبین شیخ نے کہا محبین کے قلوب چاک اللہ کی جلالت عالی کا اور اک کرتے ہیں، پھر ان کے ابدان، قلوب اور ارواح معصیت میں استعمال نہیں ہوتی، اور انکی عقول نورانی بن جاتی ہیں، اس کے بعد وہ زور سے چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا، ہم نے اسے حرکت دی تو وہ دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔

۱۳۹۵۷- عبد اللہ بن محمد، بحر اسدی کے سلسلہ سند سے احمد ابی الحواری کا قول مروی ہے:

ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھ سے راہ نجات کے بابت سوال کیا؟ میں نے کہا معاملات کی درستگی اور آخرۃ راہ نجات ہے۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی، خواتین کو اسکی حالت دریافت کرنے کے وصیت کی، اسی دوران اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس میں لکھا تھا کہ مجھے ان ہی کپڑوں میں کفن دیدینا، پھر انہوں نے اسے حرکت دی تو اسکا انتقال ہو چکا تھا، میں نے خدام سے اسکی حقیقت پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ وہ روحانی مرض کی وجہ سے کہتی تھی کہ مجھے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے چلو ان ہی سے مجھے شفاء کی امید ہے۔

۱۳۹۵۸- عبد اللہ، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن یزید بن حمیش کے سلسلہ سند سے وہیب بن ورد کا قول مروی ہے:

ایک بار ارض روم میں ایک شخص کو غیب سے ندا سنائی۔ کہ اے اللہ آپ کی ذات سے واقف ہونے کے باوجود آپ کے غیر سے امید وابستہ رکھنے اور آپ کے غیر سے مدد طلب کرنے والے شخص پر مجھے تعجب ہے۔ پھر اس نے کہا، آپ کے غیر سے راضی ہونے والے انسان پر مجھے تعجب ہے، اس نے پوچھا یہ جن انسان میں سے کس کی آواز ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ انسان کی آواز ہے جس کے ذریعہ تجھے لایعنی پر تنبیہ کی گئی ہے۔

۱۳۹۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

ایک بہت بڑے مریض سے پوچھا گیا کہ اب تمہاری کوئی خواہش ہے؟ اس نے کہا اب صرف میری ایک خواہش خاتمہ بالا ایمان ہے۔

۱۳۹۶۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلبی، احمد بن سنان قطان کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن داؤد واسطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میدان عرفات میں ایک خاتون کو میں نے کہتے سنا منجانب اللہ ہدایت یافتہ انسان کو کوئی گمراہ اور منجانب اللہ گمراہ انسان کو کوئی ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ اس نے کہا میں صراط مستقیم سے بھٹکی ہوئی ایک خاتون ہوں، پھر میرے چند سوالوں کا اس نے قرآن سے جواب دیا، میں نے اسکی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ عرصہ تیس برس سے اس کا تکلم قرآن ہی ہے۔

۱۳۹۶۱- عبد اللہ بن محمد، بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو سلیمان دارانی کا قول مروی ہے:

میں نے موقف میں ایک خاتون کو دعاء کرتے دیکھا وہ کہہ رہی تھی! گناہوں نے مجھے بوجھل کر دیا، میری آنکھوں میں حزن گاہ کا سرمہ لگا ہوا ہے۔ اے باری تعالیٰ آخری قرار کے علم سے قبل مجھے سکون نہیں آ سکتا۔ اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت کو میرا زیور اور رضا کو میرا توشہ بنا دے۔ اور اپنی ناراضگی سے مجھے دور رکھ۔

۱۳۹۶۲- محمد بن عبد اللہ، ابو بکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

میں نے دریائے نیل کے کنارہ ایک باندی کو دعاء کرتے دیکھا، اے لوگوں کو قوت گھریائی عطاء کرنے، ذکر میں مشغول رکھنے اور انہیں فکر آخرت عطا کرنے والی ذات آپ ہی میری امیدوں کا مظہر ہیں، اسکے بعد چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔

۱۳۹۶۳- عبد اللہ بن محمد، بحر اسدی، عبد اللہ بن محمد بلوی، ابو اسحاق جماع ساء کنانی کے سلسلہ سند سے ابن فارس کا قول مروی ہے:

ایک نجدی دیہاتی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی باندی کی عبادت کرتے ہوئے اس سے اسکی حالت پوچھی، اس نے کہا

اس وقت موت کا فرشتہ مجھے سامنے نظر آ رہا ہے، اور میرا نفس مجھے برائی کی طرف دعوت دے رہا ہے لیکن بہرہ گی موت آ کر رہے گی۔
۱۴۹۶۳- عبداللہ بن محمد، عبد الجبار، مغیرہ بن ہبل، ربیع بن صبیح کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

حضرت عمر کے زمانہ میں ایک بڑے عابد پر ایک لڑکی عاشق ہو گئی۔ اس نے اس سے کہا کیا تو زنانی حالت میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔ اس کے بعد اس نے چیخ ماری اور وہ بے ہوش ہو گیا، اس کا چچا اسے اٹھا کر گھر لے گیا۔ اتفاقاً ہونے پر اس نے چچا سے پوچھا کہ حضرت عمر سے سوال کرو کہ اللہ ڈرنے والے کی کیا جزا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

۱۴۹۶۵- عبداللہ بن محمد، ابو بکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

اس نے میرا نام لے کے جواب دیا، میں نے اس سے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا، اس نے کہا میں نے محبوب کے معرفت کی وجہ سے آپ کو پہچان لیا۔ پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) عزت، بھاء اور سرور کی وجہ سے ذی الجلال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) عارفین پر جلالت کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

(۳) اطاعت الہی میں مشغول انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

(۴) خائفین کیلئے اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔ اے غفور آپ ہی میرے سوال و مقصود ہیں۔

۱۴۹۶۶- عبداللہ بن محمد، ابو بکر محمد بن احمد مفسر، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلہ سند سے ابو عامر کا قول مروی ہے:

مسجد نبوی میں ایک سیاہ فام غلام نے مجھے ایک خط دی، جس کا مضمون درج ذیل تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے، میں آپ کا بھائی ہوں، مجھے آپ کی آمد کا علم ہوا ہے، میں آپ کی زیارت کا متمنی ہوں، لہذا آپ زیارت سے مشرف فرمائیں، میں اٹھ کر اس غلام کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ایک ویران گھر پر ہم پہنچے اس نے اجازت طلب کر کے مجھے اندر داخل ہونے کو کہا میں گھر میں داخل ہوا تو وہاں پر ایک غمزہ شیخ بیٹھے تھے، میں سلام کر کے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ انہوں نے میری آمد پر کھڑے ہونے کی کوشش کی، لیکن ضعف کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو سکے، پھر انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے، میں ایک طویل زمانہ سے آپ کی ملاقات کا مشتاق تھا، کیونکہ میرے روحانی مرض کا آج تک کوئی علاج نہیں کر سکا لیکن آپ سے مجھے اسکی امید ہے، میں نے طویل سکوت کے بعد اس سے کہا آپ اپنے قلب کا تزکیہ کریں، اسکے بعد آپ کو جنت کی نعمتیں نظر آئیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے رازوں سے واقف ہے۔ میری بات سنتے ہی اس کی چیخ نکلی کچھ دیر بعد وہ عالم دینا سے رخصت ہو گیا ابو عامر کہتے ہیں کہ کچھ روز بعد مجھے خواب میں اس کی زیارت ہوئی، میں نے کہا اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا، اس نے کہا اللہ نے میری مغفرت فرمادی، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ابو عامر میرے انعام میں آپ برابر کے شریک ہیں۔

(۲) کیوں کہ غافل کو بیدار کرنے والا عاقل کے انعام میں نصف کا شریک ہوتا ہے۔

(۳) عاصی کو راہ راست پر لانے والا کوشش کرنے اور صبر کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۴۹۶۷- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو قرة کا قول مروی ہے:

ایک تابعی کے دعاء کے الفاظ درج ذیل ہوتے تھے: اے بلا سوال عطاء کرنے والی ذات سوال کے وقت تو مجھے کیسے محروم کرے گا، اے میرے مولیٰ میرا قلب اپنی عظمت سے لبریز کر دے اور مجھے اپنی محبت کا جام شراب پلا دے۔

۱۴۹۶۸- عبداللہ بن محمد، فیصل بن احمد، ابو حاتم کے سلسلہ سند سے محمد ہشام کا قول مروی ہے:

میں نے مسجد حنیف میں ایک شخص کو کہتے سنا اور اے الہی خطا کار۔ آپ کی رحمت کے امیدوار آپ کے در پر حاضر ہیں اس وجہ سے آج ہم سب کی مغفرت فرمادے، ہم میں سے کسی کو محروم مت کر۔

۱۳۹۶ھ - عبداللہ بن محمد، احمد بن نصیر کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن جنید کا قول مروی ہے:

ایک عابد کا قول ہے: اے لوگو ذرا الہی سے اپنے قلوب زندہ خشیت سے مردہ، محبت الہی سے منور اور لقاء الہی کے شوق سے محال کرو۔ اے لوگو محبت الہی درجاء عالیہ، مغفرت تریب، شوق و ترغیب اور حسن نیت خواہشات کے مغلوب کرنے کا ذریعہ ہے۔ ترک شہوات اعمال کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ راحت کے متنی انسان پر اہل محبت کے منازل کے حصول کی کوششیں لازم ہیں۔ شب و روز قلب و زبان ذکر الہی سے ترکنا، اہل محبت کے اخلاق سے ہے۔ کم از کم قلب کا ذکر الہی میں مشغول رکھنا تو لازم ہے کیوں کہ یہ نفع ہے۔

۱۳۹۷ھ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوطیب احمد بن روح، عبداللہ بن خبیب کے سلسلہ سند سے سعید بن عبدالرحمن کا قول مروی ہے:

ایک باریزید بن ہارون کی خدمت کے موقع پر توشہ ختم ہو گیا، بعض ساتھیوں نے مجھ سے کہا اب کیا ہوگا، میں نے کہا باریزید بن ہارون سے مجھے امید ہے۔ انہوں نے میری بات کاٹے ہوئے کہا عزت، جلال، کبریائی اور جو دو کرم کی قسم ہے۔ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھنے والے انسان کی میں تمام امیدیں منقطع کر دوں گا۔ اور ان کو میں لوگوں کے سامنے ذلیل کروں گا۔ اور اپنے سے دور کروں گا۔ سب کچھ تو میرے قبضہ قدرت میں ہے۔ پھر بھی میرا بندہ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ میرے علاوہ کون دعاء قبول کرنے والا ہے میں بلا سوال انسان کو عطاء کرتا ہوں، کیا میں سائل کو عطاء نہیں کروں گا، کیا میں بخیل ہوں جسکی وجہ سے میرا بندہ میرے غیر کے سامنے ہتھ پھیلاتا ہے۔ کیا دنیا و آخرت میرے لئے نہیں ہیں، کیا فضل و رحمت میرے قبضہ قدرت میں نہیں ہے اگر میں اہل سموات والارض کو جمع کر کے سب کو ان کی منشاء کے مطابق عطاء کر دوں تب بھی میرے خزانوں میں ذرا بھر کی نہیں آئیگی۔ میری رحمت سے مایوس ہونے والے اور میری نافرمانی کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔

۱۳۹۷ھ - ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن موسیٰ انصاری کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک بارجج کے موقع پر شب کو ایک جوان کو مناجات کرتے ہوئے میں نے سنایا الہی میں نے: تیری مخالفت کی وجہ سے تیری نافرمانی نہیں کی، اور میں تیرے عذاب سے غافل نہیں ہوں۔ لیکن میں ابلیس، اپنی شقاوت اور تیری مہلت کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اے الہی اب کون مجھے آپ کے عذاب سے بچائے گا۔ اس کے بعد میں نے اسے قرآن کی ایک آیت سنائی۔ جسے سن کر اس کا انتقال ہو گیا۔ دوسرے روز میں اسکے جنازہ میں شریک ہوا۔

۱۳۹۷ھ - ابراہیم بن ابی طالب نيساپوری، ابن ابی الدنیا، محمد بن اسحاق ثقفی، اسحاق ثقفی، احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک شب ایک نو جوان کو مناجات کرتے دیکھا، یا الہی آپ کی مخالفت کی بناء پر میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، میں آپ کے عذاب سے غافل نہیں ہوں بلکہ اپنی شقاوت کے ابلیس اور آپ کی طرف سے مہلت کی وجہ سے میں گناہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس کے بعد میں نے اس کے سامنے قرآنی آیات قوا انفسکم و اہلیکم ناراً و قودھا الناس و الحجارة۔ تلاوت کی اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا، دوسرے روز میں نے اسکے والد سے اسکے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا میرے غم میں اضافہ مت کر۔ میرا لڑکا میرا بڑا سہارا تھا۔ اب کون میرا خیال رکھے گا۔ وہ کمائی کے تین حصے کر کے ایک مساکین اور ایک خود پر خرچ کرتا تھا منصور کہتے ہیں کہ یہ خائفین کی صفت ہے۔

ائمہ اصفیاء کی ایک جماعت کا تذکرہ۔

(۵۴۴)۔ اسہل بن عبد اللہ کے اقوال زیریں:

۱۳۹۷۳۔ عبد اللہ، ابو بکر جوری، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

زندگی گزارنے کے چھ اصول ہیں۔ (۱) کتاب، (۲) سنت کی اتباع، (۳) اکل حلال، (۴) عدم ایذا رسانی، (۵) گناہوں سے اجتناب، (۶) توبہ۔

۱۳۹۷۴۔ سہل بن عبد اللہ کا قول ہے:

اتباع نبوی کے حامل انسان کا قلب اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۳۹۷۵۔ سہل کا قول ہے:

مربع سنت کی چار علامت ہیں، (۱) استخارۃ، (۲) مشورہ، (۳) استعانت من اللہ، (۴) توکل۔

۱۳۹۷۶۔ سہل کا قول ہے:

مربع سنت انسان کو سنت کی پیروی کی برکت سے اللہ دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بناتے ہیں۔ اگرچہ وہ بقول رسول اجنبی ہوتا ہے، اور حسن نیت کی برکت سے انسان جہل سے پاک ہو جاتا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ انسان نفس کی مکاری سے کب محفوظ ہوتا ہے۔ فرمایا جب انسان نفس کو پہچان کر اسے کتاب و سنت کی اتباع پر آمادہ کر لیتا ہے۔ نیز فرمایا انسان کے ایمان کی تکمیل چھ چیزوں سے ہوتی ہے۔ (۱) و (۲) مرونی کا عمل کرنا جو فرض ہے۔ (۳) اتباع سنت، (۴) ادب، (۵) ترہیب، (۶) ترغیب۔

۱۳۹۷۷۔ سہل کا قول ہے:

لوگ تین وجوہ سے عبادت الہی میں مشغول ہوتے ہیں۔ (۱) خوف، (۲) رجا، (۳) قرب۔ خائف انسان گناہوں سے اجتناب کی کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکی وجہ سے اسے اطمینان قلبی حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ خائفین کی علامت ہے۔ راجی انسان جنت کی امید اور اسکی طلب میں اپنی جان کر بازی لگا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ حصول جنت میں سب سے سبقت کر جاتا ہے۔ یہ راجی کی نشانی ہے۔ اور عارف انسان معرفت الہی کیلئے بے حد جدوجہد کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ بھی اس راہ میں جانی قربانی پیش کرتا ہے۔ یہ عارف کی علامت ہے۔

۱۳۹۷۸۔ سہل کا قول ہے:

انسان تین چیزوں (مشقت، برداشت کرنا، نرمی اختیار کرنا اور ہر حال میں خواہشات کی عدم پیروی کرنا) کے اختیار کرنے سے بااخلاق بن جاتا ہے۔ پھر تین چیزیں (علم عالی، حلم اور تواضع) اس میں ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ نیز فرمایا ایمان اور حیا اسلامی اخلاق سے ہیں۔ نیز فرمایا دین کے چار ارکان ہیں۔

(۱) صدق، (۲) یقین، (۳) رضاء، (۴) محبت۔ لہذا صدق صبر، یقین نصیحت، رضاء ترک خلاف اور محبت ایثار کی نشانی ہے، نیز فرمایا جاہل مردہ ناسی نام کا بھی حکمران اور سندی انسان۔ نادم کے مانند ہوتے ہیں۔

۱۳۹۷۹۔ ابو عمر عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر محمد بن یحییٰ بن ابی بدر، ابو محمد سہل بن عبد اللہ فرماتے ہیں شہوت کا ختم کرنا جہل سے علم کی طرف، نسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور گناہ سے توبہ میں ہے۔

۱۳۹۸۰۔ سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

حقیقی متقی انسان کا مطمع نظر صرف ذات الہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد منجانب اللہ اس کے لئے راہیں کھل جاتی ہیں۔ نیز فرمایا تقویٰ اور توکل ایک دوسرے کو لازم وہ ملزوم ہیں۔

۱۳۹۸۱۔ سہل کا قول ہے:

ارکان دین حسب ذیل ہیں۔ (۱) موت تک استعانت باللہ، (۲) اتباع سنت، (۳) صدق، (۴) انصاف، (۵) تفصل، (۶) خیر خواہی، (۷) رحمت۔

۱۳۹۸۲- ابو محمد کا قول ہے: ایک قوم ہے آپ علیہ السلام نے سوال کیا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا مومن، پھر آپ نے ان کے ایمان کی حقیقت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نعمت پر شاکر اور مصیبت پر صبر سے کام لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مسکن و طعام میں سادگی تم پر لازم ہے۔ اور تقویٰ کو بھی لازم پکڑو۔

۱۳۹۸۳- عثمان بن محمد، عباس بن احمد کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے: تین چیزوں (جب بقاء، حب غنا اور مستقبل کی فکر) سے محبت کرنے والے انسان کے قلب کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

۱۳۹۸۴- سہل بن عبد اللہ سے سوال کیا گیا کہ فقیر انسان نفس کے مکر سے کب محفوظ ہوتا ہے؟ فرمایا مستقبل کے فکر چھوڑنے کے بعد۔

۱۳۹۸۵- عثمان بن احمد، محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول ہے:

سہل بن عبد اللہ کا سب سے قیمتی قول ہے:

اللہ تعالیٰ تارک شہوۃ انسان کی نیکیاں ضائع نہیں کرتا۔

۱۳۹۸۶- ابو قاسم عبد الجبار بن شیر باز بن زید، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے: اے انسان لوگوں کی برائی اور ان کے اخلاق رذیلہ کو دیکھنے کے بجائے اپنے حال کی خبر گیری کر۔

۱۳۹۸۷- عثمان بن محمد، ابو حسن احمد بن محمد انصاری، محمد بن احمد بن سلمہ نسیا پوری، ابو محمد سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان میں اللہ وجہ لا شریک ہوں، میرے غیر سے امید رکھنے والے انسان نے درحقیقت مجھے پہچانا نہیں۔ میں اپنے بندوں کو خاص طور سے نوازتا ہوں۔ ان کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے میں بارش کرتا ہوں، انہی کی وجہ سے زمین پر غلہ اگاتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے بلائیں دفع کرتا ہوں۔ وہ میرے محبوب اور میرے اولیاء ہیں، ان کو میں بلند درجات اور عالی مقام سے نوازوں گا۔ اے انسان مجھے طلب کرنے والا اپنی کوشش میں کامیاب۔ اور میرے غیر کو طلب کرنے والا اپنی کوشش میں ناکام ہوتا ہے۔ اپنے خواص کی وجہ سے میں خطا کاروں کو معاف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا اے داؤد میرے طالب کا خادم بن جا۔

۱۳۹۸۸- سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے: دنیا سے بے رغبت انسان کا ناوٹی و طہاء اللہ ہی ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں اللہ فرماتا ہے مجھے پہچاننے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہتا ہے، میرے امر کی اطاعت کرتا ہے، میرے رزق پر میری تعریف کرتا ہے، میری عطا پر میرا شکر کرتا ہے، اور آزمائش پر صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۳۹۸۹- عثمان بن محمد، ابو محمد بن صہیب کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

دنیا میں علم کے علاوہ سب جہالت اور عمل کے علاوہ سب علم و بال اور اخلاص کے علاوہ تمام عمل بے کار ہے۔

۱۳۹۹۰- سہل کا قول ہے: علم کا شکر اور عمل کا شکر علم کی زیادتی ہے۔

۱۳۹۹۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابو محمد بن صہیب، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

ہر قلب و نفس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ غیر اللہ کی طرف نظر رکھنے والے انسان کے قلب پر ابلیس کا تسلط ہوتا ہے۔

۱۳۹۹۲- سہل کا قول ہے: دنیا کا مقام جوارح، جوارح کا مقام بدن، بدن کا مقام قلب، قلب کا مقام نیت اور نیت کا مقام اللہ ہے۔

۱۳۹۹۳- ابو حسن بن محمد مشہم، ابو بکر بن منذر نجفی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

روٹی سے شکم سیری کا یقین رکھنے والا انسان بھوکا رہتا ہے۔

۱۴۹۹۴- سہل کا قول ہے:

شکم سیری غفلت کی بنیاد ہے۔

۱۴۹۹۵- سہل کا قول ہے:

۱۴۹۹۶- سہل نے قرآنی آیت "واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس سے اللہ کے حکم کے مطابق بات کرنے والی زبان مراد ہے۔

۱۴۹۹۷- سہل کا قول ہے: اللہ سے تعلق جوڑ کر اسی کی طرف رجوع پیدا کرنے کا ذریعہ بننے والا علم سب سے افضل علم ہے:

۱۴۹۹۸- سہل کا قول ہے: اے انسان شب کی آمد پر اس کے حکم کے مطابق گزرنے کے بعد ہی آئندہ دن کی آمد کی امید رکھ۔

۱۴۹۹۹- سہل کا قول ہے:

صبر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اہل دنیا دنیا کے حصول کے لئے مصائب پر صبر کرتے ہیں، (۲) اہل آخرت حصول آخرت کیلئے

تکالیف پر صبر سے کام لیتے ہیں۔

۱۵۰۰۰- سہل کا قول ہے:

انسان کے علم کے خشیت، فعل کے ورع، ورع کے اخلاص اور اخلاص کے مشاہرۃ سے ملنے کے بعد ہی اس کے لئے کوئی شئی

ہم ہوتی ہے اور مشاہرۃ ماسواء اللہ سے لا تعلق کا نام ہے۔

۱۵۰۰۱- ابو حسن بن مقسم، ابو حسن نحاس کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

کمزوری غفلت، خشیت بیداری اور قساوت موت کا نام ہے۔

۱۵۰۰۲- ابو حسن، محمد بن منذر کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

توکل پر اعتراض ایمان پر اعتراض ہے اور تکسب پر اعتراض سنت پر اعتراض ہے۔

۱۵۰۰۳- عبد اللہ، ابوبکر کے سلسلہ سند سے جور بی کا قول مروی ہے:

سہل بن عبد اللہ سے سوال کیا گیا کہ انسان منجانب اللہ آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۵۰۰۴- سہل کا قول ہے:

اللہ نے بندہ کیلئے چار چیزوں کا ذمہ لیا ہے: (۱) خائف کو امن دیتا ہے، (۲) امید رکھنے والے کی امید پوری کرتا ہے، (۳)

ایک نیکی کے عوض دس درجہ ثواب عطا کرتا ہے، (۴) متوکل کو اس کے نفس کے حوالہ نہیں کرتا۔ سہل سے سوال کیا گیا کہ انسان کو عیوب

کب نظر آتے ہیں؟ فرمایا انسان کے ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کے وقت۔ نیز ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام عبودیت پر

کب پہنچتا ہے۔ فرمایا تدبیر کے چھوڑنے کے وقت۔ ان ہی سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام صدق پر کب فائز ہوتا ہے؟ فرمایا امر و نہی

میں توکل سے کام لینے کے وقت۔

۱۵۰۰۵- عبد اللہ، ابوبکر کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

منجانب اللہ آزمائش دو قسم پر ہے، (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ فقر و فاقہ کی حالت میں بندہ کا اللہ سے تعلق کا ذریعہ بننے والی

آزمائش کیلئے باعث رحمت اور فقر و فاقہ کی حالت میں اللہ کے بجائے تدبیر و اختیار کے حوالہ کرنے والی آزمائش کیلئے باعث عقوبت ہے

بعض کا قول ہے: آزمائش مرض کے مانند ہے۔ ایک مریض انسان سو برس تک زندہ رہتا ہے، اور ایک اسی وقت سے چلا جاتا ہے اسی

طرح ایک انسان سو برس تک نافرمانی کرتا ہے لیکن اس کا خاتمہ بالآخر ہو جاتا ہے۔ اور انسان کیلئے صرف ایک کلمہ معصیت ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آزمائش ایک سخت ترین امر ہے۔
۱۵۰۰۶۔ سہل کا قول ہے:

جب بندہ میری نعمت کی قدر کرتا ہے تو میں اسی کو اس کے لئے باعث شکر کر دیتا ہوں، اور جب بندہ گناہ کو بڑا سمجھتا ہے تو میں اس کو اس کے لئے باعث غفران بنا دیتا ہوں۔
۱۵۰۰۷۔ سہل کا قول ہے:

اللہ کے خزانہ میں توحید سے بڑی شئی نہیں ہے۔

۱۵۰۰۸۔ سہل بن عبد اللہ کا قول ہے:

امید معاصی کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کے لئے بمنزلہ بیج، جہل اس کے لئے بمنزلہ مقام اور معاصی پر اصرار کرنے والا اس کے لئے بمنزلہ ساتھی کے ہے۔ اور معرفت طاعت کے لئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج، علم اس کے لئے بمنزلہ مقام اور صالح انسان اس کے لئے بمنزلہ صاحب کے ہے۔

۱۵۰۰۹۔ سہل کا قول ہے:

نظن بد کا حامل انسان یقین، لایقینی کا حامل صدق اور فضولیات کا حامل انسان ورع سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور مذکورہ تین چیزوں سے محروم کئے جانے والا انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۰۱۰۔ سہل کا قول ہے:

جاہل انسان لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرتا ہے۔ اور ملعون انسان پردہ پوشی نہیں کرتا۔

۱۵۰۱۱۔ سہل کا قول ہے:

خادم ہی بعد میں مخدوم بنتا ہے۔

۱۵۰۱۲۔ سہل کا قول ہے:

توحید ایمان کی زبان، فصاحت اس کا علم اور صحت بصارت اس کا یقین ہے۔

۱۵۰۱۳۔ سہل کا قول ہے:

نیت اصل الاصول اور عین اخلاص ہے۔ اور فعل کے ذریعہ ظاہر کے حکم کے ثابت ہونے کے مانند نیت کے ذریعہ باطن کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ نیت سے لا علم انسان دین سے لاعلم ہوتا ہے۔ نیت کو ضائع کرنے والا پریشان ہوتا ہے۔ اہل صدق میں شامل ہونے اور کتاب و سنت کے بعد ہی انسان نیت کی حقیقت تک پہنچتا ہے۔

۱۵۰۱۴۔ سہل کا قول ہے:

اللہ سے مناجات کرنے، نفس کا محاسبہ کرنے اور آخرۃ کی تیاری کرنے والا انسان ہی حقیقتاً مؤمن ہے۔

۱۵۰۱۵۔ سہل کا قول ہے:

جہل سے علم کی طرف، نسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور اصرار سے توبہ کی طرف ہجرت قیامت تک فرض ہے۔

۱۵۰۱۶۔ سہل کا قول ہے:

لا یعنی میں مشغول ہونے والا انسان دشمن سے شکست کھا جاتا ہے۔

۱۵۰۱۷- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! دنیا کو دشمنوں اور رات کو دوستوں کے حوالہ کرو۔

۱۵۰۱۸- سہل کا قول ہے:

اطاعت کنندہ انسان کے بجائے معاصی سے اجتناب کنندہ انسان اللہ کا محبوب بنتا ہے۔ کیونکہ صدیق مقرب ہی معاصی سے اجتناب کرتا ہے۔ باقی نیک اعمال تو سب ہی کرتے ہیں۔

۱۵۰۱۹- ابوالحسن بن مقسم، ابوبکر محمد بن منذر رحمی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

تمام مخلوق کا رازق صرف اللہ ہے، لیکن لوگ اللہ کے علاوہ کی بھی عبادت کرتے ہیں۔

۱۵۰۲۰- سہل سے عقل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے والا انسان ہی اصل عاقل ہے۔

۱۵۰۲۱- سہل کا قول ہے:

انسان کو دنیا و آخرت میں سے صرف ایک میں مسرت حاصل ہوگی۔

۱۵۰۲۲- سہل کا قول ہے:

روٹی بھی حکمت الہی سے خالی نہیں جو ہزار عابدوں سے سوال کے باوجود مجھے معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۵۰۲۳- ابوحسن، کے سلسلہ سند سے محمد بن منذر کا قول مروی ہے:

ایک شخص کے سوال کرنے پر سہل نے فرمایا حسن اخلاق کے مالک انسان کی صحبت اختیار کر۔

۱۵۰۲۴- سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ سے مناجات کرنے اور عبادات الہی کے حق ادا کرنے والے انسان کو آخرت میں درجات عالیہ سے نوازا جائیگا اور اسکے خلاف کرنے والے انسان کیلئے منجانب اللہ ہلاکت ہے۔ ایسے لوگ ہی غنی بقاء اور حب دنیا کے متمنی ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں رضاء الہی کے خلاف ہیں۔ سہل کا قول ہے:

امید ہر معصیت کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کیلئے بمنزلہ بیج، کاپلی اس کے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں اور ندامت طاعت کیلئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج، عمل اسکے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی کے بقدر ہی انسان کو آخرت حاصل ہوگی۔ اور نفس کی مخالفت کے بقدر ہی انسان کو رضائے الہی حاصل ہوگی۔ اور ابلیس دشمن کی معرفت کے بقدر ہی انسان کو معرفت الہی حاصل ہوگی۔

۱۵۰۲۵- سہل بن عبد اللہ کا قول ہے:

مخلص انسان کا قلب محبت الہی سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۵۰۲۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! عمل کے بجائے فضل الہی کے ذریعہ جنت کے طالب بنو۔

۱۵۰۲۷- سہل بن عبد اللہ کا قول ہے۔

بھوکے لوگ اللہ سے دور سے رزق حاصل کرنے کے وجہ سے قرب الہی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۲۸- سہل کا قول ہے:

انسان پر ایمان پر ثابت قدمی کے ساتھ خاتمہ بالخیر کی دعا کرنا لازم ہے۔

۱۵۰۲۹- ابو حسن بن مقسم، ابو فضل شیرجی جعفر بن احمد کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت و کذروا ظاہر الاسم و باطنہ سے ظاہر میں عدم خطا اور باطن میں اس سے عدم محبت مراد ہے۔

۱۵۰۳۰- سہل کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کو اصل میں نہ جہل ک ۹ ی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے اور نہ فرع میں ظلم کی طرف۔

۱۵۰۳۱- محمد بن حسین بن موسیٰ ابو حسن فارسی، عباس بن عصام کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کے علاوہ کوئی معین، رسول کے علاوہ کوئی دلیل، تقویٰ کے علاوہ کوئی زاد اور صبر کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۵۰۳۲- سہل کا قول ہے:

فرشتے اطاعت الہی، انبیاء علم اور وحی کے انتظار صدیقین اقتداء اور اس کے علاوہ تمام لوگ اکل و شرب میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

۱۵۰۳۳- سہل کا قول ہے:

آیات و معجزات انبیاء، قوام صدیقین، کرامات اولیاء اور قوت مؤمنین کیلئے ہے۔ ذکر الہی سے خالی قلب پر شیطانی اثرات

اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۵۰۳۴- سہل کا قول ہے:

تقویٰ مؤمنین کیلئے بہترین توشہ ہے۔

۱۵۰۳۵- سہل کا قول ہے:

یقین، عقل اور روح انسانی زندگی کی بنیاد ہے اور تقویٰ کے بقدر ہی انسان کو یقین حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی بنیاد نو اہی سے

ریز کرنا ہے اور مخالفت نفس نو اہی سے اجتناب کی بنیاد ہے، اور یقین کے مطابق قیامت میں لوگوں کو درجات ملیں گے۔

۱۵۰۳۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! تین چیزوں کو لازم پکڑ لو۔ (۱) عدم شکم سیری، (۲) اعمال کی کوشش، (۳) ہر حال میں رجوع الی اللہ۔

۱۵۰۳۷- دو چیزیں تکبر اور معصیت انسان کے قلب سے خوف خدا قطع کر نیوالی ہیں۔

۱۵۰۳۸- سہل کا قول ہے:

دعویٰ ہلاکت اور خیر کی بنیاد ہے۔

۱۵۰۳۹- عثمان بن محمد، ابو حسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن سلمہ نساپوری کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

امیدوں کے قطع کے ساتھ ہی حصول حلاوت و زہد ممکن ہے۔ اہل خیر کی مجالس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے اور دوام ذکر نور قلب کیلئے معین ہے

اور طول فکر سے باب حزن کھلتا ہے۔ تمام احوال میں صدق سے انسان کو تیز حاصل ہوتا ہے۔ ثانی مثل انسان کی ہلاکت اور غفلت اس کے

قلب کی سیاہی کا ذریعہ بنتی ہے۔ شدت ندامت اور کثرت استغفار گزشتہ گناہوں کی معافی اور شکر نعمت میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

۱۵۰۴۰- عثمان بن محمد، ابو حسن کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

سہل بن عبد اللہ سے سوال کیا گیا کہ ابلیس پر سب سے زیادہ اشق چیز کوئی ہے؟ فرمایا عارفین کے قلوب۔ پھر انہوں نے

استدلال کہ طور پر درج ذیل شعر پیش کیا: عارفین کی قلوب کی آنکھیں ان چیزوں کا ادراک کر لیتی ہیں جن کے ادراک سے عام آنکھیں

بصر رہتی ہیں۔

۱۵۰۴۱- عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے عباس بن احمد کا قول مروی ہے:

سہل سے سوال کیا گیا کہ فقیر کو اپنے نفس سے کہاں راحت ملتی ہے؟ فرمایا امیدوں کے انقطاع کے وقت۔

۱۵۰۴۲- ابو حسن علی بن احمد بن عبد الرحمن غزالی اصبہانی، علی بن احمد بن نوح ابو ازی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ انسان کو اولاً مناجات کا اس کے عدم کی صورت میں اپنے کلام کی سماعت کا اگر وہ بھی نہ ہو تو اپنے دروازہ پر آنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ اکرم الاکرمین تو میں ہی ہوں۔

۱۵۰۴۳- سہل کا قول ہے:

بقدر ضرورت علم کا حصول ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔ اور نافرمانی سے اجتناب بندہ پر اللہ کا سب سے ادنیٰ حق ہے۔

۱۵۰۴۴- سہل کا قول ہے:

شکم سیری کی فکر کرنے والے انسان کا شب میں قرآن ختم کرنا اور دن میں پانچ سو رکعت نفل ادا کرنا بھی قابل تحسین نہیں ہے۔ نیز قول باری تعالیٰ "فا علم انه لا اله الا الله" کی تشریح میں فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی نافع اور دافع بلاء نہیں ہے۔

۱۵۰۴۵- عبد اللہ، ابو بکر جونی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نفس کی معرفت دشمن کی معرفت سے بھی مشکل ہے۔ اور دشمن کی معرفت دنیا کی معرفت کے مقابلہ میں آسان ہے۔ نیز فرمایا: دشمن کو پہچاننے والا انسان اللہ کو پہچانتا ہے۔ اور نفس کی معرفت کے بعد انسان اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے۔

۱۵۰۴۶- سہل کا قول ہے:

اللہ کا مخلوق کو اپنی معرفت کے لئے دعوت دینا اور ان کے لئے باعث نعمت اور ان پر ان کے نفوس کو غالب کرنا ان کے لئے

باعث تکلیف ہے۔

۱۵۰۴۷- اے لوگو! اللہ تمہاری نیکیوں کو دگنا کرنے، گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور منجانب اللہ تمہارے لئے باب توبہ قیامت تک

کھلا ہوا ہے۔

۱۵۰۴۸- سہل کا قول ہے:

اہل معرفت کے تین کام ہیں (۱) اتباع سنت، (۲) اللہ سے مدد طلب کرنا، (۳) مصائب پر موت تک صبر۔

۱۵۰۴۹- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! میں تمہیں فقط قیامت اور اس کے بعد کی زندگی کی فکر دعوت دیتا ہوں۔

۱۵۰۵۰- سہل کا قول ہے:

نفس بمنزلہ بت اور زروح بمنزلہ شریک کے ہیں۔ لہذا نفس کی عبادت کرنے والا بت اور زروح کی عبادت کنندہ شریک کی عبادت کرنے والا ہے۔ اللہ کی عبادت کنندہ اور اس کو ترجیح دینے والا انسان اصل مخلص انسان ہے۔

۱۵۰۵۱- سہل کا قول ہے: انسانی زندگی چند سانسوں پر محیط ہے۔ ذکر الہی کے بغیر نکلنے والا سانس مردہ ہے۔ ذکر الہی کے ساتھ نکلنے والا سانس اللہ تک پہنچنے والا ہے۔

۱۵۰۵۲- جعفر بن محمد بن نصیر غلدی، ابو محمد حریری، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کی قسم سے ہر حال میں، اور غیبت و شکم سیری سے اجتناب اخلاق صدیقین سے ہے۔ نیز صدیقین وعدہ کی بھی پاسداری

کرتے ہیں۔

۱۵۰۵۳- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! تیرا اختیار کو پس پشت ڈال دو، کیونکہ یہ دونوں تمہاری زندگی کو مکدر کرنے والے ہیں۔

۱۵۰۵۴- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! فساد زمانہ کی وجہ سے نفس کو بھوک، صبر اور مشقت کا عادی بنانے کے ساتھ ہی نجات ممکن ہے۔

۱۵۰۵۵- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، ابو یعقوب بلدی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

حکماء عقلاء تین چیزوں کے پابند ہوتے ہیں (۱) گناہ پر توبہ کرنا، (۲) سنت کی متابعت کرنا، (۳) عدم ایذاء رسانی۔

۱۵۰۵۶- ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین واعظ، جعفر بن یعقوب ثقفی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نعت پر شکر کرنے سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۰۵۷- سہل کا قول ہے:

سب سے پہلے لوگ تکبر میں پھر حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۸- عبد الجبار بن شیراز، عثمان بن محمد عثمانی، کے سلسلہ سند سے سہل کا قول ہے:

اللہ پر نظر مرکوز کرنے سے انسان کا تزکیہ قلب ہوتا ہے۔ تزکیہ قلب کے بعد انسان کے اعضاء بھی گناہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۹- سہل کا قول ہے:

من جانب اللہ انسان کے لیے جو عبادت بھی آسان کی جاتی ہے اس کی ادائیگی کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اللہ کو ترجیح دینے

والے انسان کو اللہ دنیا اور دنیا والوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۰۶۰- ابو حسن بن جہضم، طاہر بن حسن، ابراہیم برجی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

دعا میں فقدا اللہ کے سامنے پیش کرنے والے انسان کے بارے میں اللہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اگر اس میں میرے کلام کے

برداشت کی سکت ہوتی تو میں کلام کے ذریعہ اسے جواب دیتا۔

۱۵۰۶۱- ابو حسن، ابو بکر دینوری کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

مؤمن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہے، مؤمن ایک جگہ سے رزق کی امید رکھتا ہے۔ لیکن اللہ اسے دوسری جگہ سے

رزق دیتا ہے۔

۱۵۰۶۲- عبد اللہ، ابو بکر محمد بن محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

سات چیزوں کے ترک کرنے سے اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے:

(۱) زندیقیت، (۲) شرک، (۳) کفر، (۴) نفاق، (۵) بدعت، (۶) ریاء، (۷) وعید۔

۱۵۰۶۳- اکل صحیح پانچ قسم پر ہے (۱) ضرورتہ قوام، (۲) قوتہ، (۳) معلوم، (۴) فقر، (۵) حلال و حرام میں عدم تمیز رزق کا فکر نہ کرنے

والا دنیا اور اسکی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۰۶۴- یقین کی ابتداء مکافہ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد معاینہ پھر مشاہدہ کا درجہ ہے۔

۱۵۰۶۵- یقین بمنزلہ آگ، زبان اس کیلئے لکڑی اور عمل بمنزلہ ایندھن کے ہے۔

۱۵۰۶۶- سہل کا قول ہے موت کی قلت حال کی تخفیف اور اطاعت کی لذت کا وجدان انسان کی سعادت سے ہے۔

۱۵۰۶۷- سہل سے لذت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ قلب کا محبت الہی سے لبریز ہونا عین لذت ہے۔

۱۵۰۶۸- نیکی کا خواہش سے عدم امتزاج اخلاص عمل کی دلیل ہے۔

۱۵۰۶۹۔ علم کے ذریعہ نفس پر قابو پانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۵۰۷۰۔ سہل کا قول ہے :

سکوت عقل کی بنیاد اور عافیت عقل کی فرع ہے۔ کتمان سر عقل کا باطل اور اتباع سنت اس کا ظاہر ہے۔

۱۵۰۷۱۔ فرائض پر ایمان لانا اس کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا فرض ہے۔ سنن پر ایمان لانا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا، ان کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا سنت ہے۔

۱۵۰۷۲۔ سہل کا قول ہے :

اہل جنت کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) ایمان لاتے ہی دنیا سے چلا گیا، (۲) ایمان لا کر اعمال صالحہ کئے اور معاصی سے اجتناب کیا یہ قرآنی آیت "قد افلح المؤمنون" کا مصداق ہے (۳) ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ کئے یہ جنتی اللہ کا حبیب ہے، (۴) ایمان لانے کے بعد نیکیاں اور گناہ دونوں کئے اس کا فیصلہ وزن اعمال کے وقت ہوگا۔

۱۵۰۷۳۔ سہل کا قول ہے :

اے لوگو! اللہ کا عدم سے پاک ہونا اور جسم سے اس کی مشابہت جیسی باتوں پر اعتراض کر کے اپنے ایمان خراب مت کرو۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے شان شمایان بجلی فرما ہوگا۔

۱۵۰۷۴۔ سہل کا قول ہے :

کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔

۱۵۰۷۵۔ حق ابتداء اللہ اور اس کی انتہا وجہ اللہ کے مراد پر ہوتی ہے۔

۱۵۰۷۶۔ ابو عمر و عثمان بن محمد عثمان ابو محمد بن صہیب کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے :

مومن کا ایک گناہ ایک سونکیوں کا سبب بنتا ہے۔ ان سے اسکی تفصیل پوچھی گئی تو فرمایا مومن ایمان کی وجہ سے سزا سے ڈرتے ہوئے گناہ کرتا ہے۔ گناہ کی سزا سے ڈرنے پر اسے ایک نیکی ملتی ہے۔ اور وہ ایمان کی وجہ سے اللہ نے اس گناہ کی مغفرت کی امید رکھتا ہے تو اس پر اسے دوسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے اس پر توبہ کرتا ہے اس پر اسے تیسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے دوسرے کو اس کی طرف دعوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اس پر اسے چوتھی نیکی ملتی ہے۔ نیز وہ گناہ کی حالت میں دنیا سے جانا نا پسند کرتا ہے، اس پر اسے پانچویں نیکی ملتی ہے۔ اور بحکم قرآن ایک نیکی میں دس گنا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لہذا ایک تو دس سے ضرب دینے سے پانچ پچاس ہو گئی اور اگر ایک لومڑی سوکتوں میں پھنس جائے تو وہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اسی طرح ایک گناہ سونکیوں میں کیا باقی رہیگا۔ اس کے بعد سہل نے رد کر اپنے ساتھیوں کو لوگوں سے اس بات کے بیان کرنے سے منع کر دیا۔ کیوں کہ ان کا کہنا تھا کہ لوگ اسی پر اعتماد کر کے دیگر اعمال شرعیہ پھر ترک کر دیئے۔ نیز فرمایا ایک کھڑی کے نیچے نار دوزخ برداشت کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اے لوگو جلد توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ کرنے والے عند اللہ محبوب ہوتے ہیں۔

۱۵۰۷۷۔ سہل بن عبد اللہ کا قول ہے :

اے لوگو! امراض، احزان اور مصائب صغائر کے لئے کفارہ ہیں، کیونکہ کہا کرتے ہیں توبہ بلا توبہ معاف نہیں ہوں گے۔ کبار کبڑے پر لگنے والے اس دھبہ کے مانند ہے۔ جو بلا صابون صاف نہیں ہوتا اور صغائر کبڑے پر لگنے والی اس قلیل لکڑی کے مانند ہے جو صرف قلیل پانی سے صاف ہو جاتی ہے۔

سہل سے سوال کیا گیا کہ کیا مصائب باعث کفارہ اور اجر نہیں ہیں؟ فرمایا جب انسان مصائب پر صبر کرے اور ثواب کی امید

رکھے۔ کیونکہ نزول مصائب فعل غیر ہے اور غیر کے فعل پر انسان کو ثواب نہیں ملتا۔ البتہ مصائب پر صبر کر، اور اس پر ثواب کی امید رکھنا انسان کا اپنا فعل ہے، لہذا اسی پر ثواب ملے گا۔

۱۵۰۷۸- ابو حسن علی بن احمد ابن عبدالرحمن اصبہانی، ابو یوسف یحییٰ بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے: مؤمنین کا اللہ سے محبت کرنا خوف الہی کی نشانی ہے، کیونکہ کفار بھی اللہ سے محبت کرتے ہیں پھر ان کی محبت باعث امن اور مؤمنین کی محبت باعث خوف بن جاتی ہے۔

۱۵۰۷۹- عبد الجبار بن شریاز، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے: جہالت دنیا کی اصل اور خورد و نوش، لباس، خوشبو، خواتین، تفاخر اسکی فرع اور معاصی اس کا ثمرہ ہے۔ اور معاصی کی سزا اس پر اصرار اور صرار کا ثمرہ غفلت اور غفلت کا ثمرہ اللہ کے خلاف جرأت کرنا ہے۔ نیز فرمایا غیر متقی انسان کے جوارح گناہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور اس کا دل ابلیس کے نرغہ میں ہوتا ہے۔ لیکن علم پر عمل کرنے والے انسان کا عمل تقویٰ کا ذریعہ بنتا ہے، اور تقویٰ کے بعد اللہ سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا علم دلیل، عقل ناصح اور نفس دونوں کے درمیان اسیر ہوتا ہے۔ اور دنیا ختم ہونے والی اور آخرۃ آنے والی ہے۔ نیز فرمایا عارفین اپنے نفوس کے مالک ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ نفس پر قابو پا کر اس کے مالک بن جاتے ہیں، اور غافلین پر نفس غلبہ حاصل کر کے ان کے اقوال و احوال اور تمام افعال میں ان پر حکومت کرتا ہے۔ اور نفس کو پہچاننے والا اس کے نرغہ سے محفوظ رہتا ہے اس کے بعد اسے معرفت الہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابو حسن بن جہزم، ابو فضل شیرجی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے علماء اور زہاد کے قلوب کو عبادت میں مشغول کر کے ان پر احسان عظیم فرمایا۔

۱۵۰۸۱- عبد الجبار بن شریاز، ابو حسن بن جہزم کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو عوام میں تمہیں چند باتیں نظر آئیں گی۔ ترک تقویٰ کی وجہ سے خشوع، اظہار کلام کی وجہ سے علم نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض، نقص عہود اور تضييع امانت کی وجہ سے علم عوام سے اٹھالیا جائیگا۔ وہ خشیت کے عوض دنیا کے وساوس، تقویٰ کے عوض ابلیس کے وساوس اور ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ظاہر میں وہ متوکل اور حقیقت میں وہ سودخور، غیبت اور بد نظری کے مریض ہونگے۔

۱۵۰۸۲- عبد اللہ، احمد بن محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

حیاء، عدم ایذا رسانی، نیکی اور خیر خواہی اخلاق اسلام سے ہے۔

۱۵۰۸۳- سہل کا قول ہے:

قرآن کے بیان کے مطابق دنیا تین قسم پر ہے:

(۱) عبید، (۲) رجال، (۳) بھیان۔ ان سے تزکیہ قلوب کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا قرآن پر عمل کرنا اس کا سبب ہے۔ نیز فرمایا مساجد عمدہ مقامات سے ہیں۔ کیوں کہ ان میں فرشتے بھی ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ او وطن و فرج مذموم چیزیں ہیں کیوں کہ ان میں ذمی بھی ہمارے ساتھ مشترک ہیں۔ نیز فرمایا اللہ انسان کو خطاء سے منع کرتا ہے، لیکن اس میں مبتلا ہونے کے بعد اللہ اسے توبہ کا حکم دیتا ہے۔ جب بندہ توبہ بھی نہیں کرتا ہے تو اللہ اسے کہتا ہے کہ میں خود تیرے پاس آتا ہوں اے لوگو! اللہ کی کرم نوازی کا اندازہ لگاؤ۔ نیز فرمایا اللہ نے انسان کو چار طبیعتوں پر پیدا فرمایا ہے (۱) بھائم کی طبیعت پر (۲) شیاطین کی طبیعت پر، (۳) سحرۃ کی طبیعت پر، (۴) ابالہ کی طبیعت پر۔ بھائم کی طبیعت بحکم قرآن انسان کوطن و فرج کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ شیاطین کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو لہو و لعب زینت، تفاخر فی الاموال کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ ابالہ کی طبیعت انسان کو استکبار اور اباء کی طرف دعوت دینے والی ہے۔

اور سحرۃ کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو مکر اور دھوکہ کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انسان کو تسبیح و تقدیس کا حکم دے کر طبع شیطان و بہائم اتباع سنت کا حکم دے کر طبع سحرۃ و ابالہ سے نکالا ہے۔ نیز فرمایا: معرفت خوف، اقرار رجا، ایمان خوف، عمل رجا، اور خوف رہبت کا نام ہے۔ نیز فرمایا اللہ کے ہر وقت حاضر باش ہونا اس کا مقتضی ہے کہ ہم ہر وقت اسکی اطاعت کریں۔ نیز فرمایا اللہ نے مخلوق کو انکے اور غیر کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ بحکم قرآن انکو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ نیز فرمایا اللہ و راء سے پاک ہے محمد بن حسن بن علی، احمد بن محمد بن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ایک شخص نے سہل سے قوت کے بابت سوال کیا؟ سہل نے فرمایا ذکر دائمی انسان کی قوت ہے۔ اس نے کہا میں نے اس کے بجائے آپ سے قوام نفس کے بارے میں سوال کیا ہے۔ سہل نے فرمایا قوام نفس بھی اسی کا محتاج ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا؟ سہل نے کہا ہر حال ذکر الہی لازمی امر ہے۔

۱۵۰۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن شاذان، کے سلسلہ سند سے ابن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل سے سر نفس کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا سر نفس صرف فرعون پر ظاہر ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے اس نے انسا ربکم الا علیٰ کا دعویٰ کیا تھا۔ نفس کیلئے سات پردے سماوی اور سات ارضی ہیں۔ نفس کو ملنے کے بقدر انسان ترقی کرتا ہے، حتیٰ کہ جب انسان اسے تحت آخری دفن کر دیتا ہے۔ تو اس کا قلب عرش سے باتیں کرنے لگتا ہے۔

۱۵۰۸۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! قلب ایک بہت نازک شے ہے، جس پرشی یسر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے تم خطرات مذمومہ کے اس پر واقع سے اجتناب کرو کیونکہ اس پر قلیل کا اثر بھی کثیر ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۷- سہل کا قول ہے:

اللہ کے ماسوائے ہر شے دوسرہ ہے۔

۱۵۰۸۸- سہل نے سوال کیا کیا کہ اس قول کہ نفس کو پہچاننے والا اللہ کو پہچان لیتا ہے، کا کیا مطلب ہے فرمایا اس کا مطلب یہ کہ اللہ کی وجہ سے نفس کو پہچاننے والا نفس کی وجہ سے اللہ کو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۰۸۹- عبد اللہ، ابو بکر جوری کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

طہارت تین قسم پر ہے (۱) جہالت کی طہارت علم ہے، (۲) نسیان کی طہارت ذکر ہے، (۳) معصیت کی طہارت طاعت ہے۔

۱۵۰۹۰- سہل کا قول ہے:

خواص کی جنایت عند اللہ عوام کی جنایت سے بڑھ کر ہے۔ غیر اللہ سے انس و محبت خواص کی جنایت ہے۔ نیز فرمایا اولاً جوارح کی انس عقل سے، پھر عقل کی علم سے ہوتی ہے، اس کے بعد بندہ کا اللہ سے انس کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ نیز فرمایا ہر عقوبت طہارۃ کا ذریعہ ہے، لیکن قلب کی عقوبت قساوت ہے۔

۱۵۰۹۱- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! زبان سے تم کو اقرار اور قلب سے یقین عطا کیا گیا، اور اللہ کی مثل کوئی شے نہیں ہے۔ وہی سمیع و بصیر ہے۔ قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے تم سے حساب لے گا اور اعمال پر تمہیں اجر و سزا دیگا۔ نیز فرمایا انسانی کامیابی کا مدار پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اکل حلال (۲) حلال لباس، (۳) حقوق اللہ کی پاس داری، (۴) عدم ایذا رسانی، (۵) استعانت باللہ۔ نیز فرمایا مذکورہ شیا، غم کے حصول کیلئے پانچ باتوں کا ترک ضروری ہے۔ (۱) شیطانی وساوس قبول نہ کرنا (۲) رضاء الہی کے سلسلہ میں عقل کی اتباع کرنا (۳)

حصول دنیا کیلئے عدم اہتمام، (۳) مخالفت نفس، (۵) معصیت سے اجتناب۔ نیز مذکورہ پانچ باتیں دیگر پانچ چیزوں پر موقوف ہیں، (۱) مال جمع نہ کرنا، (۲) امارت کی فکر نہ کرنا، (۳) کھانے کا عدم اہتمام، (۴) لباس کی عدم فکر، (۵) ترک تعلقات۔ نیز فرمایا مذکورہ تمام باتوں کی بنیاد ایمان ہے۔ اور ایمان کی بنیاد ذات الہی کا استحضار ہے۔ اس طرح کہ وہی مختار کل ہے۔ وہی نفع و نقصان کا مالک ہے۔ مرض و شفاء اس کے ہاتھ میں ہے۔ تمام خزانے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اس کے لئے اللہ نے انبیاء کو مبعوث فرمایا اسی کے لئے قرآن نازل فرمایا۔

۱۵۰۹۲۔ محمد بن حسن بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

کہ یعقوب بن لیث کے لطن کے مرض کا کوئی علاج نہیں کر سکا۔ انہیں سہل کے بابت بتایا گیا تو انہوں نے انکو بلوایا۔ سہل نے ان کے نزدیک آکر کہا اللہ آپ نے جس طرح اسے معصیت کی ذلت دیکھائی ہے۔ اسی طرح طاعت کی عزت بھی دیکھا دیجئے۔ یعقوب بن لیث اسی وقت شفا یاب ہو گیا۔ اس نے سہل کی خدمت میں بالاصرار کثیر مال پیش کرنا چاہا۔ لیکن سہل نے قبول نہیں کیا۔ اور ان کو زمین کی طرف دیکھنے کا حکم دیا۔ یعقوب نے زمین کی طرف دیکھا تو ان کو ساری زمین سونا نظر آنے لگی۔ سہل نے کہا جس شخص کے تعلق مع اللہ کا یہ حال ہے وہ یعقوب کی رقم کی زیادتی کیا کرے گا۔

۱۵۰۹۳۔ ابو فضل احمد بن عمران ہروی کے سلسلہ سند سے ابو عباس خواص کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

میں نے سہل بن عبد اللہ کے توشہ کے بارے میں بڑی تحقیق کی، لیکن مجھے معلوم نہیں ہو سکا بالآخر ایک شب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت وہ نماز میں مشغول تھے انہوں نے بہت طویل قیام فرمایا۔ اتنے میں ایک بکری آئی، سہل اس کی آواز سن کر رکوع سجدہ کر کے سلام پھیرا، بعد ازاں اس کا دودھ دوہ کر اسے نوش کیا، اس بکری سے فارسی میں بات کی۔ یہی ان کا توشہ تھا۔

۱۵۰۹۴۔ محمد بن حسین، ابونسیر عبد اللہ بن علی، احمد بن عطاء، محمد بن حسن کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اعمال صالحہ تو نیک و فاجر سب کرتے ہیں۔ لیکن گناہوں سے صرف صدیق ہی اجتناب کرتا ہے۔ سہل کا قول ہے: لوگوں کی عیوب تلاش کرنے والا انسان غافل ہے۔

۱۵۰۹۵۔ محمد بن حسین، ابو فارس، عباس بن عصام کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

مخائب اللہ آزمائش دو قسم پر ہے۔ (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ تدبیر کے بجائے انسان کا فقر اللہ کے سامنے پیش کرنے پر آمادہ کرنے والی آزمائش رحمت اور تدبیر کے حوالہ کرنے والی آزمائش عقوبت ہے۔

۱۵۰۹۶۔ یوسف بن عمر بن مرور ابو فتح قواس، عبید اللہ ابو قاسم صغانی، ابن واصل سہل بن عبد اللہ تستری، محمد بن سواد، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوۃ میں انصاری خواتین بھی شریک ہوتی تھیں جو پانی پلانے اور مریضوں کی دوا دارو کا کام کرتی تھیں۔

۱۵۰۹۷۔ محمد بن علی ابو یعلیٰ، قطن بن بشیر، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوۃ میں ام سلیم شریک ہوئیں، ان کے ساتھ لوگوں کو پانی پلانے اور مریضوں کا خیال رکھنے کیلئے چند خواتین تھیں۔

(۵۴۵) سہل بن عبد اللہ بن عبد اللہ الفرخان

۱۵۰۹۸۔ محمد بن مظفر، ابو علی محمد بن ضحاک بن عمرو، سہل بن عبد اللہ زاہد، سلیمان بن عبد الرحمن، محمد بن عبد الرحمن قشیری، عبد الملک بن صابی۔

سلیمان، عطیہ،۔۔۔ ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے علیؓ کی طرف سے پانچ فائدے میسر ہیں وہ میرے پردہ دار ہیں، میرا قرضہ چکاتے ہیں، میرے طویل قیام میں میرا تکیہ ہیں (سفر میں جانے کے بعد پیچھے سے میرے نائب ہیں یا میں انکی ٹیک لگا کر بیٹھتا ہوں یا سوتا ہوں) حوض کوثر پر میرے مددگار ہوں گے مجھے ان کے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے کا اندیشہ نہیں اور پاکدامنی کے بعد زنا میں مبتلا ہونے کا بھی ڈر نہیں ہے۔

ابن المنظر نے اس روایت کو یوں ہی بیان کیا ہے اور فرمایا کہ سہل زاہد وہ مشہور سہل ستری بزرگ ہیں۔ مؤلف کہتے ہیں میں نے پوچھا ہمارے علاقے میں ایک بزرگ سہل بن عبد اللہ ابوطاہر گزرے ہیں کیا وہ تو نہیں؟ فرمایا نہیں وہ سہل ستری ہی ہیں۔
۱۵۰۹۹۔ ابو جعفر احمد بن ابراہیم بن یوسف ابوطاہر سہل بن عبد اللہ، ابویوب سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، ولید بن مسلم عفر بن معدان۔ ابو کمال، سلیم بن عامر کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے:
فرمان رسول ہے:

انسان اللہ کو پکارنے کے وقت اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ لہذا مصیبت زدہ انسان کو مؤذن کی آذان کا جواب دے، پھر آذان کے بعد دعا پڑھے۔ بعد ازاں اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرے۔
۱۵۱۰۰۔ احمد بن ابراہیم، سہل بن عبد اللہ، ہشام بن عمار بقیہ بن ورید، یوسف بن کثیر نوح بن زکوان کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:
فرمان نبوی ہے:

خواہش کے مطابق کھانا اسراف میں شامل ہے۔
۱۵۱۰۱۔ احمد بن ابراہیم، سہل بن عبد اللہ محمد بن ابی السری۔ بقیہ ابن لہیعہ دراج، ابن ابی اسحٰح، ابو یثیم کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: قیامت کے روز منجانب اللہ مساجد کے آباد کرنے والوں کے لئے ۲ اعلان ہوگا کہ یہ میرے پڑوسی ہیں۔

(۵۴۶) احمد بن مسروق

۱۵۱۰۲۔ محمد بن حسین بن موسیٰ، عبد اللہ بن محمد بن رازی کے سلسلہ سند سے ابو عباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

تدبیر پر اعتماد نہ کرنے والا عیش و عشرت کی زندگی گزارتا ہے۔

۱۵۱۰۳۔ محمد بن حسین ابو سعید بن عطاء کا قول مروی ہے:

جنید کو ابدال کی ایک جماعت نے خواب میں بتایا کہ اس وقت بغداد میں مسروق اولیاء اللہ میں سے ہیں۔

۱۵۱۰۴۔ جعفر بن محمد بن غلدی کے سلسلہ سند سے حسین بن یحییٰ فقیر علی کا قول مروی ہے:

ابن مسروق سے توکل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مخلوق کے بجائے خالق پر اعتماد کرنا توکل ہے۔

۱۔ الضعفاء للعقيلي ۲/۲۲. والعلل المتناهية ۱/۲۳۳. وكشف الخفا ۲/۲۶۲. وتنزيه الشريعة ۱/۴۰۱. وميزان

الاعتدال ۶۰۴۹. ولسان الميزان ۲/۱۶۶۱.

۲۔ المستدرک ۱/۵۳۷. وعمل اليوم والليلة لابن السني ۹۶. وشرح السنة ۲/۲۹۱. وكنز العمال ۳۳۳۲. ۲۰۹۲۰.

۳۔ سنن ابن ماجه ۳۳۵۲. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۹۹. والأدب المفرد ۸۵۸. وكشف الخفا ۱/۲۹۸، ۲/۲۰۸.

والفوائد المجموعة ۱۸۲. وتنزيه الشريعة ۲/۲۵۶. والآلئ المصنوعة ۲/۱۳۳. وميزان الاعتدال ۱/۹۱۳. والاحاديث

الضعيفة ۲۳۱.

۱۵۱۰۵- مسروق سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔

۱۵۱۰۶- جعفر بن محمد، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے جعفر کا قول مروی ہے:

میرے سوال پر مسروق نے فرمایا عقل کی وجہ سے خطا سے اجتناب نہ کرنے والا انسان عقل کی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۱۰۷- جعفر، محمد ابراہیم کے سلسلہ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

غیر حق سے حاصل ہونے والا سرور تفکرات میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ نیز اللہ سے انیسیت کا عدم تعلق وحشت کا سبب بنتا ہے

۱۵۱۰۸- جعفر، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

معرفت کا انت تکبر، غفلت کا درخت جہل، توبہ کا درخت ندامت اور محبت کا درخت انفاق و ایثار کے پانی سے سیراب

کیا جاتا ہے۔ بلا عزم مصمم معرفت کا طالب جاہل ہے۔

۱۵۱۰۹- ابواسحاق بن حمزہ، ابوعباس احمد بن محمد بن مسروق، عبد اللہ اعلیٰ، حماد بن سلمہ، عطاء خراسانی، سعید بن مسیب، ایوب بن سیرین

عمران بن حصین، حسین کے سلسلہ سند سے عمر کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے اپنا کل مال چھ غلام آزاد کر دیئے؟ آپ نے دو کو آزاد کر دیا اور چار کی رقیق برقرار رکھی۔

۱۵۱۱۰- ابو محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، حفص بن سلیمان، علقمہ بن مرثد، ابوعبدالرحمن سلمی کے سلسلہ سند سے حضرت

عثمان کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی اللہ تعالیٰ انسان کے باطن کی حقیقت بالآخر ظاہر فرما دیتے ہیں۔

۱۵۱۱۲- محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، قیس بن ربیع، اعش، شفیق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی

ہے:

مسلمان کا گالی گلوچ کرنا فسق اور قتال کرنا کفر ہے۔

۱۵۱۱۳- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسان بنی، عبداللہ ابو عثمان، حمصی، اوزاعی، عبیدہ بن لبابہ کے سلسلہ سند سے ابن

عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: اللہ تعالیٰ تیرے لوگوں کے فائدہ کے لئے چند بندوں کو خاص کر کیا انکو مخصوص انعامات سے نوازا ہے، ان

نعمتوں سے لوگوں کو نفع پہنچاتے کے وقت تک وہ نفس ان کے پاس رہتی ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے سلب کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیتا

ہے۔

۱۵۱۱۴- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول

مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب شاتم انبیاء، پھر شاتم صحابہؓ، اسکے بعد شاتم مسلمین کو ہوگا۔

۱۵۱۱۵- حبیب بن حسن، محمد بن احمد بن مسروق، یعقوب بن اسحاق، احمد بن عبید اللہ عزانی، محمد بن سماک، عائد، عطاء کے سلسلہ سند سے

حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: عاق سے کہا جاتا ہے تم جو بھی عمل خیر کرو لیکن میں تمہاری مغفرت نہیں کروں گا۔ اور نیک سے کہا جاتا ہے۔ تم جو چاہو عمل کرو، میں تمہاری مغفرت کروں گا۔

۱۵۱۱۶- حبیب بن حسن، ابو عباس بن مسروق، خالد بن عبد الصمد، عبد الملک بن قریب، اصمعی قاسم بن سلام رشید، مہدی، ابیہ، محمد بن علی ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کو زبیر کے بخل کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابن عوام مجھے اللہ نے تمہاری طرف اور ہر خاص وہ عام کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ نے تمہیں بخل سے منع کیا ہے۔ کیونکہ ایک آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جس سے ہر شخص کا رزق اس کے خرچ یا اس کے صدقہ اور نیت کے مطابق اترتا ہے، اس کے بعد سے ابن عوام بہت زیادہ خرچ کیا کرتے تھے۔

(۵۴۷) محمد بن منصور

۱۵۱۱۷- زید بن علی مغربی، حسین بن مصعب کے سلسلہ سند سے محمد بن منصور طوسی کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے خواب میں وصیت کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا یقین کو لازم پکڑو۔

۱۵۱۱۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور بن طوسی حسن بن ربیع، ابو اسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے فضیل بن عیاض کا قول مروی ہے:

پانچ چیزیں قابل سعادت ہیں:

(۱) قلبی یقین، (۲) تقویٰ، (۳) زہد، (۴) حیاء، (۵) علم۔

۱۵۱۱۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو حسین بن فارسی، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے محمد بن منصور کا قول مروی ہے:

چھ چیزیں جہالت کی علامت ہیں:

(۱) بے موقع غصہ کرنا، (۲) بلا ضرورت بات کرنا، (۳) بلا ضرورت نصیحت کرنا، (۴) راز فاش کرنا، (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا،

(۶) دوست اور دشمن میں فرق نہ کرنا۔

۱۵۱۲۰- محمد بن حسین، ابو حسن کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

مؤمن کی چار نشانیاں ہیں۔ (۱) اس کا کلام ذکر الہی سے خالی نہیں ہوتا، (۲) اس کا سکوت تفکر سے عاری نہیں ہوتا، (۳) اس

کا دیکھنا برائے عبرت ہوتا ہے، (۴) اس کا علم برائے نیکی ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۱- محمد بن منصور کا قول ہے:

مؤمن کو کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے اور اللہ کو اللہ کے ماسوی پر ترجیح دینے کے بعد ہی یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۲- احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے حسین بن عبد الرحمن کا قول ہے:

محمد بن منصور نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) طالب دنیا طویل زمانہ تک پریشان رہتا ہے، (۲) وہ دنیا میں ذلیل و فقیر بن کر رہتا ہے۔ (۳) اس کا حرص کبھی ختم نہیں

ہوتا اور ذی حرص انسان قانع نہیں بن سکتا۔

۱۵۱۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن منصور طوسی صالح بن اسحاق جہذی، یحییٰ بن معین، معروف بن واصل، یعقوب بن ابی نباتہ، عبدالرحمن انحر کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے کہ:

فرمان نبویؐ ہے:

مشرکین دوزخی مسلمانوں سے اسلام کے باوجود دوزخی ہونے کی وجہ پوچھیں گے، درپارحمت جوش میں آئیگا۔ جسکی وجہ سے ان کو دوزخ سے نکال کر نہر حیات میں غسل دیکر پاک صاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ ایک شخص نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا واقعی تم نے یہ بات آپ سے سنی ہے؟ انس نے فرمایا میں نے آپ علیہ السلام (کا یہ قول کہ مجھ پر قصد افتراء باندھنے والا دوزخی ہے) سنا ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں نے واقعہ آپ سے اس کا سماع کیا ہے۔

۱۵۱۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یحییٰ بن اسحاق سجی، ابراہیم بن سعد، ابیہ، سعد بن ابراہیم، ابیہ ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ام حبیبہ کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ میرے ہاں تشریف لائے، آپ نے فرمایا ہائے شرکی وجہ سے عنقریب عرب ہلاک ہو جائینگے۔ یا جوج و ما جوج کی بندش کھل جائے گی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صالحین کی موجودگی میں ہم ہلاک ہو جائینگے؟ آپ نے فرمایا خباثت کے عام ہونے کے وقت سب زیر گرفت آجاتے ہیں۔

۱۵۱۲۵- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر کستری، محمد بن منصور طوسی، علی بن ثابت، فضیل بن صدقہ، سعید بن مسروق، سہیل بن رافع کے سلسلہ سند سے ابوالیوب انصاری کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے زوال کے وقت پڑھی جانے والی چار رکعت کے بابت سوال کیا؟ آپ نے فرمایا زوال کے وقت سے ظہر کی ادائیگی تک آسمان کی دروازے کھلے رہتے ہیں، اس لئے میں نیکی آگے بھیجنے کیلئے اس وقت چار رکعت پڑھتا ہوں۔

۱۵۱۲۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یونس بن محمد مودب، حماد بن زید، سعید ثوری، زید بن اسلم، عبدالرحمن بن وعلہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے:

وباغت کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے۔

۱۵۱۲۷- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور طوسی، ہاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ، زبید، جامع بن ابی راشد ام بشر کے سلسلہ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: زمین پر برائی کے بعد اہل زمین پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر چہ ان میں صالحین موجود ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا عذاب سب پر آتا ہے، پھر صالحین رحمت الہی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

۱۵۱۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور بن طوسی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، محمد بن اسحاق، محمد بن مسلم زہری، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

حضرت بریرہ ایک شخص کی باندی تھی اس نے ان کو آزاد کر دیا، آزادی کے بعد آپ علیہ السلام نے ان کو خیار عتق دیا۔

۱- سنن الترمذی ۴۷۸، ومسند الامام احمد ۳/۱۱۳، ومسند الفردوس ۶۹۵۴.

۲- سنن النسائی، کتاب الفرع والعمرة باب ۴، وسنن الترمذی ۱۷۲۸، وسنن ابن ماجہ ۳۶۰۹، ومسند الامام احمد

۱/۲۱۹، ۲۷۰، ۳۳۳، وسنن الدارمی ۸۵/۲، والسنن الکبری للبیہقی ۱/۱۶۱، ومسند ابی عوانہ ۲/۲۱۲.

۳- مسند الامام احمد ۳/۱۶۲، ومجمع الزوائد ۲/۲۶۸، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۵/۴۳، وفتح الباری ۳/۶۰۱.

۱۵۱۲۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن صوفی، محمد بن منصور طوسی، حمزہ بن زیاد طوسی، ثویب ابو حامد، حمزہ، بقیہ، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے ابو امامہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

میں اپنی امت کے بروں کے لئے اچھا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کے نیکوں کے لئے کیسے ہیں؟ فرمایا نیک تو نیکی اور بد میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

۱۵۱۳۰- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن ہارون حضرمی، محمد بن منصور طوسی، ابو جواب، عماد بن رزیق، قطن قاسم بن ابی بزة، عطاء خراسانی عمران کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ واللہ کے پڑھنے والے کو ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں۔ نیز فرمایا باطل خصومت کا معاون اللہ کے غضب کا مستحق ہوتا ہے۔ حدود اللہ میں سفارشی اللہ کا مخالف ہے۔ مسلمان مرد و عورت پر تہمت لگانے والا روز قیامت اللہ کی گرفت سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

۱۵۱۳۱- محمد بن احمد، محمد بن ہارون، محمد بن منصور، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، ابن اسحاق، یحییٰ بن سعید، قاسم کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے کسی اہلیہ کو طلاق نہیں دی۔

۵۲۸- ابو تراب ۲

۱۵۱۳۲- ابو عبد اللہ احمد بن اسحاق، ابو بکر احمد بن ابی عاصم، ابو تراب، حاکم اصم کے سلسلہ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:

لکھنا سان لوگوں سے احتیاط کے ساتھ رہ۔

۱۵۱۳۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابو تراب زاہد کے سلسلہ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

زاہد کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں:

(۱) معرفت کے ساتھ سفر کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نزول مصیبت کے وقت قلب سے یقین کرنا کہ اللہ اس مصیبت کو دیکھ رہا ہے، اس پر ثواب کی امید رکھ کر صبر کرنا، (۲) توکل کے ساتھ استقامت اختیار کرنا، (۳) تقدیر پر راضی ہونا۔

۱۵۱۳۴- ابو عبد اللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے پانچ صد مشائخ سے ملاقات کی ان میں چار بے مثال تھے۔ ان میں سے ابو تراب سب سے افضل تھے۔

۱۵۱۳۵- ابو محمد حیان، ابو بکر ابن ابی عاصم، عسکر بن حسین صالح کا قول مروی ہے:

ابراہیم بن ادہم نے شدید گرمی میں موٹا جبہ پہن کر فرمایا بادشاہ ہوں نے طلب راحت کے لئے غلط راہ اختیار کی۔

۱۵۱۳۶- ابو قاسم عبد السلام بن محمد بغدادی کا قول ہے:

ایک شخص نے ابو تراب سے سوال کیا کہ آپ کو کوئی حاجت پیش ہے؟ فرمایا اللہ سے بے تعلقی کے وقت میں تم سے حاجت

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۵/۸. والکنی للذوالہی ۱۳۲/۱. والکامل لابن عدی ۶۵۸/۲. ومجمع الزوائد ۳۹۷/۱۰. وکنز العمال ۳۹۱/۱۱. ۳۹۱۸۰. ۳۹۷۵۵.

۲- تاریخ بغداد ۳۱۵/۱۲.

پیش کرونگا۔ فرمایا خوف الہی نے صادقین میں توکل پیدا کر دیا۔ نیز فرمایا اپنے ہم مثل سے استغناء اختیار کرنا حقیقی غنی ہے۔ اور اپنے ہم مثل کی طرف محتاج ہونا اصل فقر ہے:

۱۵۱۳۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب، کے سلسلہ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار شادیوں سے (۹) اولاد ہونے کے باوجود کبھی مجھے معاش کا خیال نہیں آیا۔

۱۵۱۳۸- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، عسکر بن حصین کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے خاتم اہم سے زہد کے درجات کے بابت سوال کیا تو فرمایا اعتماد باللہ اس کا اول صبر درمیانی اور اخلاص آخری

درجہ ہے۔

۱۵۱۳۹- احمد بن اسحاق، محمد بن عبد اللہ بن مصعب، ابوتراب، عسکر بن حصین، محمد بن نمیر، محمد بن ثابت، شریک بن عبد اللہ، اعمش،

ابوسفیان کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اپنے مریضوں کے اکل و شرب کو ناپسند مت کرو، کیونکہ اللہ ان کے طعام و شراب کا بندوبست کرتا

ہے۔

۱۵۱۴۰- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، نعیم بن حماد مصری و معاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ سیانی، حسین بن واقد، ایوب

سختیانی، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک روز آپؐ کی خواہش پر ایک شخص نے دودھ و گھی کا ٹرید آپؐ کی خدمت میں پیش کیا، لیکن آپؐ نے اسے تناول نہیں فرمایا

۱۵۱۴۱- محمد بن اسماعیل بن عباس وراق، عبد الصمد بن علی بن مکرم، احمد بن سلیمان بن مبارک، ابوتراب زاید بن بلخی، واصل بن ابراہیم،

ابو حمزہ، رقیہ سلمہ بن کھیل کے سلسلہ سند سے جنید بن سفیان کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اللہ تمہاری ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۱۴۲- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر، عبد المنعم بن ادریس، ابیہ کے سلسلہ سند سے وہب بن منبہ کا

قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰؑ سے فرمایا لوگوں پر خدمت کرو، کیوں کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہوتا ہے۔ اور میں اس

سے لاتعلق ہوتا ہوں۔

۱۵۱۴۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نسیسا پوری، ابو عبیدہ حازم بن ابی حازم، احمد بن محمد کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے بچپن جج کئے ہیں۔ آخری جج میں میں نے لوگوں کو ارکان کے لحاظ سے ست پایا، میں نے دعا کی اے اللہ لوگوں میں

سے جس کا جج غیر قبول ہے، اس کے جج میں میرا ثواب لکھ دے۔ اس کے بعد مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ سب سے بڑے سخی کی

موجودگی میں تم سخاوت کرتے ہو؟ میرے جلال کی قسم وقوف عرفہ کرنے والے کی مغفرت کر دیتا ہوں۔ بیدار ہونے کے بعد میں نے سخی

بن معاذ رازی کو اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے میرے خواب کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا اس کے بعد تم صرف چالیس روز زندہ رہو گے

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۵۴۹۔ ابوالحلق الاجری

۱۵۱۴۴- جعفر بن محمد غلدی، ابو عمر عثمانی، ابو عباس بن مسروق، ابو محمد حریری، ابو محمد معاویہ کے سلسلہ سند سے اجری کا قول مروی ہے:

ایک یہودی میرے پاس آیا اور اس نے اپنے قرض کی واپسی کا مجھ سے مطالبہ کیا، پھر اس نے مجھ سے حقانیت اسلام پر دلیل کا مطالبہ کیا میں نے اپنی اور اس کی چادر آگ میں ڈال دی کچھ دیر کے بعد ان کو نکلا تو میری چادر صحیح سالم اور اس کی جل چکی تھی، یہودی اسی وقت اسلام لے آیا۔

۱۵۱۳۵۔ جعفر بن محمد، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے عبدون زجاج کا قول مروی ہے:

ایک بار آجری نے مجھ سے کہا ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔

۵۵۰۔ القاسم الجریری

اہل عراق کے عارفین اولیاء میں سے قاسم الجریری بھی ہیں جنہوں نے دنیاوی زندگی تمام اسباب دنیا سے الگ تھلگ گزاری، عبد اللہ بن مسلم سے مروی ہے کہ بشر بن حارث قاسم الجریری کی عیادت کرنے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں سر کے نیچے اینٹ رکھے اور ایک پرانی چادر اوڑھے ہوئے پایا جب وہ ان کے ہاں سے واپس ہوئے تو ان کے پڑوسیوں نے کہا: ہم نے تیس سال گزار دیئے مگر کسی ضرورت کا کبھی سوال نہیں کیا۔

۵۵۱۔ ابو یعقوب الزیات

۱۵۱۳۶۔ جعفر بن ابوطاہر محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ہم چند افراد کی ایک جماعت نے ابو یعقوب زیات کے دروازہ پر دستک دی۔ انہوں نے فرمایا تم اللہ کے دروازہ کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے کہا ہم تعلق مع اللہ کی خاطر آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اسکے بعد انہوں نے ہمیں اندر بلا لیا، علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جس کا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ کسی ذی علم صفات حق کے حامل انسان کے پاس لوگوں کا جمع ہونا کیسا ہے؟ فرمایا اگر اس کے مصداق تم ہی ہو تو فیماورنہ درست نہیں ایک بار ابو یعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بابت سوال کیا، اس نے اسکی طرف سے نفی کی صورت میں جواب ملنے پر ابو یعقوب نے فرمایا غیر حافظ انسان غیر خوشبودار لیوں کے مانند ہے اس کے بعد افسوس کرتے ہوئے فرمایا غیر حافظ کس کے ذریعہ اللہ مناجات کرتا ہے۔ کیونکہ عارفین تو قرآن کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۵۵۲۔ ابو جعفر بن الکونی

۱۵۱۳۷۔ ابو حسن بن مقسم کا قول ہے: ابو جعفر اپنے زمانہ میں بزرگی میں سب سے فائق تھے۔ بغداد کے اکثر عابدوں نے ادب اور اخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے میں ان پر سے تلمذ حاصل کیا ہے۔

۱۵۱۳۸۔ جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:

ایک روز جنید نے ایک خطیر رقم ابو جعفر کی خدمت میں پیش کی جسے ابو جعفر نے قبول نہیں کیا، جنید نے کہا اس کے قبول کرنے میں ایک مسلمان کی دل جوئی ہوگی تب جا کر انہوں نے اسے قبول کیا پھر جنید سے سوال کیا غیر عامل عالم کا علم کے بابت گفتگو کرنا کیسا ہے فرمایا صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۱۳۹۔ ابو عمرو عثمانی، محمد بن علی بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلہ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے:

عبد اللہ بن ابی جعفر زہد ایک دیہات کے باشندے تھے، ان کی اہلیہ بھی بڑی عابدہ تھی، دونوں ایک ہی کمرہ میں کھجور کی جھاگل پر قبلہ رخ

بیٹھا کرتے، ہماری ان کے پاس آمد و رفت رہتی تھی۔ ایک روز ان کے پاس گئے تو وہ کھجوری جھاگل کے بجائے زمین پر بیٹھے تھے، ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ گذشتہ شب میری بیوی جوہرہ میں مجھے بیدار کر کے یہ حدیث سنائی کہ ”زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان تو میرے اور اپنے درمیان پردہ حائل کرتا ہے۔ جب کہ کل تو نے میرے ہی وطن میں آنا ہے“۔ اس کی وجہ سے میں صرف زمین پر بیٹھ گیا۔

۵۵۳۔ ابو ہاشم الزاہد

۱۵۱۵۰۔ محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن مسروق، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے ابو ہاشم کا قول مروی ہے: اللہ نے مطیعین اور اپنے خاص بندوں کو وحشت زدہ بنایا ہے، اس وجہ سے وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف مشتاق ہوتے ہیں۔

۱۵۱۵۱۔ محمد بن احمد، ابو عمر عثمانی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلہ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے:

ایک روز ابو ہاشم نے شریک قاضی کو تھکی بن خالق کے گھر سے نکلتے دیکھ کر فرمایا۔ غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ۔

۱۵۱۵۲۔ محمد بن حسین سعید بن اصبح مؤدب کے سلسلہ سند سے ابو حاتم کا قول مروی ہے:

سوئی سے پہاڑ کو کریدنا قلب کو کبر سے پاک کرنے سے سہل ہے۔ نیز فرمایا اگر دنیا محلات اور باغات پر اور آخرۃ صرف جھونپڑیوں پر مشتمل ہوتی پھر بھی دوام کی وجہ سے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی جاتی ہے۔

۵۵۴۔ العباس بن سحاق

۱۵۱۵۳۔ عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے وضاح بن حکیم کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے عباس بن مصاحق کو موٹے لباس میں ملبوس دیکھ کر ان سے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا اس کی وجہ سے وصل الی اللہ سہل ہے، بلکہ اللہ کے محبوب بنے، اس سے بھی سخت حالت میں وصول الی اللہ حاصل کیا ہے۔ اس لئے یہ چیز قابل تعجب نہیں ہے اور اللہ کے محبوب کو عمدہ لباس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اے ابن حکیم بخدا اولیاء اللہ اطاعت الہی کا ذائقہ محسوس کرنے کے بعد دنیا کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور وہ دنیا کی فریب دہی سے واقف ہونے کے بعد اس میں طمع نہیں کرتے۔ خدا کی قسم ان کے بستر خشک اور ان کی عمارتیں ویران ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ابدان کے ذریعہ محاریب کو آباد کیا اور قلوب کے ذریعہ درجات کا میل کئے۔

۵۵۵۔ عبید اللہ العمری

۱۵۱۵۴۔ عمر بن احمد بن شاہین، عمر بن حسن بن علی بن مالک، عبد اللہ بن سفیان کے سلسلہ سند سے عمر بن عبد اللہ عمری کا قول مروی ہے: میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ کے دروازہ پر درج ذیل اشعار مکتوب دیکھے۔

(۱) اے انسان دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے عمل کر، کیونکہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ (۲) تیرا علم تیرے لئے ذخیرہ آخرت اور تیرا جمع شدہ مال تیرے وارثین کو ملے گا۔

۱۵۱۵۵۔ عمر بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن ہشیم، ثنی بن جامع ابو جعفر حذاء کے سلسلہ سند سے عمری کا قول مروی ہے:

اے لوگو دنیا کے بجائے آخرت کو محبوب بناؤ۔

۵۵۶۔ علی بن معبد

۱۵۱۵۶- عمر بن احمد، احمد بن مسعود زبیری، ہارون بن کامل کے سلسلہ سند سے علی بن معبد کا قول مروی ہے: ایک باردیوار سے مٹی لے کر میں نے دل میں سوچا کہ اس کی کوئی حقیقت ہے شب کو خواب میں ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ عنقریب اسکی حقیقت کا تمہیں علم ہو جائیگا،

(۵۵۷) ایک ولی کامل کے فرامین

عثمان بن عثمانی، محمد زید ساج، جعفر بن محمد بن بہل ابو محمد سامری کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے: ایک بار کام کے پہاڑوں میں چلنے کے دوران ایک حسین و جمیل وادی سے مجھے آواز سنائی دی۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو وہاں پر ایک بہت بڑے اللہ کے ولی صوفی با صفا فرما رہے تھے: مشتاقین کے قلوب کو طاعت کے باغوں میں چلانے والی اور رحب بصیرت انسانوں کو فہم عطاء کرنے والی ذات بڑی پاکیزہ ذات ہے۔ میں نے سلام کلام کے بعد ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔
(۱) میں نے آنسو کو فنا کر دیا، (۲) میں نے جسم و قلب کو لقاء الہی کے شوق میں لاغر کر دیا۔ (۳) لقاء الہی کے شوق میں میری بصارت زائل ہو گئی۔

۵۵۸۔ علی بن رزین

۱۵۱۵۷- ابو بکر طوسی دینوری، ابراہیم کے سلسلہ سند عبد اللہ مغربی کا قول مروی ہے: میرے شیخ علی بن رزین چار ماہ میں صرف ایک گھونٹ پانی نوش فرماتے، ایک سو بیس برس عمر پائی۔ ۲۲۵ ہجری میں وفات پائی۔
۱۵۱۵۸- ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ مغربی کا قول مروی ہے: اللہ کے مخصوص بندوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ان کے صدور کو اعتراض سے محفوظ رکھنے کی وجہ سے ان پر منجانب اللہ کوئی آزمائش نہیں آئی (۲) ان کے قلوب کو پاکیزہ رکھنے کیلئے ان کو معاصی سے محفوظ رکھا گیا، (۳) ان پر بڑے مصائب آئے، لیکن ان کے ایمان میں کوئی نزلل نہیں آیا۔ نیز ابو عبد اللہ درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔ اے وصال کو گناہ شمار کرنے والے اگر میرا تجھ سے محبت کرنا گناہ ہے۔ تو ایسا گناہ میں بار بار کرونگا۔

(۵۵۹) عمر والنیسابوری

۱۵۱۵۹- ابو عمر بن حمدان، ابی، کے سلسلہ سند سے ابو حفص کا قول مروی ہے: بخار کے موت کی نشانی ہونے کی طرح گناہ کفر کی علامت ہے۔ ذکر کے وقت ابو حفص کے حالت غیر ہو جاتی تھی۔
۱۵۱۶۰- ابو بکر بن حمران کا قول مروی ہے: ابو حفص لو ہار تھے، بعد میں سب کچھ سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔
۱۵۱۶۱- ابو عمرو بن حمدان، ابی کے سلسلہ سند سے ابو حفص کا قول مروی ہے:

میں نے عمل چھوڑا اسکی طرف واپس لوٹ گیا لیکن عمل مجھے چھوڑنے کے بعد میری طرف نہیں لوٹا۔

۱۵۱۶۲- محمد بن حسین، ابی، ابوعلی ثقفی کا قول ہے۔ ابو حفص فرمایا کرتے تھے کتاب وسنت کے تارک کو انسانوں میں شمار مت کرو۔

۱۵۱۶۳- محمد بن حسین، بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن کا قول مروی ہے:

ایک بار بغداد کے مشائخ نے ابو حفص سے فتوۃ کے بابت سوال کیا۔ ابو حسن نے کہا تم خود ہی اسکا جواب دو، جنید نے کہا ترک نسبت کا نام فتوۃ ہے۔ ابو حفص نے ان کے جواب کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا میرے نزدیک ادا انصاف کا نام فتوۃ ہے۔ نیز ابو حفص کا قول ہے: کسی کے ساتھ حتیٰ کہ اپنے ساتھ بھی بخل نہ کرنا۔ دنیا کی اہانت ہے۔

۱۵۱۶۴- محمد بن حسین، ابو احمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو حفص کا قول مروی ہے:

دنیا کو محتاج کے حوالہ کرنے اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا نام کرم ہے، نیز فرمایا ظاہر کا اچھا ہونا باطن کے اچھے ہونے کی علامت ہے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے: اگر انسان کا دل تواضع اختیار کر لے تمام اعضاء تواضع بن جاتے ہیں۔

۱۵۱۶۵- ابو حفص سے صحیح انسان کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عہد الہی کا پورا کرنے والے۔

(۵۶۰) حمدون بن احمد

۱۵۱۶۶- عبداللہ بن احمد بن فضالہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن محمد بن منازل کا قول مروی ہے:

حمدون بن احمد سے سوال کیا گیا کہ سلف کے کلام کے مفید ہونے کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا اسلام کی عزت، لوگوں کی نجات اور رضاء الہی کیلئے کلام کرنے کی وجہ سے، لیکن ہمارا کلام عزت نفس طلب دنیا کیلئے ہوتا ہے، اسی وجہ سے وہ غیر نفع ہے۔ عبداللہ کا قول ہے: ایک روز حمدون نے سائل سے فرمایا تمہارا سوال تواضع اور عاجزی کے بجائے قوت نفس پر مبنی ہے۔ اور میرے نزدیک فرعون سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا متکبر ہے۔ ایک روز عبداللہ بن مناظر نے ان سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا دنیا میں غصہ مت کر۔ نیز فرمایا طلب قوت کی عدم فکر کی صورت میں صبح کرنے والا امن میں رہتا ہے۔ فرمایا تعب کے بغیر بقدر کفایت روزی کی فکر کرنا فضولیات سے نہیں ہے۔

۱۵۱۰۷- محمد بن حسین، بن موسیٰ، محمد بن احمد تمیمی کے سلسلہ سند سے احمد بن حمدون کا قول مروی ہے:

اللہ کو متہم کرنے والا انسان ہی مصیبت پر جزع فزع کرتا ہے۔ نیز فرمایا دنیا کا تعریف کنندہ اور اس سے ترین حاصل کرنے والا سب سے حقیر انسان ہے۔

۱۵۱۶۷- محمد بن حسین، محمد بن احمد فراء، عبداللہ بن منازل کا قول ہے:

حمدون سے علماء کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا رائے کے بجائے علم پر عمل کرنے والے، جف کی اتباع کرنے والے، کتاب اللہ اور سنت رسول کی اتباع کرنے والے، تقویٰ اختیار کرنے والے اور خوف خدا رکھنے والے حقیقت میں علماء ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص کے گستاخی کرنے پر حمدون نے اسے کچھ نہیں کہا۔ اور فرمایا ایک بار اسحاق حنظلی نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ نیز فرمایا جب تک تم خادم طلب نہ کرو اس وقت تک تم بندے ہو، نیز فرمایا حضرت یوسفؑ کی پیدائش میں بے شمار نشانیاں ہیں اور خود ان کی ذات میں بھی نشانی ہے کیوں کہ انہوں نے نفس کے مکر کو پہچان لیا تھا۔

۱۵۱۶۸- ابو محمد عبداللہ بن محمد بن فضلو یہ نسیا پوری عبداللہ بن محمد بن منازل، حمدون بن احمد قصار، ابراہیم زراع، ابن نمیر، اعمش، سعید بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابو برزہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز چار سوال سے قبل اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیا جائیگا۔

(۱) عمر کہاں خرچ کی، (۲) جان کہاں لگائی، (۳) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (۴) علم پر کس قدر عمل کیا۔

(۵۶۱) محمد بن الفضل

۱۵۱۶۹- ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اللہ نیک و بد سب سے خشن سلوک کر نیوالا ہے۔ نیز چار چیزیں زوال اسلام کا سبب ہیں۔

(۱) علم پر عمل نہ کرنا، (۲) غیر معلوم پر عمل کرنا، (۳) غیر معلوم کا علم حاصل نہ کرنا، (۴) لوگوں کو تحصیل علم سے منع کرنا۔ نیز

فرمایا دنیا انسان کا بطن ہے لہذا اس سے زہد بقدر انسان کو زہد فی الدنیا حاصل ہوگا۔ نیز فرمایا انسان آثار انبیاء کی وجہ سے جنگلات کو قطع کر کے بیت اللہ تک پہنچتا ہے۔ لیکن آثار کی مولیٰ ہونے کی وجہ سے خواہشات کو قطع کر کے قلب تک کیوں نہیں پہنچتا۔

۱۵۱۷۰- محمد بن حسین، کے سلسلہ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کو قابو میں رکھ کیونکہ نفس پر قابو پانے والا عزیز اور قابو نہ پانے والا ذلیل ہوتا ہے۔ محمد بن فضل کا قول ہے:

چھ باتیں جہل کی علامت ہیں:

(۱) بلا وجہ غصہ کرنا، (۲) بلا ضرورت کلام کرنا، (۳) بلا طلب وعظ و نصیحت کرنا، (۴) راز افشا کرنا، (۵) ہر شخص پر اعتماد

کرنا، (۶) دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنا۔

۱۵۱۷۱- محمد بن حسین، علی بن قاسم خطابی، ابو عبد اللہ محمد فضل زاہد، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، سعید بن ابی سعید مقبری، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے:

تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے نشانیاں عطا فرمائیں جس پر انسان ایمان لائے اور جو کچھ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پس میں امید کرتا ہوں قیامت کے دن سب سے زیادہ میری اتباع کرنے والے ہوں گے۔

(۵۶۲) محمد بن علی الترمذی

۱۵۱۷۲- ابو عمر عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

معرفت کا نور قلب میں ہوتا ہے اور اسکی روشنی قلب کی آنکھوں میں صدر میں ہوتی ہے۔ ذکر الہی کی مطابق قلب نرم ہوتا ہے اور شہوات و لذات کے مطابق قلب سخت اور خشک ہوتا ہے۔ شہوات کی وجہ سے ذکر الہی سے غافل کن قلب اس درخت کے مانند ہے جسکی جڑیں عدم ماں کی وجہ سے خشک ہو گئیں ہوں اور اسکی شاخیں مرجھا گئیں ہوں۔ ایسے درخت سے ٹوٹنے والی ٹہنی آگ میں جلنے کے کام آتی ہے۔ اسی طرح خواہش کی وجہ سے ذکر الہی سے غافل ہونے والا قلب دوزخ کی آگ میں جلتے کے قابل ہوتا ہے۔ ذکر الہی میں مشغولیت بقدر بندہ پر بارش کی طرح رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ لیکن ذکر الہی سے غافل ہونے کے بعد قلب انسانی خشک ٹہنی کے مانند ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا موحّدین کو صلوٰۃ خمسہ کی دعوت دینا برائے رحمت ہے۔ پھر اللہ نے لوگوں کو اپنی عطاء یا سے نواہز نے کیلئے مذکورہ اوقات خمسہ میں ان پر مختلف قسم کی عبادات فرض کی ہیں۔ لہذا لوگوں کو خطاؤں سے پاک کرنے کیلئے دن میں پانچ بار اللہ کا دربار عالی لگتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرشتوں کے سامنے موحّدین پر فخر کریں گے۔ کیوں کہ اللہ نے انسان کو اپنے محبت کے ہاتھ اور فرشتوں کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں کے توبہ کرنے پر اللہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ نیز اللہ نے انسان کے ساتھ شہوات اور شیطاں بھی لگائے ہیں۔ اور قیامت کے روز اللہ فرشتوں سے فرمائے گا۔ میں نے تم کو نور سے پیدا کیا اور تم نے میری

عظمت، جلال اور سلطنت کا بھی معائنہ کر لیا اور میں نے تمہارے ساتھ شہوات و لذات نہیں لگائی، لیکن میں نے انسان کیساتھ شہوات و لذات لگائی ہیں۔ پھر انہوں نے میری اطاعت کی، اسی وجہ سے آج ان کو میرا پڑوسن حاصل ہوگا۔

۱۵۱۷۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونا انسان کے طیب دار ہونے کیلئے کافی ہے۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ وزنی شئی نیکی ہے۔

۱۵۱۷۴- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، حسن علی کے سلسلہ سند سے محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

عبودیت کا صفات سے عاری انسان صفات الہی سے جاہل ہوتا ہے۔

۱۵۱۷۵- محمد بن علی ترمذی کا قول ہے:

دنیا بادشاہوں کیلئے دلہن اور زاہدوں کیلئے آئینہ کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے بادشاہ اس سے زینت حاصل کرتے ہیں۔ اور

زاہدین اسکی آفت کا مشاہدہ کر کے اس سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

۱۵۱۷۶- محمد بن علی مخلوق کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا لوگ ظاہر کے اعتبار سے کمزور اور دعوں کے اعتبار سے مضبوط ہیں۔

۱۵۱۷۷- محمد بن ترمذی کا قول ہے:

اے انسان جس ذات سے تو ایک لمحہ بھی پوشیدہ نہیں ہو سکتا اسی سے مناجات کر۔ اور ہر وقت نعمت کرنے والی ذات کا شکر ادا

کر۔ اور لایزال بادشاہ کے سامنے تواضع اختیار کر۔

۱۵۱۷۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، یحییٰ بن منصور قاضی، ابو عبد اللہ محمد بن علی ترمذی، محمد بن رزام آہلی، محمد بن عطاء ہجکی، محمد بن نصر، عطاء

کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:

جب حضرت موسیٰ نے اللہ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ نے فرمایا مجھے دیکھنے والا انسان زندہ نہیں رہ سکے گا۔ دائمی زندہ

رہنے والے اہل جنت ہی میرا دیدار کر سکیں گے۔

(۵۶۳) ابو بکر الوراق ۲

۱۵۱۷۹- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، ابو بکر بن احمد بن سعید کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول مروی ہے:

احسان مند کے احسان مند کی، یادگیری نعمت کا شکر ہے۔

۱۵۱۸۰- محمد، ابو حسین، احمد بن مزاحم کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول مروی ہے:

قلب کے ساتھ چھ چیزوں کا تعلق ہے:

(۱) حیا، (۲) موت، (۳) صحت، (۴) بیماری، (۵) بیداری، (۶) نوم۔ ہدایت قلب کی حیا، گمراہی موت، طہارت

صحت، کدورت بیماری، ذکر بیداری اور عفلت اسکی نیند ہے۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی علامت ہے چنانچہ رغبت و رہبت کے ساتھ عمل

کرنا اسکی حیا اور عدم عمل اسکی موت ہے۔ اسی طرح لذت اسکی صحت اور عدم لذت اسکی بیماری ہے۔ اسی طرح سمع و بصر بیداری کی اور

عدم سمع و بصر نوم کی علامت ہے۔

۱۵۱۸۱- ابو بکر زاری، غیلان سمرقندی کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول ہے:

زہد کے علاوہ کلام کے بابت گفتگو کرنے والے زندیق، کلام وقفہ کے علاوہ صرف زہد کے بارے میں کلام کرنے والا بدعتی اور زہد و وراق کے علاوہ فقہ کے بابت کلام کرنے والا فاسق ہے، مذکورہ تمام امور کا لحاظ کر کے گفتگو کرنے والا مخلص ہے۔

۱۵۱۸۲- ایک شخص نے ابو بکر وراق سے کہا کہ مجھے فلاں سے خوف ہے۔ انہوں نے فرمایا اس کے بجائے اللہ سے خوف کرو۔

۱۵۱۸۳- محمد بن موسیٰ نجیدی، ابو بکر بن احمد بلخی کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول مروی ہے:

اگر طمع سے اس کے باپ بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا کہ تقدیر میں شک کرنا میرا باپ ہے، اگر اس سے اس کے پیشہ کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا اکتساب ذلت اور اگر اس سے غایت کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا حرمان۔

۱۵۱۸۴- ابو بکر وراق کا قول ہے:

کامل طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے اور اللہ کو ہر شئی پر ترجیح دینے کے بعد ہی بندہ کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ اور یقین کے نور کے ذریعہ ہی بندہ متقین کے درجات تک پہنچا ہے۔

۱۵۱۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، علی بن حسن بلخی، محمد بن محمد بن حاتم، ابو بکر محمد بن عمرو وراق بلخی، ابو عمران موسیٰ بن حزم بن ترمذی، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، عبدالرحمن بن ابی سعید کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اپنی اہلیہ کا لوگوں پر راز فاش کرنا عند اللہ سب سے بڑی خیانت ہے۔

۱۵۱۸۶- ابو بکر بلخی، عبید بن غنام، ابو بکر بن شیبہ، عمر بن معاویہ، عمر بن حمزہ عمری، عبدالرحمن بن سعید کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اپنی زوجہ کے راز کو فاش کرنا الا اثر الناس ہے۔

۱۵۱۸۷- ابو فضل صرام ہروی، ابو عمرو بن نجید کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف تین چیزوں میں مصروف رہتا ہے۔ (۱) ہر وقت اللہ سے انس حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ (۲) اللہ کا شاکر بن کر رہتا ہے۔ (۳) تمام امور میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۱۵۱۸۸- محمد بن موسیٰ، ابو حسین فارسی، ابو علی انصاری، کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف باللہ عفو الہی کی طمع اور اس کے فضل کا امیدوار ہوتا ہے۔

۱۵۱۸۹- شاہ کرمانی کا قول ہے:

عابد انسان اولیاء اللہ سے محبت کرتا ہے، کیونکہ یہ بھی محبت الہی کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۰- ابو عبد الرحمن سلمی، ابو عمرو بن نجید کا قول ہے: شاہ کرمانی بڑے صاحب بصیرت اور زیرک انسان تھے اسی وجہ سے کبھی انہیں ناکامی کا سامنا نہیں ہوا۔ فرمایا کرتے تھے۔ محارم کا تارک، شہوات سے اجتناب کنندہ، باطن کا دوام مراقبہ اور ظاہر کو اتباع سنت سے آباد کرنے والا اور عقل حلال کے عادی انسان کو کبھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

(۵۶۴) شاہ الکرمانی

۱۵۱۹۱- شاہ کرمانی کا قول ہے: مخلوق کی نظر سے مخلوق کو دیکھنے والے انسان کی ان سے خصومت طویل ہوتا ہے، اور نظر الہی سے لوگوں کو

دیکھنے والا انسان انکی خصومت سے محفوظ رہتا ہے،

۱۵۱۹۲- محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، محفوظ کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

۱۔ صحیح مسلم ۱۰۶۰۔ ۲۔ مسند الامام احمد ۲۹/۳۔ ۳۔ الترغیب والترہیب ۸۶/۳

میں لوگوں کے روحانی مرض کو معلوم کر کے ان کا علاج کرتا ہوں۔ کیونکہ طبیب سے مرض پوشیدہ رکھنے والا انسان غیر عاقل ہے۔
۱۵۱۹۳- احمد بن ابی عمران ہروی، ابن نجید کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:
خواہش پرست انسان دنیا کی راحت کا طالب ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۴- محمد بن حسین ابو عمرو بن نجید کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:
باطل کی طرف مائل ہونا مبطلین کے تقرب کی علامت ہے۔



۱۵۱۹۵- محمد بن موسیٰ حسین فارسی، ابوعلی انصاری کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:
فضل اہل فضل اور ولایت اہل ولایت کیلئے خود ان کے اپنے کو اہل فضل و اہل ولایت سمجھنے سے قبل تک ہے۔ نیز فرمایا متکبر انسان اللہ سے دور ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۶- ابو عامر عبد الوہاب بن محمد، کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ محمد بن احمد کا قول مروی ہے:
میرے سامنے سہل بن عبد اللہ کے نزدیک ایک کبوتر آگرا، انہوں نے مجھے اسے کھلانے پلانے کی تاکید کی، چنانچہ میں نے اسے کھلایا پلایا، اس کے بعد وہ اڑ گیا، میں نے سہل سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کرمان میں میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے یہ مجھ سے اس کی تعزیت کرنے آیا تھا۔ ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ مرنے والے شاہ کرمانی تھے۔ میں نے تاریخ نوٹ کر کے بعد میں اس کی تحقیق کی تو واقعی انہی تاریخوں میں شاہ کرمانی کا انتقال ہوا تھا۔

۵۶۵ یوسف الرازی

۱۵۱۹۷- محمد بن موسیٰ، عبد اللہ بن علی طوسی، ابو جعفر رازی کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:
اللہ کا دہان رکھنے والے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ حقیقت میں ذکر الہی میں مشغول انسان غیر اللہ کے ذکر میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور ایسے شخص کی ہر شئی سے حفاظت کی جاتی ہے۔

۱۵۱۹۸- محمد بن حسین، ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:
بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم قبل از توبہ اپنی مراد حاصل نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا کیا توبہ سے میری نجات ہوگی۔ نیز مجھے صدق و اخلاص کے بھی ضرورت نہیں کیونکہ عند اللہ سعید ہونے کی صورت میں گناہ میرے لئے نقصان دہ اور غیر سعید ہونے کی صورت میں توبہ میرے لئے نفع بخش نہیں ہے۔ لہذا میرے لئے اعمال کے مقابلہ میں اس کے فضل پر اعتماد کرنا اولیٰ ہے۔ کیونکہ فضل الہی اور کرم الہی کے مقابلہ میں اپنے اعمال پر اعتماد کرنا قلت معرفت کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۹- ابو بکر رازی نيساپوری، کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:
دنیا میں طغیانی دو قسم پر ہے، (۱) مال کی طغیانی، (۲) علم کی طغیانی کا علاج عبادت اور مال کی طغیانی کا علاج زہد ہے۔
۱۵۲۰۰- انہیں کا قول ہے: ادب، علم، علم صحت، عمل حکمت، حکمت زہد، زہد ترک دنیا، ترک دنیا رغبت فی الآخرة اور رغبت فی الآخرة رضا الہی کے حصول کا سبب ہے۔

۱۵۲۰۱- ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:
اے انسان! رضا الہی کے خلاف کام کرنے پر تجھے سزا ملے گی۔

۱۵۲۰۲- نیز فرمایا۔

احسان فراموش انسان عمل کے وجہ سے متکبر بن جاتا ہے۔

۱۵۲۰۳- محمد بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

مخلوق پر نزول آفات کا سبب خود ان کے اعمال ہیں۔

۱۵۲۰۴- ابو فضل احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ ہروی کے سلسلہ سند سے ابوبکر رازی کا قول مروی ہے:

میں یوسف بن حسین کی زیارت کیلئے بغداد سے چلا، ری پہنچ کر میں نے ان کے گھر کے بارے میں معلومات کی، لوگوں نے کہا تم کو ان سے کیا تعلق وہ تو زندیق انسان ہے۔ بہر حال میں ان کے گھر پہنچا تو وہ اس وقت تلاوت قرآن میں مصروف تھے دیکھتے ہی ان کی ہیبت مجھ پر طاری ہو گئی؟ انہوں نے آمد کیوجہ دریافت کی تو میں نے کہا آپ کی زیارت۔ پھر انہوں نے مجھے کلام کیلئے کہا تو میں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میں نے تم کو اپنی زمین میں گھر بناتے دیکھا، اگر تم عاقل ہوتے تو گھر کو منہدم کر دیتے۔ اس کے بعد یوسف پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ قرآن اس کے آنسو سے تر ہو گیا۔ پھر مجھ سے کہنے لگے۔ اسکے باوجود بھی اللہ ری مجھے زندیق کہتے ہیں۔

۱۵۲۰۵- ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے:

ناراض ہونے والے کو ہم کیسے راضی کریں، جو بلا جرم ہم سے ناراض ہو گیا۔ تاکہ میرا نفس مخلوق کی تدبیر کرنے والی ذات کو پہچان لے۔ اور میں ہر حال میں اس کا شکر ادا کروں۔

۱۵۲۰۶- احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ جس قوم سے راضی ہوتا ہے تو اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے ورنہ اسے اپنے غیر پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے۔ پھر انہوں نے تمثیل کے طور پر چند اشعار کہے۔ (۱) اے اپنی قدرت سے میرے قلب میں آگ روشن کرنے والے، اگر تو میری آگ کو بجھانا چاہے تو بجھا سکتا ہے۔ (۲) اس حالت میں دنیا سے کوچ بھی میرے لئے باعث عار نہیں۔

۱۵۲۰۷- ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم کا قول ہے:

اپنی قدر تک واقف انسان اپنی ہتک ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۰۸- ابو عمر عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:

دنیا کے فریب اور ان کے فتنوں نے علماء کو ہلاک اور قراء کے قلوب کو غافل کر دیا اسی وجہ سے اب دنیا میں جاہل متحیر یافتہ باز عالم کے علاوہ کوئی باقی نہیں نعمت کنندہ ذات مجھے اپنی رسی مضبوطی سے تھامنے اور اپنے کرم کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما اور مجھ پر اپنی نعمت کامل فرما، اے ذوالجلال والا کرام ذات اپنی محبت میرے قلب سے زائل مت فرما۔

۱۵۲۰۹- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی محبت اختیار کروں۔ فرمایا بارعب اور ظاہر و باطن میں ہیبت زدہ ذات کی محبت اختیار کر۔

۱۵۲۱۰- یوسف کا قول ہے:

ذوالنون سے آمین کی مجالس کے مقام کے بابت سوال کیا گیا؟

فرمایا عند اللہ۔

۱۵۲۱۱- یوسف کا قول ہے:

میں نے ایک روز ذوالنون سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا مخلوق کے بجائے اللہ کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۱۲- یوسف کا قول ہے:

ایک بار ذوالنون نے بھائی کی زیارت کیلئے طویل مسافت طے کرنے کے بعد فرمایا محبت الہی کے لئے کسی طویل مسافت کی ضرورت نہیں۔

۱۵۲۱۳- ذوالنون سے عاصی کی تحقیر نہ کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو اصل مالک حقیقی کی اس کے ساتھ معاملہ کی وجہ مجھے اس کی تحقیر کی جرأت نہیں ہوتی۔

۱۵۲۱۴- یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے فتح بن شرف کا قول مروی ہے:

مجھ سے ذوالنون نے فرمایا مخلوق بے امیدوں کے انقطاع کے بعد ہی وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ لقاء الہی کو محبوب رکھنے والے پر اخلاص اختیار کرنا لازم ہے۔

۱۵۲۱۵- یوسف بن حسین، محمد بن یحییٰ سرخی کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

محبت الہی چار قسم پر ہے۔ (۱) محبت الہی میں مستغرق ہو جانا، (۲) اللہ سے محبت کرنا، (۳) اللہ کا ذکر کرنا، (۴) اللہ اور بندہ کے درمیان محبت کا ہونا۔

۱۵۲۱۶- یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے ذوالنون کا قول مروی ہے:

محبت الہی کے انیس درجے ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ اجابت اور اس کا سب سے اعلیٰ درجہ توکل ہے۔

۱۵۲۱۷- ذوالنون کا قول ہے:

اپنی قدر سے ناواقف انسان ہنگ ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۱۸- ایک روز ایک شخص نے ذوالنون سے وصیت کی درخواست کی؟ فرمایا اگر تو عند اللہ سعید ہے تو تجھے انبیاء اور صدیقین کی دعاء حاصل ہونے کی وجہ سے میری وصیت کی ضرورت نہیں، اگر تو عند اللہ شقی ہے تو میری وصیت تیرے حق میں کارگر نہیں ہے۔

۱۵۲۱۹- فرمایا اللہ کی اطاعت لازمی امر ہے۔

۱۵۲۲۰- یوسف سے لوگوں کے دنیا سے محبت کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے دنیا کو ان کے رزق کا خزانہ بنانے کی وجہ سے۔

۱۵۲۲۱- یوسف کا قول ہے:

حبیب عند خواہی سے قبل ہی معاف کر دیتا ہے۔ اے انسان اپنا راز کسی پر فاش مت کر۔

۱۵۲۲۲- یوسف کا قول ہے:

بداخلاق انسان پریشان رہتا ہے۔ نیز فرمایا احرار کے قلوب اسرار (رازوں) کے قبرستان ہیں۔

۱۵۲۲۳- یوسف سے اخلاص کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق کی حمد و مذمت سے عدم تاثر اخلاص کی دلیل ہے۔

۱۵۲۲۴- عثمان بن محمد، ابو حسین صوفی محمد بن عبد اللہ رازی، ابو یعقوب بن حسین صوفی رازی، احمد بن حنبل، مزدان بن معاویہ، ہلاک بن سعید ابو معلیٰ کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بارتین ہدیہ کئے ہوئے پرندوں میں سے آپ نے ایک تناول فرمایا۔ دوسرے روز خادم نے باقی دو آپ کے سامنے پیش کئے تو فرمایا کیا میں نے تم کو ذخیرہ اندوزی سے منع نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ اللہ بندہ کو ہر دن رزق عطاء کرتا ہے۔

۱۵۲۲۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن عصام رازی، یوسف بن حسین، عامر بن سیار، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

غیر ضرورت کی چیزوں کے خریدنے والا بعض مرتبہ ضرورت کی اشیاء فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۵۶۶ سعید بن اسماعیل

۱۵۲۲۶- ابو عمر بن حمدان ابو عثمان صیرنی کا قول ہے:

تبع سنت انسان حکمت کی اور خواہش پرست انسان بدعت کی باتیں کرتا ہے۔

۱۵۲۲۷- عبد اللہ بن محمد معلم و ابو عمر بن نجیر کے سلسلہ سند سے محمد بن فضل بخاری کا قول مروی ہے:

اللہ نے لوگوں کو آداب عبادت سکھانے کے لئے ابو عثمان کو فنون عبادت سے مزین فرمایا۔

۱۵۲۲۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو عمر بن نجید کے سلسلہ سند سے ابو عثمان کا قول مروی ہے:

چالیس برس سے میں پریشانی سے محفوظ ہوں۔

۱۵۲۲۹- محمد بن احمد بن عثمان کے سلسلہ سند سے ابو عثمان کا قول مروی ہے:

بھائیوں کی دلجوئی ان پر شفقت سے بہتر ہے۔

۱۵۲۳۰- ابو عمرو بن حمدان کے سلسلہ سند سے ابو عثمان کا قول مروی ہے:

چار چیزیں قلب کے صلاح اصلاح کی علامت ہیں،

(۱) تواضع، (۲) فقر الی اللہ، (۳) خوف الہی، (۴) اللہ سے امید وابستہ کرنا۔

۱۵۲۳۱- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

منع، عطاء، عزت اور ذلت کے مواقع سے واقف ہونے کے بعد ہی انسان کامل ہوتا ہے۔

۱۵۲۳۲- ابو عثمان کا قول ہے:

تین چیزیں عداوت کا سبب ہیں:

(۱) طمع فی المال، (۲) طمع فی اکرام الناس، (۳) طمع فی قبول الناس۔ نیز فرمایا:

خوف الہی وصول الی اللہ اور کبر انقطاع عن اللہ کا سبب ہے۔ اور لوگوں کو حقیر سمجھنا علاج مرض ہے۔

۱۵۲۳۳- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

دنیا کا سرور غیر اللہ کا خوف اور غیر اللہ ہے امید وابستہ کرنا قلب سے سرور الہی و خوف الہی اور امید الہی کے خاتمہ کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۴- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف سے عزت ملنے کے بعد معاصی سے ذلیل ہونا انسان کے لائق نہیں۔

۱۵۲۳۵- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

امیدوں کا دائرہ کم کرنا اصل نیکی ہے۔

۱۵۲۳۶- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان پریشان اور غیر خواہش پرست انسان سکون میں ہوتا ہے۔

۱۵۱۳۷- محمد بن حسین، عبد اللہ رازی، کا قول ہے:

ابو عثمان کی وفات کے وقت ان کے صاحبزادہ ابو بکر نے ان کا قیص پھاڑا تو انہوں نے فرمایا:

اے لڑکے ظاہر میں خلاف سنت کام کرنا باطن میں ریاء کی علامت ہے۔

۱۵۲۳۸- محمد بن حسین، محمد بن احمد سلامتی کے سلسلہ سند سے حسین وراق کا قول مروی ہے:

میں نے ابو عثمان سے صحبت کے بابت سوال کیا فرمایا:

اللہ کی صحبت حسن ادب، صحبت رسول اتباع سنت، صحبت اولیاء احترام و حرمت، حسن خلق اور صحبت اخوان انبساط کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۹- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، محمد بن احمد بن یوسف کے سلسلہ سند ابو عثمان کا قول مروی ہے:

اے لوگو ذلت سے بچنے کے لئے اطاعت الہی کے ذریعہ عزت حاصل کرو:

۱۵۲۴۰- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

عقل انسان ابتدائی سے نقصان دہ امر سے اجتناب کرتا ہے۔

غیر معلوم کو عالم کے سپرد کرنے کا نام تفویض ہے، تفویض رضاء الہی کا سبب ہے۔

۱۵۲۴۱- محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو حسین وراق کے سلسلہ سند سے ابو عثمان کا قول مروی ہے:

عقل انسان خوف الہی کی وجہ سے ظالم کو بھی ملامت نہیں کرتا۔

۱۵۲۴۲- محفوظ کا قول مروی ہے:

ابو عثمان نے سوال کرنے پر فرمایا: سعادت کی علامت اطاعت الہی کے باوجود خوف خدا کا ہونا ہے اور سعادت اور مغاصی کے

باوجود اپنے کو بڑا سمجھنا شقاوت کی علامت ہے۔

۱۵۲۴۳- محمد بن حسین، سعید بن عبد اللہ بن سعید بن اسماعیل، ابو صالح حمدون قصار، قتیہ بن سعید، عبثر، اشعث، محمد، نافع، کے سلسلہ

سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد مرنے والے کے ورثاء پر فدیہ واجب ہے۔

۱۵۲۴۴- سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروان، قتیہ بن سعید، عبثر بن قاسم، اشعث بن سوار، محمد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول

مروی ہے:

رمضان کے روزہ کی قضاء سے قبل دینا سے جانے والے کے ورثاء پر ایک دن کا ایک مسکین کو ایک مد دینا لازمی ہے۔

(۵۶۷) احمد بن عیسیٰ

۱۵۲۴۵- عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن احمد ربلی کے سلسلہ سند سے ابو سعید خزاز کا قول مروی ہے:

دور استوں سے قلب میں معرفت آتی ہے، (۱) سخاوت، (۲) کوشش۔

۱۵۲۳۶- ابو حسن علی بن عبد اللہ جہنی، تبحر بن مؤمل، ابو بکر دقاق کے سلسلہ سند سے احمد بن عیسیٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو دنیاوی اشیاء کو خیر باد کہنے سے مستقبل کے پیش آمدہ مسائل سے تمہارے قلوب خالی ہوں گے۔ اور تمہاری ضروریات خود بخود پوری ہوں گی۔

۱۵۲۳۷- محمد بن موسیٰ، عمر بن علی فرغانی، ابن الکاتب کے سلسلہ سند سے ابوسعید کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو قبل از وقت ہی ذکر کی حلاوة، قرب کا وصول اور دیگر انعام عطاء فرما دیتے ہیں، اسکے بعد وہ پر لطف زندگی گزارتے ہیں، اور ان کو دوزبانیں عطاء کی جاتی ہیں، (۱) ظاہری، (۲) باطنی، ظاہری زبان سے اجسام سے اور باطنی زبان سے اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۱۵۲۳۸- ابو فضل ہروی کے سلسلہ سند سے ابو بکر دقاق کا قول مروی ہے:

ایک روز ابوسعید خرازی نے نیند سے بیدار ہو کر فرمایا مجھے خواب میں کچھ باتیں بتائی گئی ہیں تم انہیں لکھ لو: اللہ نے علم کو معرفت کے لئے دلیل اور حکمت کو محبت کے لئے رحمت بنایا ہے۔ لہذا علم اللہ تک رسائی کی دلیل اور معرفت اس پر دال ہے، علم کے ذریعہ معلومات اور معرفت کے ذریعہ معروقات حاصل کی جاتی ہیں، پس معرفت حق کی تعریف اور علم مخلوق کی تعریف کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، اس کے بعد فوائد جاری ہوتے ہیں۔

۱۵۲۳۹- ابو فضل الطوسی، غلام الدقاق، ابوسعید سکری، کے سلسلہ سند سے ابوسعید خرازی کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف ظاہر باطل ہے:

۱۵۲۵۰- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، محمد بن علی کتانی، کے سلسلہ سند سے ابوسعید خرازی کا قول مروی ہے:

عارفین کے قلوب علوم غریبہ اور اخبار عجیبہ کے خزانوں سے لبریز ہوتے ہیں۔

۱۵۲۵۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر کتانی و ابو حسن رملی کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم نے ابوسعید سے وصول الی اللہ کا طریقہ معلوم کیا انہوں نے فرمایا توبہ اسکی اولین شرط ہے، پھر توبہ ہی خوف خدا، خوف خدا خود رجا، رجا مقام صالحین، مقام صالحین مقام مریدین، مقام مریدین مقام مطیعین، مقام مطیعین مقام محبین، مقام محبین مقام مشتاقین مقام اولیاء اور مقام اولیاء مقام مقربین تک رسائی کا سبب ہے، پھر انہوں نے ہر مقام کے لئے دس شرائط بیان فرمائیں ان پر عمل کے بعد قلوب نعماء الہیہ میں نظر اور احسانات الہیہ میں غور کرتے ہیں، اس کے بعد وہ ذکر الہی سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اور ان کی ارواح ملکوت السموات کی سیر کرتی ہیں۔

پھر ان کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ سے ذرہ بھر دور نہیں ہوتے، درجات عالیہ کے حصول کے باوجود تواضع اختیار کرتے ہیں یہی لوگ عالمین، اولیاء اللہ، اصفیاء اور اتقیاء ہیں، دوسرے لوگوں پر ان ہی کی اقتداء لازم ہے۔

۱۵۲۵۲- ابو عمیر عثمانی، ابو حسن رازی کے سلسلہ سند سے ابوسعید خرازی کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ کے علاوہ تجھے ملنے والا اور تجھ سے فوت ہونے والا قلیل ہے۔

۱۵۲۵۳- ابوالفتح یوسف بن عمر بن مسرور نواس، علی بن محمد مصری، ابوسعید احمد بن عیسیٰ خرازی بغدادی، صوفی، عبد اللہ بن ابراہیم غفاری،

جابر بن سلیم، تبحر بن سعید، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے بد اخلاق انسان منحوس ہے اور تم میں سے بد اخلاق افراد شریر لوگ ہیں۔

(۵۶۸) احمد نوریؒ

۱۵۲۵۳- عبدالمعتم بن حیان، کے سلسلہ سند سے ابوسعید اعزابی کا قول مروی ہے:

ایک بار غیر موسم حج میں ابو حسین ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے بغداد سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا، اس وقت ان کا چہرہ متغیر دیکھ کر ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ (۲) اور میری وہ حالت کردی جو تمہیں نظر آ رہی ہے۔

۱۵۲۵۵- ابوحسن بن مقسم کا قول مروی ہے:

نوری حرم سے واپسی پر بہت لاغر ہو چکے تھے، ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا:

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے دور کر دیا، (۲) مجھے غریب و اجنبی بنادیا، (۳) حتیٰ کہ میرے عیوبت کے وقت اس کا

ظہور ہو گیا، (۴) اور میرے وصل کے وقت اس کا فضل ہو گیا۔

۱۵۲۵۶- عمر بناء کا قول ہے:

ایک بار حاکم وقت نے گرفتاری کا حکم دیا۔

چنانچہ انہیں گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا، خلیفہ نے ان کے قتل کا حکم دیدیا، نوری نے سب سے قبل اپنے کو قتل کے لئے جلاد کے سامنے پیش کیا، جلاد نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، نوری نے کہا ان کی حیاۃ کو اپنی حیاۃ پر ترجیح دینے کے لئے میں نے ایسا کیا۔

جلاد نے قتل کے بجائے اسکی یہ بات خلیفہ کو بتادی، خلیفہ نے قاضی القضاۃ اسماعیل بن اسحاق کی عدالت میں اس چیز کو پیش

کرنے کا حکم دیا۔ قاضی القضاۃ نے ان سے طہارۃ، عبادت اور صلوٰۃ کے مسائل دریافت کئے، نوری نے خلیفہ کے سامنے ان کے

جوابات پیش کئے، اور فرمایا کہ اللہ نے چند بندوں کا دیکھنا، سننا، کلام کرنا اور چلنا پھرنا سب رضاء الہی کے مطابق ہوتا ہے، نوری کی مذکورہ

باتوں کے سننے کے بعد اسماعیل پر گریہ طاری ہو گیا اور اس نے خلیفہ سے کہا کہ اگر یہ لوگ زندیق ہیں تو پھر دنیا میں کوئی موجد نہیں ہے۔

اس کے بعد خلیفہ نے ان کو تنہائی میں بلا کر ان سے ان کے گزر بسر کے بابت سوال کیا، انہوں نے کہا، ہم متوکل ہیں ہمارا رازق اللہ ہے،

اس کے بعد خلیفہ ہروی نے کہا جو اس کی محبت تک پہنچا وہ اس کے قرب سے مانوس ہوا اور اس نے اسے بندوں کے درمیان سے چن لیا۔

۱۵۲۵۶/۱- ابو فضل ہروی کے سلسلہ سند سے جعفر بن زبیر ہاشمی کا قول مروی ہے:

ایک روز دریا سے چور نے نوری کے کپڑے چوری کر لئے کچھ دیر بعد اس نے کپڑے واپس کر دیئے، لیکن اس کا دایاں ہاتھ

شل ہو گیا، نوری نے اس کے ہاتھ کی صحت کے لئے اللہ کے حضور دعا کی تو اسکی برکت سے اسکا ہاتھ صحیح ہو گیا۔

۱۵۲۵۷- ابوالفرج ورثانی علی بن عبدالرحیم، کا قول ہے:

ایک روز نوری کے پاؤں پر ورم دیکھ کر ہم نے ان سے انکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا ایک روز میرے نفس نے مجھ سے

کھجور کا مطالبہ کیا، میں کھجور کی تلاش میں نکلا چلتے چلتے میں تھک گیا لیکن مجھے کھجور نہیں ملے، پھر میں نے کھجور خرید کر اسے کھلائے، اس کے

۱- سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ۱۳۴۔ و مسند الامام احمد ۵۰۲/۳۔ و تاریخ بغداد ۲/۲۷۶، و کشف الخفا

۵۵۹/۱۔ و مجمع الزوائد ۳/۱۱۰۔ ۲۲/۸۔ و التعریب و التعریب ۲/۲۱۔ و اتحاف السادة المعتمدين ۷/۳۱۹۔

۲- تاریخ بغداد ۵/۱۳۰۔

بعد میں نے اس سے نماز کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔

اس وقت میں نے اس سے کہا قسم بخدا جب تک تو کھڑا نہیں ہوگا میں بیٹھوں گا نہیں۔ لہذا چالیس روز سے میں بیٹھا نہیں ہوں جسکی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی ہے۔

۱۵۲۵۸- ابو فضل، نصر بن ابی نصر طوسی، علی بن عبد اللہ بغدادی، کے سلسلہ سند سے فارسی کا قول مروی ہے:

ایک بار جنید نے مرض کا اظہار اور نوری نے عدم اظہار کیا، نوری سے عدم اظہار کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ہم نے اس کی وجہ سے ایسا کیا پھر انہوں نے شعر کہا:

اگر تو بیماری کا اہل ہے تو پھر تو شکر کا بھی اہل ہو گیا لوگوں نے نوری کی بات جنید سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا ہم نے عدم شکوئی کی وجہ سے ایسا کیا۔

۱۵۲۵۹- علی بن عبد اللہ جہنی، علی بن عبد اللہ ضیاطی، ابو محمد مرثی کے سلسلہ سند سے ابو حسین نوری کا قول مروی ہے:

میرے ایک ساتھی نے مجھے چند نصیحتیں کیں۔

(۱) علم شرع سے عدم تجاوز، (۲) مردوں سے عدم صحبت، (۳) حکومت کی عدم حرص، (۴) فقر کا عدم اظہار، (۵) علم سے عدم استغناء، (۶) ظاہر و باطن میں توافق، (۷) مخالفت نفس، (۸) غلط قصائد کا عدم سماع۔

۱۵۲۶۰- ابو حسن، عبد الواحد بن بکر علی بن عبد الرحیم کا قول مروی ہے:

ایک بار نوری بیت اللہ کے پردے کو پکڑ کر کہہ رہے تھے: میرا تجھے پکارنا میرے حزن کے لئے کافی ہے گویا میں بعید ہوں یا آپ دور ہیں (۲) اور میں بلا رغبت آپ کے فضل کا طالب ہوں میں نے اپنی مثل کوئی زاہد نہیں دیکھا۔

۱۵۲۶۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابو محمد عبد اللہ محمد رازی کے سلسلہ سند سے نوری کا قول مروی ہے:

مخلوق سے انقطاع سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ تمہیں کام اپنے محبوب سے تلذذِ راجحین کا کام اپنے موجود سے امید لگانا ہوتا ہے۔

عبد اللہ رازی، قتاد کے سلسلہ سند سے ابو حسین نوری کا قول مروی ہے:

میں نے غلام جلیل کو بغداد میں پیادہ پا چلتے ہوئے دیکھا ان سے ^۱ وجہ پوچھی، انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہے:

(۱) حق کی آنکھ سے غور سے دیکھ اگر تو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(۲) نفس کی پیروی مت کر اور حق کے ساتھ وفاداری کی قدرت کو دیکھ۔

۱۵۲۶۲- عثمان بن محمد عثمانی، کہتے ہیں ابو محمد عبد اللہ بن محمد رازی نے بیان کیا کہ نوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:

(ترجمہ) میری خوشی کے راز یہ ہیں کہ تو نے مجھے وہ خوشیاں عطا کی ہیں جن کا میں نام نہیں لیتا، پس ایک جاننے والے پکارا کہ تیرے سرور کو گہن لگنے والا ہے، پس تو کیسے اس راز پر خوش ہے جو فاش ہونے کے قریب ہے؟ پس وہ میرے راز کی حفاظت کرتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ وہ دیکھتا رہا کہ میں خوشی کے راز کی حفاظت کرتا ہوں یا نہیں، وہ راز میرے تمام امور کی طرف سے کافی ہے اور حق مجھے اور اس کو غنی کرتا ہے۔

۱۵۲۶۳- عثمان بن محمد، احمد بن حسین، ابو الحسن قتاد کہتے ہیں میں جبکہ نو عمر تھا میں نے نور کو یہ شعر لکھ کر بھیجا: (ترجمہ) جب نور میں کل کا کل فانی ہے تو مجھے بتا کہ میں کہاں ٹھکانہ بناؤں؟ جواب میں انہوں نے لکھا: جب تو غیر فانی امور میں مشغول ہو جائے تو ان امور میں تیرا وقت گزرا میرے نزدیک باعث خیر اور تعمیر ہے۔

۱۵۲۶۴ عثمان بن محمد، حسن بن احمد ابوعلی کہتے ہیں نوری نے جنید رحمہ اللہ کو میرا (راز) کے بارے میں سوال کیا؟ اور اپنے اشعار میں تین امور کی طرف اشارہ کیا۔

(ترجمہ) (اے جنید!) تجھ سے ایک سائل تین رازوں کا سوال کرتا ہے، جن کا راز میں رکھنا بھی ایک راز ہے، ایسا جو ان جس نے اپنی پیلیوں کے درمیان راز کو یوں چھپا لیا گویا وہ کسی راز کو جانتا ہی نہیں۔ پس اس نے راز پر ذلت کے پردے آویزاں کر دیئے پس وہ ہر بات کی حفاظت کرتا ہے بے شک راز کو چھپانا راز کو پالنے کے مترادف ہے راز کو وہی پاتا ہے جو اس کی ہر ایسے شخص سے حفاظت کرے جس کے بارے میں افشاء راز کا اندیشہ ہو۔ پس راز کا نگہبان دراصل ہے جو کمالات کا مالک ہے۔ پس ہر راز کو فاش کرنے والا اندر سے خالی ہے۔

۱۵۲۶۵ محمد بن حسین، ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی، قتاد، ابو الحسن النوری کہتے ہیں میں نے بغداد میں خوبصورت شکل کے مالک نو جوان کو دیکھا تو اس کو کہا تم عمدہ جوتے پہن کر راستوں میں کیوں چلتے ہو؟ اس نے کہا اللہ نے مجھے اچھی شکل کا مالک بنایا تو میں اچھا علم تلاش کرنے نکلا ہوں۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر پڑھے (ترجمہ)

اگر تو دیکھنے والا ہے تو حق کی آنکھ سے دیکھ، ایسی صفت کو جس قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور اپنے نفس کی خواہشات کو ان میں مت ملا اور حق کے ساتھ قادر کی قدرت کو ملاحظہ کر۔

۱۵۲۶۶ محمد بن عیسیٰ دہقان کا قول ہے:

ایک روز میں نے نوری سے سوال کیا کہ اسے کوسری کی کوئی بات یاد ہے، انہوں نے بواسطہ سری عن کرنی عن ابن سماک عن ثوری عن اعمش عن انس حدیث نبوی بیان کی کہ مسلمان کی حاجت پوری کرنے والے کے لئے عمر بھر اللہ کی اطاعت کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب ہے۔

(۵۶۹) جنید بن محمد جنید کے اقوال زیریں۔

۱۵۲۶۷ ابو حسین علی بن ہارون بن محمد، ابو بکر محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ہم نے قرآن و سنت کا علم پوری قوت سے حاصل کیا ہے، غیر حافظ غیر محدث اور غیر فقیہ ہمارے نزدیک قابل اقتداء نہیں ہے جنید اولاً اصحاب حدیث کے مذہب پر عمل پیرا تھے بعدہ حارث بن اسد محاسبی اور اپنے ناموں سری بن مغلس کی صحبت اختیار کر کے ان کا مسلک اختیار کر لیا تھا۔

۱۵۲۶۸ ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، ابو محمد خواص کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد مجھے اپنے ساتھ صحراء میں چلنے کو کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے امن کی جگہ سے نکال کر خطرات کی جگہ چلنے کا حکم دیتے ہو، لیکن وہ مجھے خوب مطمئن کرتے، چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑتا، راستہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا۔ پھر وہ مجھے سوال کا حکم دیتے، میں کہتا کہ اس وقت میرا ذہن سوال سے خالی ہے، لیکن ان کی طرف سے سوال پر اصرار کیا جاتا، پھر میں اپنے ذہن کے مطابق ان سے سوال کرتا تو وہ مجھے ان کا جواب دیکر مالوس چلے جاتے، میں ان سے بار بار کہتا کہ آپ مجھے مامون و مالوس مقام سے نکال کر غیر مالوس مقام کی طرف لے جاتے ہو، وہ کہتے کہ میرا حال تو یہی ہے کہ نصف مخلوق کے میرے قریب ہونے

۱۔ فضلاء الحوایج لابن ابی الدنیا ۲۵۔ و تاریخ بغداد ۳/ ۱۱۵۔ و تاریخ الکبیر ۸/ ۳۳۔ و العلل المتماہیة ۲/ ۲۰۲۔

۲۔ تاریخ بغداد ۷/ ۲۴۱۔

اور دیگر نصف کے مجھ سے دور ہونے کے باوجود مجھے کوئی انیسیت و بعد محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۲۶۹- ابو حسین محمد بن علی بن حبیش الناقد صوفی کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

صاحب بصیرت انسان سب سے پہلے مصنوع سے صانع تک پہنچتا ہے، اس طرح کہ حادث چیزوں میں نور آتا ہے کہ ان کی ابتداء کیسے ہوئی، پھر وہ کیسے فنا ہوں گی، پھر وہ فقط اللہ کی تعریف، اسی کی عبادت اسی کی اطاعت، اسی کی عظمت کرتا ہے، اور تقدیرات پر اس کا یقین مستحکم ہو جاتا ہے۔ بلا ثانی اللہ کی ازلیت و اولیت کا اقرار اس یقین کے ساتھ کہ نافع، ضار، معطی، غیر معطی اور رازق اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، کا نام توحید ہے۔

ایک عالم نے توحید کی تعریف کے سوال پر فرمایا مخلوق کی حرکات و سکنات کو اللہ وحدہ لا شریک کے سپرد کرنے کا نام توحید ہے۔ بعض علماء کا قول ہے:

نظام توحید کا نام توکل ہے، کیونکہ مخلوق کی حرکات و سکنات فقط علم الہی کے سپرد کرنے کے ساتھ محبت یقین اور توکل حاصل ہوتی ہے۔

۱۵۲۷۰- حسین بن موسیٰ، ابو نصر طوسی، عبد الواحد بن علوان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے جوان علم کو لازم پکڑ، کیونکہ صاحب علم انسان شکوک و شبہات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۲۷۱- جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلہ سند سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

میں نے جنید کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ موت کے بعد اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا۔ فرمایا تجھ میں چند رکعتوں کے پڑھنے کے علاوہ مجھے کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا۔

۱۵۲۷۲- ابو حسن بن مقسم، ابو حسین بن دراج کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

بادشاہوں کی محبت کے بجائے عارفین کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۷۳- جعفر بن محمد، حسین بن حکمی، سفیانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

تبع سنت انسان کے لئے خیر کے تمام راستے کھلے ہوتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں عرض کیا اے باری تعالیٰ آپ کا خوف نہ رکھنے والا انسان غیر عالم ہے۔ بعض حکماء نے مالک بن دینار سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اگر تم معرفت الہی حاصل کر لیتے تو آج تم مجھ سے یہ سوال نہ کرتے۔

۱۵۲۷۴- مؤلف کہتے ہیں میں نے ابو الحسن علی بن ہارون بن محمد سمسار سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنید بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا۔

جان لے! اے بھائی تو نے وصول (حق) کے بارے میں جو سوال کیا ہے وہ ہلاکت خیز جنگل و بیاباں ہیں خطرات سے پر گھاٹ ہیں۔ ان میں کسی راہبر کے بغیر نہ چل، انکو دائمی چلنے والی سواری کے بغیر قطع نہیں کیا جاسکتا۔ میں تجھے ان جنگلات میں سے ایک جنگل کا پتہ بتاتا ہوں۔ پس اس کی جو صفت بیان کروں اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ جاں لے تیرے آگے وہ جنگل ہے اگر تو اس میں سے کچھ لینا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اس ذات سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھ پر کسی حفاظت کرنے والے اور ہاتھی رہنے والے کو نگہبان مقرر کرے کیوں کہ اس راہ میں بہت خطرہ ہے اس کی گزرگاہ بہت نازک ہے۔ اس راہ میں پہلے پہل برزخ کا خطرہ ہے ایک اہوم تجھے اس میں دھکیلے گا۔ اور تجھے بے آسرا چھوڑ دے گا۔ اس وقت تو ایسے حال میں ہوگا کہ اس میں امن بھی پر خوف ہے، اس کی انسیت و حشت ہے۔ اس کی روشنی ظلمت ہے۔ اس کی نرمی شدت ہے۔ اس کی حضوری غائب میں ہے۔ اس کی زندگی موت ہے۔

طالب کے لئے اس میں کوئی ادراک نہیں۔ سارے کے لئے کوئی مہم نہیں بھاگنے والے کے لئے نجات نہیں۔

۱۵۲۷- علی بن ہارون کا قول ہے:

محمد بن جنید نے پند و نصائح پر مشتمل ہمیں ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، اما بعد اے برادرِ م قول و فعل فرق مت کرو، قول عمل کے مطابق اپناؤ کیونکہ یہ چیز انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی منافی ہے۔ اے برادرِ م اولیاء اللہ کے قلوب حکمت کے نور سے منور ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت ذکر الہی میں مشغول ہوتے ہیں اے برادرِ م اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم اور معرفت نامہ نصیب فرمائے۔ فقط والسلام۔

۱۵۲۸- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

جنید سے کامل صاحب حکمت شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: فرمایا صاحب حکمت انسان کو ضرورت کے مواقع پر غر خواہی نہیں کرنی پڑتی اور لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں، عوام الناس کے نزدیک وہ صاحب وقار ہوتا ہے۔ مخلوق کے بجائے اللہ سے اسکی تمام امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔

۱۵۲۹- ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ کے کچھ بندے کامل ایمان و یقین کے ساتھ صبح کرتے ہیں تمام امور میں رجوع الی اللہ سے کام لیتے ہیں۔ خواہش پرستی سے اجتناب کرتے ہیں خلوة ان کا انیس، تفکر ان کا کلام اور ذکر الہی ان کا شعار ہوتا ہے۔ بھوک و پیاس ان کی غذا، راحت ان کا توکل، اعتماد باللہ ان کا خزانہ اور صبر ان کے مرض کا علاج ہوتا ہے۔ رضاء الہی کے لئے ساتھی ہونے کا کام دیتی ہے۔

۱۵۳۰- ابوبکر محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ نے علماء کے قلوب کو علم کی حرص سے بھر دیا، نیز فرمایا: کوشش کرنا ہر علم و باب کے لئے مفتاح ہے۔

۱۵۳۱- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عطاء کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے لوگو! اگر مجھے آخری زمانہ کے حاکم کے رذیل ہونے کا علم ہوتا تو میں بھی تم سے بات نہ کرتا۔

۱۵۳۲- عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول مروی ہے:

جنید سے قناعت کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا:

حد شرع سے عدم تجاوز کا نام قناعت ہے۔

۱۵۳۳- علی بن عبد اللہ جہضمی، احمد بن عطاء، محمد بن حریف کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے کہ اگر اللہ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو اخطاء کا رادہ صالحین میں فرق نہ رہے۔

۱۵۳۴- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اگر علمی بات میں اپنی طرف سے کرتا تو میرا علم فنا ہو جاتا لیکن میرے علم کی ابتداء اور انتہاء حق ہے۔ بعض مرتبہ میرے دل میں خیال آتا ہے کہ قوم کا حاکم ان کا سب سے زیادہ ارذل شخص ہوتا ہے۔

۱۵۳۵- محمد بن حسین، ابوعبد اللہ دارمی کے سلسلہ سند سے ابوبکر عطوی کا قول مروی ہے:

جنید نے بوقت وفات میرے سامنے ایک قرآن پاک مکمل کیا، اس کے بعد سورۃ بقرہ کی ستر آیات تلاوت کیں بعد ازاں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۵۳۶- ابو حسن علی بن ہارون کے سلسلہ سند سے ابوقاسم جنید کا قول مروی ہے:

جعفر نے ان سے ذکر خفی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

ذکر خفی کا مقام زبان کے بجائے قلوب ہوتے ہیں جیسے اللہ کا خوف یا اسکی تعظیم اور بزرگی وغیرہ کا اعتقاد اور یہ چیز صرف اللہ اور اسکے بندے کے درمیان ہوتی ہے۔ باقی اس کے علاوہ جسے کرانا کاتبین لکھتے ہیں وہ ذکر خفی میں شامل نہیں ہے۔ باقی ذکر خفی ذکر جہر پر ستر فیصد فضیلت والی روایت کے بارے میں واللہ اعلم بالصواب کا قول کرتے ہیں۔

۱۵۲۸۵- علی بن ہارون کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

خالصتا حق کے اختیار کرنے والا مکرم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انبیاء والی باتیں ان کے قلوب میں ودیعت فرماتا ہے۔

۱۵۲۸۶- ابی، احمد بن جعفر ہانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

محبت محبوب کی عدم موجودگی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

۱۵۲۸۷- ابی، احمد بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے: احمد بن جعفر کہتے ہیں میں نے جنید سے ایمان کی حقیقت پوچھی انہوں نے فرمایا ایمان تصدیق و ایقان کا نام ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

لیکن ان میں سے پہلی صورت زیادہ قوی ہے۔ اور تصدیق کی حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان ہر کام ذات الہی کو سامنے رکھ کر کرے اگرچہ ہر کام کے وقت اللہ کے دیکھنے کا یقین بھی تصدیق ہے، لیکن تصدیق کی اول قسم اعلیٰ وارفع ہے۔ احمد کا قول مروی ہے:

میں نے جنید سے ایمان کی علامت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ایمان باللہ کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت کرنا، اسکی رضا کے مطابق کرنا، اسکی مرضیات کا خیال رکھنا اور ہرشی پر اسکو ترجیح دینا ایمان کی علامت ہے: پھر میں نے ان سے مزید ایمان ہی کے بابت سوال کیا، فرمایا اقر باللسان و تصدیق بالقلب کے ساتھ ساتھ لسان و قلب سے محض ثناء الہی کے کرنے کا نام ایمان ہے۔

۱۵۲۸۸- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والا انسان ہی لوگوں میں مصائب سے سب سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔

۱۵۲۸۹- جعفر کے سلسلہ سند سے عثمان کا قول مروی ہے:

۱۵۲۹۰- جنید کا قول مروی ہے:

بلا علم فقط کوشش یا فقط علم بلا کوشش کے حصول ہدایت غیر ممکن ہے، البتہ علم اور کوشش دونوں کے ذریعہ حصول ہدایت ممکن ہے۔

۱۵۲۹۱- ابو حسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے انسان اپنے نفس سے مطمئن ہونے کے بجائے گناہ کے بارے میں اس سے ڈر اور گناہ کرنے کے بعد اس پر ندامت اختیار کر۔

۱۵۲۹۲- ابو حسن بن مقسم، ابو حسن محلی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

گزشتہ زمانہ میں تو کل کی حقیقت موجود تھی اور اب فقط اس کا نام رہ گیا۔

۱۵۲۹۳- ابو حسن بن مقسم، ابو محمد خواص کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

میں برس سے میں نے جسکے سامنے حق بات کہی دوبارہ وہ میرے پاس نہیں آیا۔

۱۵۲۹۴- جعفر بن محمد، ابوحسن بن مقسم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اگر اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو بدکار بھی صالح بن جائیں، اور عابلیں کے اعمال ان کے لئے فضیلت کا باعث بن جائیں۔

۱۵۲۹۵- ابوحسن بن مقسم، ابو محمد مرعش کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: بعض خراسانی بھائیوں نے مجھے لکھا اے ابوقاسم عقلاء کی عقلیں انتہاء کو پہنچنے کے بعد متخیر ہو جاتی ہیں۔

۱۵۲۹۶- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

دعویٰ اہل دیانت کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

۱۵۲۹۷- محمد بن حسین، احمد بن اسحاق رازی، عباس بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اے لوگو کام سے قبل اس کے بارے میں عزم مصمم کرو، کیوں کہ یہ اشیاء کے لئے مقدمات کا کام کرتا ہے۔

۱۵۲۹۸- محمد بن حسین، احمد بن اسحاق رازی، عباس بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: مروءہ لوگوں کے لئے آزمائش کا سبب ہوتی ہے۔

۱۵۲۹۹- ابوحسن علی بن ہارون، کا قول ہے: جنید نے رویم کے قاضی بننے پر فرمایا: اس نے بیس برس سے حب دنیا کو پوشیدہ رکھا۔

۱۵۳۰۰- ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے: جنید نے ایک شخص سے سوال کرنے کے بعد فرمایا اللہ تمہارا بھلا کرے۔

۱۵۳۰۱- ابوبکر محمد بن احمد المفید کا قول ہے: ایک روز ہم نے بالامر جنید سے سوال کیا کہ اللہ اپنے بندہ کی طرف کب متوجہ ہوتا ہے۔ جنید بڑے ظریف الطبع انسان تھے، اس لئے انہوں نے جواب میں فرمایا انسان کا اللہ کی طرف بلا توجہ اسکی توبہ کا طالب بننا تعجب خیز ہے۔

۱۵۳۰۲- ابوحسن بن مقسم، محمد بن سعید کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ کی نعمت کو معاصی کا ذریعہ نہ بنانا اس کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہے۔

۱۵۳۰۳- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سعید و ابوبکر ختن کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ورع فی الکلام ورع فی الاکتساب سے بھی اشد ہے۔ اس کے ہم معنی جنید بن محمد کا شعر ہے۔

اپنے محبوب کا جرم عظیم بھی برداشت کرنا ضروری ہے۔

مظلوم ہونے کے باوجود اپنے کو ظالم کہنا لازمی ہے۔

۱۵۳۰۴- ابوحسن، ابوقاسم مطرز کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کا اللہ کے مطیع ہونے کے باوجود بھی اس سے بے خوف مت ہو۔

۱۵۳۰۵- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم نقاشی صوفی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

علم کے مقتضی پر عمل سے قبل اس سے شرف کے خواہاں انسان سے علم کا نور اور اسکی برکات سلب کر لی جاتی ہیں۔ کیونکہ علم انسان سے اولاً اپنے مقتضی پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۵۳۰۶- ابوحسن، ابوقاسم نقاشی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

انسان کو معاصی کے ارتکاب سے قبل صرف اس کے ارادہ پر عیب دار شمار نہیں کیا جاتا۔

۱۵۳۰۷- ابوحسن بن مقسم، علی بن حسن قرشی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

کیا حبیب تک وصول کا کوئی راستہ ہے جسکی وجہ سے میں مقام عبدیت پر کھڑا ہو جاؤں۔

۱۵۳۰۸- ابو حسن بن مقسم، ابو قاسم حفار کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

توبہ، خوف خدا، اللہ سے امید وابستہ رکھنا اور مناجات الہیہ وصول الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔

۱۵۳۰۹- احمد بن جعفر بن مالک کا قول ہے: ایک شخص کے سوال کے جواب میں جنید نے فرمایا خالی پانی کی تخلیق سے بھی قبل عنایت الہی شروع ہو چکی تھی۔

۱۵۳۱۰- جنید کا قول مروی ہے: یا الہی میں آپ سے آپ کی نظر کرم کا طالب ہوں۔

۱۵۳۱۱- جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: طالب صادق نیکی کو نیکی ہونے کی وجہ سے انجام دیتا ہے، اور گناہ سے گناہ ہونے کی وجہ سے اجتناب کرتا ہے۔

۱۵۳۱۲- جنید کا قول ہے: ایک بار مکہ میں بیماری کی وجہ سے سبحان اللہ کہنے کی بھی مجھ میں سکت نہیں رہی، نیز فرمایا ایک عرصہ تک اگر کوئی فقیر مجھ سے اور میں اسے جو حال بیان کرتا شب کو خواب میں وہی کچھ مجھے نظر آتا۔

۱۵۳۱۳- ابو عمرو عثمان، ابو حسن کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: دنیا میں کبھی بھی میں مصیبت پر پریشان نہیں ہوا، کیوں کہ اس جہاں کا دار غم ہونا مجھے معلوم ہے۔ البتہ کبھی کبھی اس جہاں میں خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ ورنہ اصل میں یہ دار امتحان و بلاء ہے۔

۱۵۳۱۴- ابو حسن جہضمی، ابو حسن کے سلسلہ سند سے، ابو عبد اللہ فارسی کا قول مروی ہے: جنید سے قول باری تعالیٰ سننقر نک فلا تنسی، کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا قرآن سے تلاوت اور نسیان سے مراد غل ہے۔

۱۵۳۱۵- جنید سے قول باری تعالیٰ ”و در سو ا ما فیہ“ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا انہوں نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ ایک بار سہلی نے جنید سے سوال کیا کہ حقیقتاً جو در کہنے والے لوگوں کے بابت آپ کی کیا رائے ہیں۔ فرمایا اے ابو بکر تمہارے اوزا کا برا الناس کے درمیان ستر قدموں کا فاصلہ ہے مخالفت نفس اس کا سب سے جھوٹا فاصلہ ہے۔

۱۵۳۱۶- جہضمی، محمد بن حسن، ابو قاسم بردان ہاوندی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابو حسن کے دروازہ پر دستک دی تو انہوں نے پوچھا کون، میں نے ناصر بتایا تو انہوں نے مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ اندر داخل ہو کر میں نے چار درہم ان کی خدمت میں پیش کئے، انہوں نے فرمایا میں تمہیں کامیابی کی خوشخبری سناتا ہوں، کیونکہ اس وقت مجھے ان درہم کی ضرورت تھی۔

۱۵۳۱۷- علی بن عبد اللہ، منصور بن احمد، جعفر دہلی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: نزول مصائب کے تین سبب ہوتے ہیں۔ (۱) گناہگاروں پر برائے سزا، (۲) صادقین پر ان کی خطاؤں کو ختم کرنے کے لئے، (۳) انبیاء پر رفع درجات کے لئے۔

۱۵۳۱۸- عثمان بن محمد عثمان کے سلسلہ سند سے حکیم بن محمد کا قول مروی ہے: ایک بار جنید کا ایسی قوم کے پاس سے گزر رہا جو سماع کی وجہ سے وجد میں تھی، لیکن جنید وجد میں نہیں آئے۔

۱۵۳۱۹- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد بن مفید، کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: عاقل انسان کے لئے تین حالوں میں سے ایک حال کا اختیار کرنا ضروری ہے، (۱) اعمال کے اعتبار سے ترقی کرنا۔ اس کے لئے انسان پر اللہ سے مناجات لازمی ہے، اس کی وجہ سے انسان کو فرائض کی پابندی کی فکر ہوگی، پھر وہ عبد بن کر اس کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا، اس وقت نفس امارۃ کی خرابیاں انسان پر ظاہر ہوں گی۔ اور فرائض کی کوتاہیاں اس کے سامنے آئیں گی، پھر وہ ہمتن ان خرابیوں کے ازالہ کی کوشش کرے گا۔ (۲) معرفت میں کمال حاصل کرنا۔ اس کے حصول کے لئے عزم۔ اور اخلاص لازمی ہے۔ کیونکہ بعض مرتبہ نفس سے کچھ چیزیں مخفی رہ جاتی ہیں، (۳) اول دونوں حالوں میں کمال حاصل کرنے کے بعد انسان عقل کے ذریعہ تہذیب الہی اور شب و روز کی گردش میں غور کر کے اپنے مقصد اصل

تک پہنچ جاتا ہے، کیونکہ بحکم قرآن جن وانس کا مقصد تخلیق عبادت ہے، مذکورہ تینوں حالوں کے بعد انسان بڑی ترقی کر جاتا ہے۔
جیسا کہ حارشہ کا قول ہے: نفس کو پس پشت ڈالنے کے بعد گویا عرش الہی میرے سامنے ہے، اور اہل جنت مجھے نظر آ رہے ہیں۔
۱۵۳۲۰- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

بعض مرتبہ میں اپنے کو حضرت یوسف کی طرح سمجھتا ہوں، اور پھر اس حالت کے عدم پر مجھے حضرت یوسف کے عدم پر حضرت یعقوب کے غم کی مانند غم ہوتا ہے۔ ایک عرصہ تک میری یہی حالت رہی۔

۱۵۳۲۱- جعفر، محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری میرے سامنے لنگی باندھ کر بیٹھے تھے۔ اس وقت وہ بالکل لاغر اور نحیف جسم تھے، فرمانے لگے یہ سب کچھ محبت الہی کی وجہ سے ہوا ہے، پھر انہوں نے چند اشعار کہے (۱) طیب کی طرف سے مرض لاحق ہونے کے بعد میں اس سے مرض کی کیسے شکایت کروں۔ (۲) قلب جل رہا ہے، آنسو رواں ہیں، مصائب جمع ہیں اور حالت بے قابو ہوتی جا رہی ہے۔ (۳) بے قرار کو کیونکر قرار آ سکتا ہے۔

۱۵۳۲۲- ابو بکر محمد بن احمد مغیر کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اپنے کو سب سے بڑا سمجھنا کبر کا اعلیٰ درجہ ہے، اور اپنے کو بڑوں میں شمار کرنا کبر کا ادنیٰ درجہ ہے۔

۱۵۳۲۳- محمد بن احمد بن ہارون کے سلسلہ سند سے علی بن حسین غلاب کا قول مروی ہے:
جنید سے مشاہدہ معائنہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا معائنہ سے میں زندیق اور مشاہدہ سے حیران ہو جاتا۔ لہذا مجھے دونوں چیزیں حاصل نہیں ہیں۔

۱۵۳۲۴- جنید بن محمد کا قول ہے: صاحب علاقہ پر اللہ تعالیٰ رحمت حرام کر دی۔
۱۵۳۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابو قاسم جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری کو افسردہ دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا ایک نوجوان میرے پاس آیا تھا، اس نے مجھ سے توبہ کے متعلق سوال کیا میں نے وہ بتا دیا پھر اس نے مجھ سے توبہ کی شرائط سے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا جس گناہ سے توبہ کی ہے اس کا عدم نسیان توبہ کی حقیقت ہے۔ اس نے میرا جواب رد کرتے ہوئے کہا بلکہ اس کا عدم ذکر توبہ کی حقیقت ہے۔ اس وقت سے میں اس کے کلام میں متفکر ہوں۔ میں نے کہا اسکی بات کیا ہی خوب ہے اسی طرح ایک دوسرے روز میں نے ان کو متفکر دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کل گزشتہ ایک جوان نے مجھ سے کہا کہ انسان کو عند اللہ اپنی مقبولیت کا پتہ چل جاتا ہے میں نے نفی کی، لیکن جب اس نے اپنی بات پر اصرار کیا تو میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہا اللہ کا انسان کو معاصی سے بچا کر طاعت کی توفیق دینا عند اللہ اسکی مقبولیت کی علامت ہے۔

۱۵۳۲۶- جعفر بن محمد، محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹا تو مجھے کسی کی آواز سنائی دی کہ فلاں شخص مسجد میں تمہارا انتظار کر رہا ہے، میں مسجد گیا تو واقعی وہاں پر ایک شخص میرا منتظر تھا، اس نے مجھ سے نفس کے علاج کے بابت سوال کیا میں نے کہا اس کی مخالفت ہی اسکا علاج ہے۔ اس نے کہا میں نے یہی بات اپنے نفس سے کہی تھی، لیکن اس نے کہا جب تک تم جنید سے اس کے بابت سوال نہیں کرو گے میں تمہاری بات قبول نہیں کروں گا، میں نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں فلاں جن ہوں اور میں مغرب سے تمہارے پاس آیا ہوں۔

۱۵۳۲۷- جنید بن محمد کا قول ہے: غیر اللہ سے قطعی لا تعلقی کے بعد ہی انسان کلیۃ اللہ کا بندہ بنتا ہے۔

۱۵۳۲۸- جنید کا قول ہے: غیر اللہ سے تعلق کی موجودگی میں انسان عبد اللہ نہیں بن سکتا۔

۱۵۳۲۹- ابو نصر محمد بن احمد بن ہارون، عبد الواحد بن محمد اصطخری، ابو الازہر، ابراہیم بن عثمان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے

میں ایک بار دوران سال تو کل اختیار کر کے خالی ہاتھ گھر سے صحراء کی طرف نکل گیا، چند روز بعد میں ایک پانی اور سبزہ والی جگہ پر پہنچا، میں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اچانک ایک نوجوان (جو تا جرم معلوم ہوتا تھا) وہاں پر آیا میں نے اس سے معلوم کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو اس نے کہا بغداد سے پھر ہماری آپس میں گفتگو ہوئی، اس کے بعد اس نے کوئی چیز کھائی شروع کر دی، میرے طلب کرنے پر بھجور کے ذائقہ کے مانند اس نے مجھے ایک چیز کھلائی، اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا، پھر مکہ میں طواف کے دوران اسی نوجوان سے میری ملاقات ہوئی۔

۱۵۳۳۰- جعفر بن محمد، کے سلسلہ سند سے عثمان بن محمد کا قول مروی ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ استغراق العلم فی الوجود اور استغراق الوجود فی العلم سے کونسا اتم ہے۔ انہوں نے فرمایا: استغراق العلم فی الوجود اتم ہے۔

۱۵۳۳۱- جریری نے جنید سے قول عیسیٰ علیہ السلام پر تعلم ما فی نفسی ولا اعلم فی نفسک کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں واللہ اعلم فرمایا:

۱۵۳۳۲- محمد بن احمد بن ہارون، ابو ذر عہ طبری، حسین بن یسین کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

قوت تین قسم پر ہے (۱) قوت بالطعام جو اعراض پیدا کرنے والا ہے، (۲) قوت بالذکر، اس سے انسان میں صفات حسنہ پیدا ہوتی ہیں۔ (۳) قوت بالمعرفت جو انسان کو فنا کرنے والی ہے۔

۱۵۳۳۳- محمد بن احمد مفید، عثمان بن محمد، عبد الصمد بن محمد جبلی کا قول ہے:

جنید نے ابو اخطیق مارستانی کو خط لکھا جس کا متن درج ذیل تھا:

اما بعد:

اے برادرم نعماء الہیہ کا مقتضی یہ ہے کہ دنیا سے تم کلی طور پر اعراض اختیار کر لو، ظاہر و باطن میں خوف خدا پیدا کرو، مصائب میں رجوع الی اللہ سے کام لو، نیز لوگوں کی نفع رسانی کا فکر کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والا مخلوق میں سے عند اللہ سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص عطاء فرمائے، اے برادرم لوگوں کے جرائم پر عفو سے کام لو مگر میرے خط میں کوئی ناگوار بات ہو تو میں اس پر آپ سے عفو کا امیدوار ہوں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اور میں تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا۔ و صلی اللہ علی سیدنا محمد المصطفیٰ و علی آلہ وسلم تسلیما۔

۱۵۳۳۴- ابی کے سلسلہ سند سے احمد بن جعفر بن ہانی کا قول مروی ہے: میں نے ایک بار جنید سے سوال کیا کہ انسان کب صاحب عقل ہوتا ہے، انہوں نے فرمایا: امور حسنہ اور امور قبیحہ میں تمیز پیدا کر کے امور حسنہ کو اختیار کرنے کے بعد انسان صاحب عقل بن جاتا ہے۔

اس کے بعد وہ تعلق مع اللہ قائم کر کے اولیٰ کام اختیار کرتا ہے، احکام شرع کی پابندی کرتا ہے۔ رذائل سے اجتناب کرتا ہے۔ انجام بدی وجہ سے معاصی کے ارتکاب سے احتراز کرتا ہے۔ نیز قرآن میں عاقلین کی یہی صفات بیان کی گئی ہیں۔

۱۵۳۳۵- محمد بن علی بن حبیش، کا قول ہے:

جنید سے اللہ سے راضی ہونے والے لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا بعض اہل علم کے بقول اللہ سے راضی ہونے والے لوگ عمدہ زندگی گزارتے ہیں۔ نیز یہ لوگ آزمائش میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں، کیونکہ مصیبت کو بھی یہ نعمت شمار کرتے ہیں۔

۱۵۳۳۶- ابو حسن علی بن ہارون بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: میں نے بعض بھائیوں کو خط میں لکھا کہ اللہ کی زمین

کبھی بھی ولی سے خالی نہیں ہوتی، کیونکہ کائنات کا نظام ہی اللہ کے نام کی برکت کی وجہ سے چل رہا ہے، جب کوئی ولی نہیں رہے گا تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، میں اللہ سے تمہارے لئے اور اپنے لئے فضل کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

۱۵۳۳۷- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی کا قول ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ محبت کا تعلق اللہ کی صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ میں سے کس سے ہے، فرمایا اس کا تعلق دونوں سے ہے جنکی تشریح یہ ہے کہ فی نفسہ اس کا تعلق صفات ذاتیہ سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء اصفیاء سے محبت کرنے کی حیثیت سے اس کا تعلق صفات افعالیہ سے بھی ہے۔

۱۵۳۳۸- محمد بن احمد، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

اے انسان قلب کے معرفت الہیہ سے لبریز ہونے کے بعد اور تیرے فہم کے اللہ سے متصل ہونے کے بعد تیری رسومات مٹ جائیں گی، اور تیرے علوم روشن ہو جائیں گے، اس کے بعد تجھ پر حق کا علم واضح ہوگا۔

۱۵۳۳۹- عبدالمعتم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کے سلسلہ سند سے ابوبکر عطار کا قول مروی ہے: جنید پاؤں پر درم کی وجہ سے ایک عرصہ تک بیٹھ کر نماز پڑھتے رہے، ایک روز ان سے کہا گیا کہ اگر آپ اس حالت میں لیٹ کر نماز پڑھ لیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، فرمایا اللہ اکبر کیسی بات کرتے ہو؟ چنانچہ جنید وفات تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۱۵۳۴۰- ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیساپوری، بکیر بن احمد صوفی، جنید ابوقاسم صوفی، حسن بن عرفہ، محمد بن کثیر کو فی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے، اے لوگو مومن کی فراست ہے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۱۵۳۴۱- محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، عبدالحمد بن بیان، محمد بن کثیر، عمرو بن قیس، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری نے گزشتہ روایت کی مثل آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے:-

۱۵۳۴۲- جعفر بن محمد بن نصیر، خلدی، ابوطاہر محتسب کے سلسلہ سند سے ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر کا قول مروی ہے: جنید باین الفاظ دعا فرماتے تھے، اے خدا! تمام تعریفیں دائمی طور پر آپ ہی کے لیے ہیں آپ ہی غیر منقطع لازوال اور غیر فانی ہیں، اور یہی آپ کی ذات کریں اور آپ کی عظمت و جلال کے مناسب ہے۔ اے باری تعالیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ ﷺ کی آل و اصحاب، آپ ﷺ کے متبعین، ملائکہ اور اپنے مقررین پر رحمت کاملہ نازل فرما دیجو، اے باری تعالیٰ میں آپ کے جو دو کرم، بزرگی، فضل اور احسانات کے واسطے سے آپ سے اپنی معاصی پر مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اے مالک ارض و سموات میری سیئات کو حسنات سے تبدیل فرما دیجئے، پھر موت تک معاصی سے میری حفاظت فرما دیجئے، اور ناپسندیدہ کاموں کی میرے قلب میں نفرت بھر دیجئے اور اپنی مرضیات کی میرے قلب میں محبت ڈال دیجئے اور وفات تک اپنی رضا کے خلاف مجھ سے کوئی کام نہ کروائیے، اے باری تعالیٰ موت تک اخلاص کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما دیجئے۔ اے باری تعالیٰ یوم الوفا کو ہمارے لئے یوم ندامت و حسرت بنانے کے بجائے یوم سرور بنا دیجئے، اور ہماری قبر کو ہمارے لئے آرام گاہ بنا دیجئے، اسے ہمارے لئے کیڑے مکوڑوں اور وحشت کا گھر مت بنائیے۔ اسے ہمارے لئے جائے امن بنا دیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری قبر کو جنت کا باغ بنا دیجئے، اے جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ذات قیامت کے روز اچھی حالت میں ہمیں دوبارہ زندہ کیجئے، اور اس دن کے شدائد سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، اس روز ہمیں اطمینان نصیب فرما کر حوض کوثر عطا فرما دیجئے، اور آپ علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ اس روز حساب و کتاب میں آسانی پیدا فرما دیجئے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا کیجئے، اس روز عذاب دوزخ سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، ہمیں نار دوزخ سے دور رکھئے، اپنے جو دو کرم کی وجہ سے جن انبیاء،

صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمیں جگہ عطا فرمادیجئے، جنت میں ہمارے والدین، اولاد، دیگر عزیز واقارب اور دوستوں کو جمع فرمادیجئے، اس روز ہمارے دوستوں کی امیدوں کو بھی پورا فرمادیجئے، اسی طرح آپ کی توحید پر دنیا سے رخصت ہونے والے عام مؤمنین و مؤمنات کی امیدوں کو بھی پورا فرمادیجئے، اس روز ہم سب کو اپنی ولدیت نصیب فرمادیجئے، اور دنیا میں ہم سب کو توبہ و انصوحا کی توفیق عطا کیجئے، اے باری تعالیٰ اپنے اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود فرمادیجئے، ان کا مال مسلمانوں کے لئے مال غنیمت بنادیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری، ہمارے چھوٹوں بڑوں اور ہمارے حاکم و محکوم سب کی اصلاح فرمادیجئے، اور اپنی طرف سے ہم سب پر رحمت کاملہ نازل فرمادیجئے، فتنوں اور بلاؤں سے ہم سب کی حفاظت فرمادیجئے مسلمانوں میں انتشار و اختلاف کے بجائے انہیں اتحاد و اتفاق نصیب فرمادیجئے، ہم سب کو اپنی اطاعت پر جمع فرمادیجئے، اے باری تعالیٰ ذلت سے ہماری حفاظت فرمادیجئے، ہمیں عزت و بلندی نصیب فرمادیجئے۔ ہمارے کاموں کو ہمارے لئے سہل فرمادیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں علم اور معرفت کی حقیقت عطا فرمادیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں ہماری اولاد اور عامۃ المؤمنین کو کامل طور پر عافیت نصیب فرمادیجئے، اے آوازوں کو سننے والی ذات، اے خفیات سے واقف ذات اور اے جبار السموات ذات محمد ﷺ اور آپ علیہ السلام کی آل پر ہماری طرف سے رحمت کاملہ نازل فرما۔ اے اکرم الاکرین اور اے ارحم الراحمین ذات ہمارے ساتھ اپنی شایان شان معاملہ فرما۔

(۵۷۰) محمد بن یعقوب

۱۵۳۴۳- جعفر بن محمد بن نصیر، مرعش، کے سلسلہ سند سے ابو جعفر بن فرجی کا قول مروی ہے: میں برس سے جب بھی مجھے کوئی اشکال پیش آیا اسی وقت اس کا جواب میرے ذہن میں آ گیا، نیز فرمایا محبت کے قلب میں پیوست ہونے کے بعد شروط و ادب ساقط ہو جاتا ہے۔
۱۵۳۴۴- عبد المنعم بن عمر سے ابو سعید بن اعرابی کا قول مروی ہے: ابو جعفر سے سوال کیا گیا کہ آپ چیخ و پکار کو ناپسند کرتے ہیں۔ فرمایا میں کذا بین پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔ فرمایا میں نے پورنی عمر میں صرف تین بار چیخ و پکار کی، ایک بار بغداد کے پل پر ایک شخص کو سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے، ان کوڑوں کی آواز سے میری چیخ نکل گئی، لیکن مضروب نے شور تک نہیں کیا، لوگوں کو اس کے صبر پر بڑا تعجب ہوا۔

۱۵۳۴۵- ابو سعید بن اعرابی تبحی بن احمد کے سلسلہ سند سے ابن مرزبان کا قول مروی ہے: ایک بار مکہ کے سفر میں جمال نے ایک غیر معروف شخص کو میرا رفیق بنا دیا۔ میں نے اس سے راستہ کے لئے زاد راہ وغیرہ خریدنے کے لئے سوال کیا تو اس نے کہا میرے پاس تمام چیزیں موجود ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ مکہ پہنچ کر ہم حساب کر لیں گے۔

انہوں نے راستہ میں خوب دل کھول کر خرچ کیا خود بھی کھایا اور مجھے بھی کھلایا، مجھے کم خرچ کرنے کے بابت اسے کہتے ہوئے آخر آئی مکہ پہنچ کر میں نے اس کو حساب کے لئے کہا تو اس نے کہا سبحان اللہ کیسی بات کرتے ہو، پھر اصرار کے باوجود بھی انہوں نے سفر کے خرچ کا حساب نہیں کیا، میں نے لوگوں سے ان کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ محمد بن یعقوب فرجی تھے۔

۱۵۳۴۶- ابو جعفر محمد بن فرجی کا قول ہے: ایک روز میں شام کے صحراء کی طرف نکل گیا، وہاں میں ایک بے آب و گیاہ میدان میں پہنچ گیا، چند روز اسی حال میں گزرے حتیٰ کہ مجھے موت کے وقت کا قریب ہونا معلوم ہونے لگا، اسی اثناء میں دو پادری مجھے چلتے نظر آئے، میں نے ان سے سوال کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، میں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تم اس وقت کہاں ہو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی زیر مملکت ہیں، میں نے ان کے توکل اختیار کرنے پر نفس کو تنبیہ کی، پھر میں نے ان سے ان کی معیت کی

درخواست کی جسے انہوں نے قبول فرمایا لیا، چنانچہ میں ان کے ساتھ ہو گیا، چلتے چلتے شب ہو گئی، انہوں نے اپنی بیس نے اپنی نماز پڑھی، پھر ان میں سے ایک نے دعاء کر کے زمین کریدنا شروع کی، تو زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا، پھر ہم نے خور و نوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، دوسرے روز چلتے چلتے جب شب ہوئی تو ان میں سے دوسرے نے دعاء کر کے زمین کریدنا شروع کی حسب سابق زمین سے طعام و شراب ظاہر ہوا، اور پھر ہم نے خور و نوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، تیسرے روز شب ہونے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا آج تمہاری دعاء کی باری ہے، چنانچہ میں نے نماز سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اے باری تعالیٰ تیرے پاس میرا کوئی ایسا عمل مقبول نہیں ہے جس کی بنا پر میں آپ سے خور و نوش کے حاضر کرنے کی درخواست کر سکوں لیکن اے باری تعالیٰ عدم کی صورت میں آپ کے محبوب اور محبوب کی امت کی اہانت ہے۔۔۔ چنانچہ اسی وقت زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا ہم نے خوب سیراب ہو کر خور و نوش کیا، اس کے بعد اسی طرح سلسلہ چلتا رہا، جب دوبارہ میری باری آئی تو دعاء کے بعد دو آدمیوں کا کھانا ظاہر ہوا۔ جسکی وجہ سے میں صرف ظاہری طور پر کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہوا۔ پھر جب تیسری بار میری باری آئی تو حسب سابق صرف دو شخصوں کا کھانا ظاہر ہوا اس بار انہوں نے مجھ سے اسکی وجہ پوچھی تو میں نے لاعلمی ظاہر کی سب کو خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اے محمد جو ایثار تم نے اختیار کیا ہے یہ امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ اسکے بعد تیسری بار ایسا ہونے پر میں نے ان کو بتایا کہ ایثار امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ اس کی بناء پر صرف دو شخصوں کا کھانا ظاہر ہو رہا ہے۔ میرے جواب پر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ کیوں کہ انہوں نے کہا ہماری کتاب میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم نے اللہ تعالیٰ سے آبادی نظر آنے کی دعا کی جس کی برکت کی وجہ سے ہمیں بیت المقدس کی عمارتیں نظر آنے لگیں۔

۱۵۳۴۷- سلیمان بن احمد، محمد بن یعقوب بن فرجی رملی، ابراہیم بن منذر مخزومی، عبد اللہ بن وہب، قرة بن عبد الرحمن، یزید بن حبیب، زہری، عروہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے ابو حامد ساعدی کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے قرض کے طور پر کھجوریں لیں کچھ دیر بعد اس نے قرض کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ آپ نے فرمایا آج ہمارے پاس کچھ نہیں ہے بعد میں آ جانا، لیکن اس نے اصرار کرنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر نے اسے تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا، آپ نے منع کرتے ہوئے فرمایا صاحب حق کو کہنے کا حق ہے، پھر آپ نے خولہ بنت حکیم انصاریہ سے کھجوریں منگوا کر اس کا قرض ادا کر دیا۔ پھر آپ نے اس سے سوال کیا کہ تمہیں تمہارا حق پورا مل گیا یا نہیں، اس نے کہا آپ نے حسن سلوک کے ساتھ میرا حق پورا پورا مجھے واپس کر دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ والوں کی یہی علامت ہے۔

۱۵۳۴۸- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم و محمد بن شوبہ، ابو عمرو بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن حکیم، محمد بن یعقوب فرجی، محمد بن عبد الملک بن قریب احمد، ابی، ابو معشر، سعد مقبری کے سلسلہ سند سے ابو بريدة کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ تیز رفتاری مؤمن کی زینت کے زوال کا سبب ہے۔

۱۵۳۴۹- ابو مسعود محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ مقدسی، محمد بن یعقوب فرجی، خالد بن یزید، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

۱- مجمع الزوائد ۴/۱۴۰

۲- کشف الخفاء ۱/۵۴۷، والعلل المتناہیة ۲/۲۱۹، والدر المنثور ۵/۷۶، والاحادیث الضعیفة ۵۵، وتفسیر القرطبی ۱۴/۷۱.

۳- انصاف السادة المتعلمین ۶/۳۸۳.

فرمان نبوی ﷺ ہے: طالب علم واپسی تک اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے۔

۱۵۳۵۰- عبدالمعتم بن عمر، ابوسعید اعرابی، محمد بن یعقوب فرجی، علی بن مدینی، معتمر بن سلیمان، سقیان ثوری، ابوسلمہ ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے ابی بن کعب کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: میری امت کو بلندی اور رفعت کی خوشخبری سناؤ حصول دنیا کی نیت سے عمل آخرت کرنے والے کے لئے آخرت میں کچھ نہیں ہے۔

۱۵۳۵۱- محمد بن ابراہیم، احمد بن عمرو بن جابر، محمد بن یعقوب فرجی، احمد بن عیسیٰ ابوطاہر، ابن ابی ندیک، ابن ابی ذئب، زہری کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام خود پہن کر مکہ میں داخل ہوئے۔

(۵۷۲) عمرو بن عثمان مکیؓ

۱۳۳۵۲- ابو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن جعفر کے سلسلہ سند سے مکی کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کا موازنہ کر کچھ عقل سے کام لے اگر تو خلاف شرع میں مبتلا ہے تو جلد از جلد ان کو پس پشت ڈال کر اللہ کی طرف دوڑ اور اس کا یقین اپنے قلب میں راسخ کر لے کہ اللہ کے علاوہ کوئی قابض، باسط، نافع، ضار، معین، ناصر اور عاصم نہیں ہے۔ حصول توکل کے لئے یہ چیز شرط اول ہے۔ اس کے بعد غیر اللہ سے من کل الوجوہ قطع تعلقی اختیار کر۔ کیونکہ بحکم قرآن اللہ مثل نظیر اور شبیہ سے پاک ہے۔ اسکی معرفت کی کنہ تک رسائی انسان کی طاقت سے بالاتر ہے۔ تمام آسمان و زمین اسی کے زیر قبضہ ہیں۔ اس نے تمام کائنات کو بلا مثال پیدا کیا ہے۔ اور بحکم قرآن ملائکہ اور راتخین فی العلم اس کے سامنے بجز کے مقرر ہیں۔

اے برادرم جب ملائکہ اور راتخین فی العلم کا یہ حال ہے تو تم اپنے نفس پر کیسے اعتماد کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ شکوک شبہات سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ شکوک و شبہات سے اللہ کی ذات مبرا ہے۔ اے انسان اس ذات کو پہچان جسکی صفت ”لاتأخذه سنة ولا نوم“ ہے۔

۱۵۳۵۳- ابو محمد عبد اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق کے ذریعہ اختیار کو اختیار کے ساتھ موصول کیا ہے۔ اور اپنی رحمت کو ہر خیر کے لئے مفتاح قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے چنا ہے اور اولیاء اللہ مقررین کی سیرۃ پر چلتے ہوئے خفیف بدلوں سے ارادوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں انہوں نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ زندگی طلب کی اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد پوری فرمادی۔

۱۵۳۵۴- ابو محمد عبد اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے:

متقین مخلصین اطاعت الہی کی وجہ سے اپنے قلوب کو اعمال و ثبات کے ذریعہ تمام احوال و اعمال اور حرکات و سکنات میں ہلاک کرنے والے ہیں۔ اللہ دخول فساد سے ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور حفاظت الہیہ کی وجہ سے ان کے قلوب ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں اسکی وجہ سے من جانب اللہ انھیں حیا نصیب ہوتی ہے۔ پھر حیا دوام طہارت کے ساتھ قلوب کو جلاء بخشتی ہے اس کے بعد دنیا مع اپنی اشیاء قلوب کو حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ اور انھیں اپنی فناء کا یقین ہو جاتا ہے۔ پھر وہ نیکی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

۱۵۳۵۵- ابو محمد کے سلسلہ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ کی نعمتوں پر خوشی شکر میں داخل ہے، اور یہ رضا الہی کی دلیل ہے لیکن من جانب اللہ نعمتوں کے حصول کے بعد ہمہ تن ان کی طرف متوجہ ہو جانا، احکام الشرع کی پابندی نہ کرنا، نماز، روزہ کی عدم فکر اور ان نعمتوں کی وجہ سے اترانا، شیخی مارنا اور ان پر غرور، فخر، حسد کرنا شکر میں داخل نہیں ہے کیوں کہ من جانب اللہ بندہ کو نعمتوں سے اسلئے نوازا جاتا ہے کہ وہ ان سے فائدہ حاصل کر کے ان پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

۱۵۳۵۶- عبد اللہ بن محمد، عمرو بن عثمان، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن عیینہ، ابن عجلان، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: قوی مؤمن ضعیف مؤمن سے بہتر ہے۔ لیکن یہ ایک خیر پر ہے اے انسان نفع مند چیزوں کے حصول سے عاجز بننے کے بجائے ان کے حصول کی کوشش کر۔ اس کے بعد اگر کوئی چیز حاصل نہ ہو تو کہہ کہ تقدیر میں اسی طرح لکھا تھا پشت پھیرنے سے اجتناب کر کیونکہ یہ عمل شیطان کی کنجی ہے۔

(۵۷۳) رویم بن احمد

۱۵۳۵۷- جعفر بن محمد بن نصیر، حسین بن یحییٰ فقیہ اسفید فانی، کے سلسلہ سند سے رویم کا قول مروی ہے: اخلاص فعل پر عدم تکبر کا نام ہے۔ لوگوں کا تجھ سے معذرت کرنا اور تیرا ان سے معذرت نہ کرنا فتوہ ہے۔

۱۵۳۵۸- بعض لوگوں نے رویم سے وصیت کی درخواست کی۔ فرمایا صوفیوں کی باتوں پر کان مت لگاؤ۔

۱۵۳۵۹- ابو حسین محمد بن علی بن حبیش کے سلسلہ سند سے رویم کا قول مروی ہے: احوال سے سکون حاصل کرنا دھوکہ ہے۔ نیز فرمایا: عارفین کی ریاء مریدین کے اخلاص سے افضل ہے۔

۱۵۳۶۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابو عمرو عثمانی کے سلسلہ سند سے رویم بن احمد مقری کا قول مروی ہے: جب میں نے دیکھا کہ ظالمین، معتبدین مریدین اور علماء عارفین کے مختلف طبقوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اور قسم قسم کے شکوک و شبہات کا شکار ہیں تو میں نے اسکا سبب تلاش کیا اور اس کے لئے بے انتہاء جدوجہد کی، طویل جدوجہد کے بعد مجھے اس کے دو سبب معلوم ہوئے۔

۱۵۳۶۱- جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے رویم کا قول مروی ہے: ترک شکوئی صبر، آزمائش کو باعث لذت خیال کرنا رضا، یقین مشاہدہ اور ترک وساطت توکل کی علامت ہے۔

۱۵۳۶۲- رویم سے محبت الہی کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: تمام احوال میں موافقت محبت الہی کی علامت ہے پھر انہوں نے درج ذیل شعر کہا: اگر محبوب مرنے کو کہے تو اسکی سمع و اطاعت میں مر جاؤ اور موت لانے والے کو مر جا کہو۔

۱۵۳۶۳- رویم سے خیریت دریافت کی گئی تو فرمایا: دین کی خواہش کے مطابق بنانے والے کا بھی کوئی حال ہے۔ نہ وہ صالح ہے اور نہ عارف۔

۱۵۳۶۴- محمد بن جعفر بن جعفر بن محمد الصائغ، رویم بن یزید مقری، اسماعیل بن یحییٰ تمیمی، ابن جریج، عطاء کے سلسلہ سند سے جابر کا قول ہے: ایک بار آپ علیہ السلام نے ابو درداء کو حضرت ابو بکرؓ سے آگے چلنے پر فرمایا اے ابو درداء الفضل البشر بعد الانبیاء سے تم آگے چلتے ہو۔

۱۵۳۶۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس احزم، حسن بن ناصح مخزومی، رویم بن یزید، اسماعیل کے سلسلہ سند سے ابن جریج نے گزشتہ روایت کے مثل آپ علیہ السلام کا فرمان نقل کیا ہے۔

(۵۷۴) احمد بن محمد بن عطاء


۱۵۳۶۶- ابو حسین محمد بن علی بن حمیش، کا قول ہے: میں چند سال تک ابن عطاء کی خدمت میں رہا، ان کا یومیہ ختم قرآن کا معمول تھا۔ رمضان میں شبِ فروز میں تین قرآن ختم کرنے کا معمول تھا۔

۱۵۳۶۷- ابن عطاء نے قرآنی آیت ان اول بیت وضع للناس للذی ببکتہ، کے بابت فرمایا بیت اللہ میں مقام ابراہیم اور قلب میں ابراہیم کے رب کے آثار ہیں۔ بیت اللہ کا رکن سکوت اور قلب کا رکن اس پر روشن ہوتا ہے۔

۱۵۳۶۸- ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن عبدالوہاب بن نصیر رازی کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: سنت کا آداب کنندہ کا قلب نور معرفت سے روشن ہوتا ہے۔ اور امر، افعال اور اخلاق میں حبیب کی متابعت سے بلند کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۵۳۶۹- محمد بن علی بن حمیش، کے سلسلہ سند سے عطاء کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تین چیزوں سے جوڑ ہے۔ فتنہ کا تمنا کے ساتھ، محنت کا افتاد کے ساتھ اور آزمائش کا دعویٰ کے ساتھ، ان سے سوال کیا گیا کہ عارفین کے قلوب کی راحت کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم: کے پڑھنے سے عارفین کے قلوب کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ کیوں کہ بسم اللہ کی ہیبت، رحمن مدد الہی اور رحیم اسکی مودت و محبت پر دل ہے۔

۱۵۳۷۰- عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان حکماء کی مجالس میں شرکت کر کے اپنے نفس کا علاج کر نور حکمت سے روشنی حاصل کرنے والے  لئے اہل فہم و عقل محبت اختیار کرنا لازم ہے، نیز فرمایا جنت کا طالب دینا میں تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کا قلب شہوات سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۳۷۱- ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: آداب صالحین کا طالب صاحب کرامت، آداب اولیاء کا طالب صاحب قربت اور آداب انبیاء کا طالب صاحب انس و انبساط بن جاتا ہے۔

۱۵۳۷۲- ابن عطاء کا قول مروی ہے: مسلسل نزول شفقت کی وجہ سے مدمن کی حالت بہتر اور مسلسل نزول غفلت کی وجہ سے فاجر کی حالت فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۳۷۳- محمد بن علی بن حمیش کے سلسلہ سند سے عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان قلب کی بیداری کے لئے ذاکرین کی مجلس میں شرکت کر نفس کو اطاعت الہی کا عادی بنانے کے لئے صالحین کی خدمت کر۔

۱۵۳۷۴- عطاء سے اللہ کی ناراضگی کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا نفس کا اپنے کو بڑا سمجھنا غضب الہی کا سبب ہے۔ اور اپنے افعال پر معاضہ طلب کرنا اس سے بھی اشد ہے۔

۱۵۳۷۵- ابن عطاء کا قول ہے: اولیاء کی چار علامتیں ہیں، (۱) اللہ اور اپنے درمیان راز کو پوشیدہ رکھنا، (۲) جوارح کی حفاظت کرنا، (۳) ایذا برداشت کرنا (۴) لوگوں کی عقلوں کے مطابق ان سے سلوک کرنا۔

۱۵۳۷۶- احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے:

حق کا حق کے ذریعہ مشاہدہ کرتے والے کے سامنے اسباب بے حقیقت ہیں۔ اشیاء پر نظر رکھنے والا کبھی بھی حقیقت کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔

۱۵۳۷۷- ابن عطاء سے قول ہاری تعالیٰ ”تسبھا فی جنوہہم عن المضاجع“ کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مضطجعوں کی چند اقسام ہیں (۱) بستر پر لیٹنے والے، (۲) اپنے نفس پر اضطجاع کرنے والے، (۳) دنیا پر اضطجاع کرنے والے۔ ^{مفصل علی}

الفراش سے مراد وہ ظالم ہے جو بیدار ہو کر ذکر الہی میں مشغول ہو جاتا ہے اس کے ثواب میں دس فیصد اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ^{مضطرب}مضطرب فی دنیا سے دنیا میں مشغول ہو کر اس سے توبہ کرنے والا انسان مراد ہے اس کے ثواب میں سات سو گنا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ^{مضطرب}مضطرب فی نفسہ سے خواہش پرستی تبرک کرنے والا انسان مراد ہے۔ پھر وہ شخص رجوع الی اللہ کر کے اللہ سے سلامتی طلب کرتا ہے۔

۱۵۳۷۸- محمد بن علی بن حبیش کا قول مروی ہے: احمد بن سہل بن عطاء نے درج ذیل اشعار مجھے سنائے۔ میں فقط اللہ ہی سے اپنی کوشش کا صلہ چاہتا ہوں۔ (۲) مکمل مایوسی کے بعد من جانب اللہ مجھے اچانک خوشی حاصل ہوئی۔

ابن حبیش کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں نے بھی تیسرے شعر کا اضافہ کر دیا۔ میں ہر چھوٹے بڑے امر میں کاشف خراء والباس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ابن عطاء نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) انہوں نے تیزی سے دوڑ کر اپنے مطالب حاصل کر لئے، (۲) کامل کوشش اور صبر کرنے والا اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے، (۳) بزرگی کھجور کے بانند نہیں ہے جسے کھالیا جائے بلا صبر بزرگی کا حصول ناممکن ہے۔ (۴) تیرے محبت کرنے کی وجہ سے مجھے کامیابی کے آثار نظر آتے ہیں، (۵) اس کے باوجود میں تجھے کیسے بھول سکتا ہوں۔

۱۵۳۷۹- ابن عطاء سے عبودیت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اختیار کے بجائے افتقار کے اظہار کا نام عبودیت ہے۔
۱۵۳۸۰- فرمایا: مخلوق سے صرف نظر کے بغیر راہ حق کا وجدان ناممکن ہے۔

۱۵۳۸۱- محمد بن علی بن حبیش، ابو عباس بن عطاء صوفی، یوسف بن موسیٰ قطان، حسن بن بشر بلخی، حکم بن عبد الممالک، قتادہ، ابو بلح، کے سلسلہ سند سے وائلہ بن اسقع کا قول مروی ہے: میری امت کے ایک شخص کی سفارش پر بنی تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

۱۵۳۸۲- محمد بن علی، ابو عباس بن عطاء، فضل بن زیاد، ابن ابی لیلیٰ، ابی، حکم بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: اتفاق کے ساتھ نمک پھانکنا اختلاف کی صورت میں فالودہ کھانے سے بہتر ہے۔

(۵۷۵) ابراہیم بن سری

۱۵۳۸۳- ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن سری سقطی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: صبح و شام نفع کی طالب کے باوجود نوحوہ کرنے والا انسان قابل تعجب ہے۔

۱۵۳۸۴- ابراہیم بن محمد، ابو عباس، ابراہیم بن سری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اگر نفوس ابدان پر شفیق ہوتے تو اس سے کہیں زیادہ وہ اپنی اولاد پر شفیق ہوتے۔

(۵۷۶) بدر المغازی

۱۵۳۸۵- ابو بکر بن خلاد، ابو بکر بن منذر ابو بکر المغازی، معاویہ، بن عمرو، زبیر بن معاویہ، علاء بن مسیب، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل کو اس سے محبت کا حکم دیتا ہے، پھر حضرت

جبرائیل اہل سماء کو اس سے محبت کا حکم دیتے ہیں اس کے بعد اہل ارض کے قلوب میں اسکی محبت ڈال دی جاتی ہے۔

۵۷۷۔ قلاسی

۱۵۳۸۶- عمر بن احمد بن شاہین، علی بن محمد مصری، عمرو بن سعید قلاسی، کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن حسن قلاسی کا قول مروی ہے:

جس نے خواب میں زیارۃ خداوندی کے بعد اللہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا سوال کیا۔ اللہ نے فرمایا آئندہ عدم معاصی کے لئے شرط ہے، میں نے بارگاہ الہی میں عرض کیا یا الہی اس شرط کے پورا کرنے پر میری مدد فرما۔

۱۵۳۸۷- عبدالمعتمد بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کتابی کے سلسلہ سند سے منیہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار میں قلاسی کے ساتھ سفر میں تھا ہمیں شدید بھوک لگ گئی قلاسی نے کھانے کی کوئی چیز کھول کر خود کھانے کے بجائے مجھے کھلا دی، اور اس چیز میں ان کے استاد ابو محمد رباطی مروزی تھے، کیونکہ ایک بار سفر میں ابو محمد نے امیر ہونے کے باوجود قلاسی کو کھلایا پلایا تھا۔ اور بارش ہونے پر اپنی حفاظت کے بجائے ان کی حفاظت کی تھی، قلاسی نے ان سے کہا بھی کہ امیر ہونے کے ماطے میرا حق بنتا ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں۔ نیز ابو حمزہ ابن وہب اور مشائخ کی ایک جماعت بھی قلاسی کا بڑا احترام کرتی تھی۔ ابوسعید بن اعرابی کہتے ہیں کہ میں قلاسی کی وفات تک ان کی خدمت میں رہا، کبھی بھی انہوں نے سونا چاندی اپنے پاس رکھ کر شب نہیں گزاری، قلاسی تو کل میں شقیق کے پیروکار تھے۔ فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ (۱) ہم لوگوں سے اپنے حق واجب کا بھی مطالبہ نہیں کرتے، (۲) اپنے نفوس سے لوگوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۳) افعال میں کوتاہی پر اپنے نفوس کو قصور وار سمجھتے ہیں۔

(۵۷۸) خیر النساء

۱۵۳۸۸- علی بن ہارون نے متعدد اصحاب سے نقل کیا ہے کہ خیر النساء مغرب کے وقت بے ہوش ہو گئے ہوش آنے پر گھر کے ایک گوشہ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے شخص تم اور ہم عبد مامور ہیں، آپ نے تو امر پورا کر دیا، لیکن میرے امر کے پورا کرنے میں مجھ سے کوتاہی ہو گئی ہے، اس لئے اس کے پورا کرنے کے بعد تم اپنا امر پورا کرنا۔ اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوتے ہی انتقال فرمایا۔ ۱۰۰۰ بات کے بعد بعض دوستوں نے خواب میں ان سے سوال کیا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا مجھ سے یہ سوال مت کرو۔ اتنی بات ضروری ہے کہ میں اس وقت تمہاری بد بودارد دنیا سے راحت میں ہوں۔

۱۵۳۸۹- جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:

میں نے خیر النساء سے سوال کیا کہ سچ آپ کا پیشہ ہونے کی وجہ سے آپ کا نام رکھا گیا؟ فرمایا اصل بات یہ ہے کہ میں نے کھجور نہ کھانے کا اللہ سے معاہدہ کیا تھا، ایک روز نفس امارۃ نے مجھے کھجور کھانے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے میں نے نصف رطل کھجور خریدی، میں نے ان میں سے ایک کھجور کھایا تھا اللہ نے میری شکل ایک اور مجرم کی شکل میں تبدیل فرمادی اور لوگوں نے مجرم سمجھ کر میری پٹائی کر دی، پھر انہوں نے ایک ماہ تک مجھ سے سچ کا کام لیا، پھر ایک روز میں نے نماز میں عہد شکنی پر اللہ سے توبہ کی پتب جا کر میری اصل شکل لوٹائی گئی، پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ گویا اللہ سے عہد شکنی کی وجہ سے میرا یہ نام رکھا گیا۔ فرمایا کرتے تھے انسان کا معاصی میں عدم ابتلا اس کے لئے سب سے ارفع نسب ہے۔

۱۵۳۹۰- حسن بن جعفر، عبد اللہ بن ابراہیم الجری، کے سلسلہ سند سے ابو خیر دیلمی کا قول ہے:

میری موجودگی میں خیر النساء سے ایک خاتون نے دو درہم کے عوض ایک رومال خریدا۔ خیر النساء نے اس سے کہا اگر دو درہم تمہارے پاس ہوں تو دیدو، ورنہ بعد میں دیدینا، اگر بعد میں لاؤں تو میری عدم موجودگی میں دریا دجلہ میں ڈال دینا، خاتون نے کہا دجلہ میں کیوں؟ خیر النساء نے کہا فصول باتیں مت کرو۔ اس کے چند روز بعد وہ خاتون کپڑے میں دو درہم لپیٹ کر لائی، اس وقت نساء نہیں تھے۔ اس نے وہ دجلہ میں ڈال دیئے، دجلہ سے سرطان نے ان کے سامنے ڈال دیئے، نساء نے زندگی میں اپنے اس راز کے افشاء سے مجھے منع کر دیا میں نے ان سے اس پر وعدہ کر لیا۔

(۵۷۹) ابو بکر بن مسلم

۱۵۳۹۱- جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز دو پہر کے وقت میں ابو بکر بن مسلم کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا تم اس وقت کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کی زیارت کی خواہش کی بناء پر آیا ہوں۔

۱۵۳۹۲- ابو عمرو عثمانی، ابو حسن محمد بن احمد، کے سلسلہ سند سے حسن بن علی بن حلف برہاری کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو بکر بن مسلم کی بیماری میں مروزی ایک جماعت کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے ابو بکر بن مسلم نے اس پر عتاب کے لئے ان کو درج ذیل اشعار پر مشتمل ایک خط لکھا۔

(۱) اے میری عیادت کے لئے آنے والے شخص (۲) تو ذکر اور ذکر کی مجالس میں شرکت کے بجائے میری عیادت کے لئے آ گیا۔ اللہ سے انس حاصل کر۔ زندگی میں فقط اللہ ہی سے محبت کر۔ اسی سے مدد حاصل کر۔

(۵۸۰) سمنون بن حمزہ

۱۵۳۹۳- عبدالمعظم، ابوبکر واسطی کے سلسلہ سند سے سمنون کا قول مروی ہے:
اے باری تعالیٰ میں آپ کے ہر فیصلہ پر راضی ہوں اس کے بعد سمنون کا چودہ دن تک پیشاب بند رہا، سانپ کی مانند وہ ریت پر الٹ پلٹ ہوتے رہے، پھر جب ان کا بول کھل گیا تو بارگاہ الہی میں انہوں نے توبہ کی، جعفر نے سمنون کا شعر نقل کیا ہے (۱) اے باری تعالیٰ بول بند ہونے کی صورت میں بھی میں آپ سے راضی ہوں (۲) اے باری تعالیٰ آپ میرے صبر کا امتحان لینا چاہتے ہو۔
۱۵۳۹۴- عثمان بن محمد عثمانی، علی بن عبد اللہ بن سوید محمد بن احمد، ابن صباح، علی بن غیاث بزاز کے سلسلہ سند سے سمنون کے اشعار منقول ہیں۔

(۱) کیا ذلت میں مشتاق کے لئے کوئی عار ہے، (۲) اے باری تعالیٰ آپ کی محبت میرے جسم کے اعضاء، روح اور قلب سب چیزوں میں سرایت کر گئی ہے، (۳) میرا کوئی سانس بھی آپ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔
۱۵۳۹۵- سمنون کے اشعار ہیں۔

(۱) میرا قلب دنیا اور اس کی لذات سے اچاٹ ہو چکا ہے اے باری تعالیٰ میرا قلب کبھی آپ کی محبت سے خالی نہیں ہوتا
(۲) آنکھوں کی پلکوں کے مٹنے کے وقت بھی میں آپ کو یاد کرتا ہوں۔
۱۵۳۹۶- عثمان بن محمد کا قول ہے: ابوعلی حسن بن احمد صوفی نے مجھے سمنون کے درج ذیل اشعار سنائے اے باری تعالیٰ اگر آپ کی محبت کے لئے آگ میں داخل ہونا شرط ہوتا تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

۱۵۳۹۷- عثمان، علی بن عبد اللہ بن سوید کے سلسلہ سند سے محمد بن حمدان کا قول مروی ہے:
ایک بار سمنون نے اونٹ کی گھنٹی میں سرداغل کیا، کچھ دیر بعد دھاڑتے ہوئے سر نکال کر انہوں نے درج ذیل شعر کہا۔ میں قلبی طور پر بیمار ہوں۔ میرا آرام ختم ہو چکا ہے۔

۱۵۳۹۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبد اللہ بن عبد العزیز، ابو جعفر فرغانی کے سلسلہ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: محبت الہی کے حصول کے بعد میں ہر چیز سے مستغنی ہوں۔

۱۵۳۹۹- محمد بن حسین، ابوبکر رازی، ابوبکر عجان کے سلسلہ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ کے بزرگی کی چادر پھیلانے کے وقت اولین و آخرین کے گناہ اس میں سما جاتے ہیں اور سخاوت کے اظہار کے وقت گناہ گار بھی صالحین کی صف میں داخل ہو جاتے ہیں۔
۱۵۴۰۰- عمر بن رفیل، ابوقاسم ہاشمی، کا قول مروی ہے: ایک بار شدید سردی میں جبہ اور چادر ڈالے ہوئے میں بیت المقدس میں تھا، برف پاری بھی جاری تھی۔ اسی اثناء میں میں نے صرف دو چادروں میں ملبوس ایک جوان کو چلتے دیکھا، میں نے سردی سے حفاظت کے لئے اسے کپڑا دیا، اس نے جواب میں درج ذیل شعر کہا:

اللہ اپنی راہ میں میرے فناء ہونے کو اچھی طرح جانتا ہے، اللہ کی حقیقت کی کنہ کے ارادے سے ہر انسان عاجز ہے۔

۱۵۴۰۱- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابو احمد قلاسی کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک شخص کے فقراء بغداد پر چالیس ہزار درہم خرچ کرنے پر سمنون نے مجھ سے فرمایا آؤ ہم چالیس ہزار درہم کی جگہ

چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں۔ چنانچہ ہم مدائن گئے اور ہم نے وہاں پر چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں پھر ہم حضرت سلمان کی قبر کی زیارت کر کے وہاں سے واپس ہوئے سمنون کا قول ہے: عبادت میں کوشش کے بقدر میں اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے۔

(۵۸۱) علی بن موقوف

۱۵۴۰۲- ابراہیم بن محمد نیساپوری، ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن عبدویہ عبدی، ابو عمر عبد الرحمن بن ابی قرصافہ عسقلانی، ابو قاسم بزاز کے سلسلہ سند سے علی بن موقوف کا قول مروی ہے: میں نے پچاس سے زائد حج کئے ہیں، میں نے ان کا ثواب آپ ﷺ، خلفاء راشدین اور اپنے والدین کو پہنچایا ہے، البتہ صرف ایک حج کے بارے میں میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اہل عرفات میں سے جس کا حج غیر مقبول ہے میرے حج کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں کر دیا جائے۔ پھر مزدلفہ کی شب خواب میں من جانب اللہ مجھے تنبیہ کی گئی کہ اے علی میرے سامنے تم خنی بنتے ہو میں نے تمام اہل عرفات اور ان کے مثل کی بھی مغفرت کر دی، اور میں ان میں سے ہر ایک کی اسکے اہل بیت، اس کے خواص اس کے ہمسایہ کے بارے میں سفارش قبول کروں گا۔

۱۵۴۰۳- ابو عبد اللہ خواص مصری کے سلسلہ سند سے علی بن موقوف کا قول مروی ہے۔

میں جمعہ کے روز رواج گیا، میرے اہل خانہ نے مجھ سے کسی ضرورت کا اظہار کیا، مجھے اس کا فکر رہا، آپ کی ندا آئی اے ابن موقوف میری موجودگی میں تم فکر کرتے ہو۔

۱۵۴۰۴- ابو حسن بن مقسم، عباس بن یوسف شکی کے سلسلہ سند سے علی بن موقوف کا قول مروی ہے: ایک بار میں سواری پر حج کے لئے گیا، راستہ میں کچھ لوگ پیدل بھی حج کے لئے جاتے ہوئے مجھے ملے، میں نے بھی ان کے ساتھ پیدل چلنا شروع کر دیا۔ راستہ میں ایک جگہ شب کو ہم نے قیام کیا، شب کو میں نے خواب دیکھا کہ چند باندیاں سونے کے طشت اور چاندی کے لوٹے لئے پیدل چلنے والوں کے پاؤں دھورہ ہیں آخر میں میں باقی بچا، ان میں سے ایک نے کہا یہ بھی ان کی اتباع میں پیدل چلا تھا، اس کے کہنے پر میرے پاؤں بھی انہوں نے دھو دیئے، اسکی وجہ سے ہماری ساری ٹکان دور ہو گئی۔

(۵۸۲) ابو عثمان وزاق

آپ مشہور عابدین میں سے ہیں، امام احمد بن حنبل نے ان کی مدح کی ہے۔ فقیر ہونے کے باوجود ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے تھے۔ آپ کی زندگی صحابہ کی جیسی جاگنی تصویر تھی۔ ایثار و ہمدردی کا پیکر تھے۔ متعبدین کو مسجد میں جمع کر کے قرآن و سنت کی تعلیم دیتے تھے۔ تقویٰ اختیار کرنے اور بقدر گزارہ دنیا کی طرف انہیں دعوت دیتے تھے۔ ضعیف و ناتواں اور بے کس افراد کا بہت خیال فرماتے تھے۔ معاش کے کسب سے منع نہیں کرتے تھے۔ غزوات کے سلسلہ میں سفر کے وقت مسجد میں قیام فرماتے تھے۔ دعوتوں میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ البتہ اگر کوئی دعوت کا کھانا مسجد میں لے آتا تو قبول فرما لیتے۔ اپنے ساتھیوں کو سوال سے منع کرتے تھے۔ بلا سوال کے آئی ہوئی اشیاء بالتحقیق قبول نہیں فرماتے تھے۔ سلف کے طریقہ پر سختی سے عمل پیرا تھے۔

(۵۸۳) ابو ایوب جمال

جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد بن وہب کے سلسلہ سند سے ان کے بعض ساتھیوں کا قول مروی ہے: ایک بار ابو ایوب جمال کے ساتھ سفر حج کے دوران ایک مقام پر ہم نے قیام کیا، اچانک ایک چڑیا ان کے سر پر پھرنے لگی، ابو

ایوب نے ایک روٹی کے ٹکڑے کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اس کے سامنے کر دیئے، چڑیا ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے وہ ٹکڑے کھالئے، اس کے بعد ایوب نے اسے پانی پلایا، پھر اس سے کہا اب تم چلے جاؤ اس کے بعد وہ چڑیا اڑ گئی، سفر کے اختتام تک یومیہ وہ چڑیا آتی رہی۔ سفر کے اختتام کے بعد ابو ایوب نے بتایا کہ اصل میں یہ چڑیا میرے گھر آتی تھی، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اس لئے وہ سفر میں بھی آتی رہی۔

۱۵۴۰۵۔ جعفر بن محمد، محمد بن خالد کے سلسلہ سند سے ابو ایوب کا قول مروی ہے:

میں نے بلا ذکر الہی نہ چلنے پر قسم اٹھا رکھی تھی، ایک روز چلتے چلتے میرا یہ معمول مجھ سے چھوٹ گیا، اسی وقت میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا، میں نے اسی وقت اللہ سے توبہ کی اور اس جگہ واپس آ کر وہاں سے ذکر کے ساتھ چلنا شروع کیا، تب جا کر میرا مرض زائل ہوا۔

(۵۸۴) ابو عبد اللہ جلاء

۱۵۴۰۶۔ بعض حضرات کے حوالہ سے ابو عبد اللہ جلاء کا قول مروی ہے:

انسان اشیاء کی معرفت کے لئے دوسروں کا محتاج ہے۔ نیز فرمایا مدح و ذم سے بے نیاز انسان زاہد ہے۔ اول وقت میں فرائض کی پابندی کرنے والا عابد ہے تمام افعال کا اللہ کو موجود سمجھنے والا موحد ہے۔

۱۵۴۰۷۔ محمد بن حسن بن علی یقظینی کا قول ہے: میرے سامنے ابو عبد اللہ سے سوال کیا گیا کچھ لوگ توکل اختیار کر کے بلا زار صحراء کی طرف نکل جاتے ہیں لیکن ان کا انجام موت ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ اہل حق کا فعل ہے۔

۱۵۴۰۸۔ محمد بن حسن بن موسیٰ، ابو حسین فارسی، کے سلسلہ سند سے احمد بن علی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابو عبد اللہ جلاء سے حق کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا حسب حق ایک ہے تو ایک ہی ذات سے اسے طلب کرنا ضروری ہے، نیز فرمایا: مریدین کے ارادوں کا رخ طلب طریق کی طرف ہو گیا جسکی وجہ سے انہوں نے اپنے نفسوں کو طلب میں فناء کر دیا۔ اور عارفین نے اپنے ارادوں کا رخ اللہ کی طرف کیا جسکی وجہ سے وہ ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۱۵۴۰۹۔ محمد بن حسین محمد بن عبد اللہ رازی، ابو عمرو دمشقی کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ جلاء کا قول مروی ہے: خواہش کے ذریعہ منصب حاصل کرنے والے انسان سے منصب سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۵۴۱۰۔ ابو عبد اللہ جلاء سے محبت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا میرا اور محبت الہی کا کیا جوڑ مجھے تو تا حال توبہ کا طریقہ بھی معلوم نہیں ہے۔

۱۵۴۱۱۔ ابو عبد اللہ جلاء سے سوال کیا گیا محبین کی راتیں کیسے گزرتی ہیں؟

انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہا: محبت الہی سے صاحب قلب انسان کو کیا معلوم کہ محبین کے قلوب شب کو محبت الہی کی وجہ سے کیسے جوش مارتے ہیں۔

۱۵۴۱۲۔ محمد بن حسین، محمد بن عبد العزیز طبری، ابو عمرو دمشقی کے سلسلہ سند سے ابن جلاء کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے اپنے والدین سے اللہ کے نام پر مجھے ہبہ کرنے کی درخواست کی انہوں نے اسی وقت مجھے اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا، اس کے بعد میں ایک طویل زمانہ تک ان سے غائب رہا، پھر ایک بار شب میں ان کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا میں تمہارا لڑکا ہوں انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنا بچہ اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا ہے، اور ہم عرب لوگ ہبہ کرنے کے بعد اس سے رجوع نہیں کرتے۔ چنانچہ انہوں نے میرے لئے دروازہ نہیں کھولا۔

(۵۸۵) ابن ابی ورد

۱۵۴۱۳- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابوورد کا قول مروی ہے: بزرگی کی پوشاک اولیاء کے لئے انسیت پیدا کرنے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔ اور ہیبت کی پوشاک اعداء اللہ کے لئے قباح سے وحشت زدہ ہونے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔

۱۵۴۱۴- احمد بن ابی الورد کا قول ہے: اے لوگو! پانچ چیزوں کو لازم پکڑو: (۱) بلا ضرورت گھر سے مت نکلو، (۲) آپس میں اختلاف مت پیدا کرو، (۳) ایک دوسرے کی خدمت کرو۔ (۴) کرامت کا اظہار مت کرو۔

۱۵۴۱۵- ابن ابی ورد کا قول ہے:

اولیاء اللہ کے لئے تین چیزیں تین چیزوں کے اضافہ کا باعث بنتی ہیں، (۱) خوف الہی میں اضافہ کی وجہ سے ان کی تواضع میں اضافہ ہوتا ہے (۲) مال کے اضافہ کی وجہ سے ان کی سخاوت میں اضافہ ہوتا ہے، (۳) عمر میں اضافہ کی وجہ سے ان کے اعمال صالحہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۴۱۶- ابن ابی ورد کا قول ہے:

دنیا سے اعراض عقلمندی کا ثبوت ہے۔ دنیا کی محبت سے نفس کو پھیرنے والے اہل ارض اور قلب دنیا کی محبت سے قلب کو پھیرنے والے سے اہل سماء محبت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱۷- محمد بن حسین یقطینی، علی بن عبد الحمید کے سلسلہ سند سے ابن ابی ورد کا قول مروی ہے:

لوگوں پر نزول آفات کے دو سبب ہیں، (۱) نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض کو ضائع کرنا، (۲) اخلاص سے عمل نہ کرنا۔ اصول کی تخصیص کی وجہ سے لوگ وصول الی اللہ سے محروم ہوتے ہیں۔

۱۵۴۱۸- ابوالاحمد غطریفی، ابوالفتح بن یزید ہاشمی، محمد بن محمد بن ابی ورد عابد، بشر بن حارث حافی، معانی بن عمران اسرافیل، بشر بن حارث حافی، معانی بن عمران، اسرافیل، مسلم، حبیہ، عوفی کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اے لوگو! کچا لہسن استعمال کرو، اگر میرے پاس فرشتے کی آمد نہ ہوتی تو میں بھی اسکا استعمال کرتا۔

۱۵۴۱۹- ابوالاحمد، ابوالفتح بن یزید، محمد بن ابی ورد کے سلسلہ سند سے بشر بن حارث کا قول مروی ہے: ایک بار میں پیادہ پائیس بن یونس کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے خوب میرا کرام کیا، پھر آنے کی غرض معلوم کی، میں نے عرض کیا میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں، فرمایا کیا میں بزرگ ہوں، جسکی وجہ سے تم میری زیارت کے لئے آئے ہو؟ اس کے بعد فرمایا کوئی بات معلوم کرنی ہو تو معلوم کرلو۔ میں نے کہا میں نے آپ سے دو حدیثیں (۱) حدیث عبد اللہ بن عراق بن مالک (۲) حدیث الحسن بن عائشہ معلوم کرنی ہیں فرمایا بہت اچھا: اس کے بعد انہوں نے عبد اللہ بن عراق بن مالک عن ابیہ عن ابی ہریرۃ، فرمان نبوی نقل کیا کہ! مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کا صدقہ نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے عمرو بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عاصم عن الحسن بن عائشہ کا قول نقل کیا کہ ایک بار میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ خواتین پر قتال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان پر قتال کے بجائے جہاد (جج و عمرہ) ہے۔

۱۵۴۲۰- علی بن محمد، اسماعیل طوسی، علی بن عبد الحمید جرجانی، محمد بن محمد بن ابی ورد، سعید بن منصور، خلف بن خلیفہ، حمید اعرج، عبد اللہ بن حارث کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا فلاں عابد سے کہہ دو کہ زہد و عبادت کے باوجود میرا تم پر ایک

حق ہے، اس عابد نے حق کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کیا تم نے کبھی فقط میری رضا کے حصول کے لئے کسی سے دوستی یا عداوت قائم کی ہے؟

(۵۸۶) صدقہ مقابری ۲

۱۵۴۲۱- ابو فضل نصر بن ابی طوسی کے سلسلہ سند سے بعض مشائخ کا قول مروی ہے:

صدقہ مقابری محقق انسان تھے، فرماتے تھے: بیس برس سے میں نے اجازت الہی ہی سے لوگوں سے کام اور ترک کیا ہے۔
۱۵۴۲۲- ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، عبد اللہ بن اسحق، سعد بن بن کے سلسلہ سند سے سعدان کا قول مروی ہے: مقابری نے اپنے ایک دوست سے خیریت دریافت کی اس نے کہا لذت ہوئی انسان کے لئے بری نقصان دہ شئی ہے۔

(۵۸۷) طاہر مقدسی

۱۵۴۲۳- محمد بن حسین، کے حوالہ سے ابو قاسم دمشقی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے طاہر مقدسی سے سوال کیا گیا کہ صوفیاء کا نام صوفیاء کیوں پڑ گیا۔ فرمایا وجد کی کیفیات کی وجہ سے لوگوں کے حالات ان سے پوشیدہ ہونے کے وجہ سے ان کا نام صوفی مشہور ہو گیا۔ نیز فرمایا گوشہ نشینی معرفت کی حد ہے۔ انہی کا قول ہے: انس الہی کے حصول کے بعد ہی انسان کی زندگی لذت دار بنتی ہے۔

۱۵۴۲۴- طاہر کا قول مروی ہے: لوگ عارفین کے انوار کی معرفت کے بعد ان کے انوار میں اور عام لوگوں کے حالات کی معرفت کے بعد ان کے احوال میں جل جاتے۔

۱۵۴۲۵- عثمان بن محمد عثمان، ابو حسن محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے ابو عبیدہ سری کا قول مروی ہے:

میرے لکام میں ایک شخص سے سوال کیا گیا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا تم نے لا جواب سوال کر دیا: پھر میرے اصرار پر انہوں نے فرمایا: اللہ کی ہمنشینی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں اپنے کو کامیاب سمجھتا رہا، لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو کوئی مجھ پر مطلع نہ ہوتا۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا مجھین زمین خدا پر اللہ کے خلفاء اسکی مخلوق سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں؟ فرمایا اگر تم کو محبت الہی کی بو محسوس ہو جاتی اور تمہارا قلب قربت الہی کا معائنہ کر لیتا تو تم یہ سوال نہ کرتے۔ اس کے بعد اس نے کہا اگر میرے قلب پر بھی جنت یا دوزخ کا خیال تک بھی آیا ہو دنیا سے چلا جاؤں چنانچہ اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات ابدالوں میں سے ایک تھے۔

۱۵۴۲۶- عثمان بن محمد، محمد بن احمد بغدادی، عباس بن یوسف کے سلسلہ سند سے طاہر کا قول مروی ہے:

میں عسقلان سے کسی کام کے لئے باہر نکلا، ساحل سمندر ایک پراگندہ نوجوان سے میری ملاقات ہوئی، مجھے اس کے حال پر بڑا تعجب ہوا جسکی وجہ سے اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

میری ظاہری حالت کو مت دیکھو، اس لئے کہ موتی صدف میں ہوتا ہے، میرا لباس بوسیدہ لیکن علم جدید ہے اور لباس کا منتخب صدف کا منتخب ہے۔

۱- تاریخ بغداد ۵۲/۳۔ وتنزیہ الشریعة ۲۹۷/۲۔ والدر المنثور ۱۸۶/۶۔ واللائلی المصنوعة ۱۲۰/۱۔ ۱۲۱۔ وتذکرة الموضوعات ۱۳۸۔

۲- تاریخ بغداد ۳۳۲/۹۔

(۵۸۸) نصر صامت

۱۵۴۲۷- ابو بکر محمد بن احمد معدل، احمد بن محمد بن عمر، اسحق بن سفیان، کے سلسلہ مند سے صامت کا قول مروی ہے:

چالیس جھوں کے موقع پر سکوت اختیار کرنے کی وجہ سے میرا نام صامت مشہور ہو گیا۔

۱۵۴۲۸- محمد بن احمد، بن حسن، حسن بن علی بن ولید فسوی، نصر بن حریش صامت، مشعل بن ملحان، حسن بن دینار، ایوب، ابو قلابہ کے

سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نماز کی ابتدا اللہ اکبر اور قرآن کی ابتداء ”الحمد لله رب العالمین“ سے فرماتے تھے۔

۱۵۴۲۹- ابو بکر محمد بن احمد، ابو حسن بن ابان، اسحق بن سنین، نصر بن حریش صامت، مشعل، بن ملحان، سوید بن عمر، سالم افسس، سعید

بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اے لوگو! لا الہ الا اللہ“ کہنے والے کے لئے دعاء کرو اور اس کے پیچھے نماز پڑھو۔

(۵۸۹) محمد بن ابراہیم بغدادی

۱۵۴۳۰- احمد بن محمد بن مقسم، ابو بکر خیاط صوفی کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول مروی ہے:

میں ایک بار توکل اختیار کر کے سفر پر چلا گیا، ایک شب مسلسل بے خوابی کی وجہ سے میں کنویں میں گر گیا، میں بسیار کوشش کے

باوجود اس سے باہر نہیں آ سکا، بالآخر میں اسی میں بیٹھ گیا، اسی اثناء میں دو شخصوں کا کنویں کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے خطرہ کے

پیش نظر اس کنویں کے ڈھکن کو بند کر دیا، میرے قلب میں اس وقت ان کو کچھ کہنے کا خیال آیا تو غیب سے ندا آئی پھر متوکل کیوں بنے

تھے۔ اس لئے میں نے زبان سے کچھ نہیں کیا، ایک شب وروز کے بعد ندا آئی مجھے مضبوطی سے پکڑ لو، میں نے اسے پکڑا تو کوئی سخت سی

چیز مجھے معلوم ہوئی بہر کیف اس نے مجھے کنویں سے باہر پھینک دیا، میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ درندہ تھا میں نے سوچا کہ ایک

مصیبت سے بچ کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہو گیا۔ پھر غیب سے ندا آئی اے ابو حمزہ خوف کیوں کرتے ہو ہم اب کی تمہاری حفاظت

کریں گے۔

۱۵۴۳۱- جعفر بن محمد بن نصیر، ابو بکر کتانی کے سلسلہ سند سے ابوازہر کا قول مروی ہے:

ہماری ایک جماعت نے ایک دروازہ کو بہت کھولنے کی کوشش کی لیکن ہم ناکام رہے۔ اس کے بعد ابو حمزہ نے آگے بڑھ کر

اسے کھول دیا۔

۱۵۴۳۲- محمد بن ابراہیم کا قول ہے: اے باری تعالیٰ اگر میں تیرے علاوہ پر اپنا فقر ظاہر کروں تو میرا فقر مت دور کرنا۔ نیز انھیں کا قول

مروی ہے محبت کے دنیا کے لئے چیخ و پکار کے وقت شیطان اس کے لطن میں چنچتا ہے۔

۱۵۴۳۳- عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے ابو عبداللہ رملی کا قول مروی ہے:

ابو حمزہ کی جامع طرسوس میں تقریر بڑی مقبول تھی۔ ایک روز تقریر کے دوران جامع کی چھت پر کوئے نے چیخ ماری۔ ابو حمزہ نے کہا البیک

لبیک، اسی وقت لوگوں نے ان پر زندیقیت کا فتویٰ لگا دیا۔

۱۵۴۳۴- جعفر بن محمد بن نصیر، ابو بکر کتانی، کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول ہے:

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۴/۲۷۱، و سنن الدارقطني ۵/۲، و تاریخ بغداد ۱۱/۲۹۳، و كشف الخفاء ۲/۲۲، و الدرر

المنشرة ۱۰۳، و العلل المتناهية ۱/۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، و اتحاف السادة المتقين ۳/۱۷۹، و كنز العمال ۶۳/۲۲۲.

اگر غفلت نہ ہو تو صدیقین ذکر الہی کی روح کی وجہ سے مر جاتے۔

۱۵۴۳۵- خیر الساج کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول ہے: مجھے بلا زاد راہ سفر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

۱۵۴۳۶- ابو حمزہ سے انس کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اللہ سے انس کی علامت ہے۔ انہی کا قول ہے:

موت کو یاد رکھنے والے کے نزدیک ہر باقی چیز محبوب اور فانی چیز غیر محبوب ہوتی ہے۔ نفس کی مخالفت کرنے والے انسان کا قلب اللہ کی موافقت پر راضی ہو جاتا ہے۔

۱۵۴۳۷- ابو حمزہ نے بعض اصحاب سے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی ابلیس کے مکر سے بے خوف مت ہو، کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جنت ہی میں چوک ہوئی تھی۔

۱۵۴۳۸- ابو حمزہ سے سوال کیا گیا کہ کیا محبت محبوب کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟
فرمایا نہیں:

۱۵۴۳۹- انہی کا قول ہے:

نفس کی خیر خواہی چاہنے والے پر نفس کریم ہو جاتا ہے۔ اور جس پر اللہ نظر شفقت فرماتا ہے اسے اہل سعادت کے مراتب پر فائز کر دیتا ہے۔ اور عارف عطاء کردہ شیء کے زوال سے خوف زدہ ہوتا ہے۔

(۵۹۰) حسن مسوجی

۱۵۴۴۰- ابو عمرو عثمانی کہتے ہیں کہ مسوجی لوگوں سے کلام کرتے تھے، لیکن ان عبادات و اصول سے متجاوز نہیں ہوتے تھے۔ جنید کہتے ہیں کہ مسوجی کا مستقل مستقر فقط مسجد تھا۔ ایک شب انہوں نے خواب دیکھا کہ مسجد کی چھت سے دو کنگن پہنے ہوئے ایک باندی ظاہر ہوئی، اس نے زبردستی میرے پاؤں کو مس کر لیا، میں نے اس سے پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ انہوں نے فرمایا آپ کی مانند لوگوں کے لئے۔

(۵۹۱) ابو عبد اللہ برائی

ابو بکر محمد بن احمد مفید، عثمانی، احمد بن مسروق برجلانی کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ برائی کا قول مروی ہے:

جو شخص نفع و نقصان، رزق، موت و حیا کا مالک نہیں ہے اسکی ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۵۴۴۱- محمد، احمد بن مسروق، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ برائی کا قول مروی ہے:

معرفت کی وجہ سے عالمین کی عبادت میں لذت آ جاتی ہے رضاء الہی کی وجہ سے انہوں نے زہد اختیار کیا۔

(۵۹۲) ابو شعیب برائی

۱۵۴۴۲- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ابو شعیب برائی ایک جھونپڑی میں عبادت کرتے تھے، ایک بار ایک اہل ثروت حسین و جمیل لڑکی کے پاس سے گزری تو اسے ابو شعیب کی حالت بہت پسند آئی، اس نے ابو شعیب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے عرض کیا کہ میں آپ کی خادمہ بننا چاہتی ہوں، ابو شعیب نے کہا اس کے لئے دنیا سے تجر و اختیار کر کے زہد کے لباس کا استعمال شرط ہے۔ اسی نے کہا ہے آپ کی عائد کردہ شرط

مجھے منظور ہے۔ ابو شعیب نے کہا بہتر، اس کے بعد وہ لڑکی زاہدہ لہاس اختیار کر کے ابو شعیب کی خدمت میں پہنچ گئی، ابو شعیب نے اس سے شادی کر لی۔ پھر وہ ان کے جھونپڑے میں داخل ہوئی تو ابو شعیب چڑے کی کھال کے ایک ٹکڑے پر بیٹھے تھے، اس نے کہا جب تک آپ اس ٹکڑے کو زمین سے نہیں اٹھائینگے میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔ کیونکہ آپ ہی کا قول ہے کہ زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان آج تو اپنے اور میرے درمیان حجاب قائم کرتا ہے، حالانکہ کل تو نے میرے ہی بطن میں آنا ہے۔ لہذا میں اپنے اور زمین کے درمیان حجاب حائل نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد ابو شعیب نے اسے ہٹا دیا۔ پھر وہ دونوں اس جھونپڑی میں چند سال تک احسن طریقہ سے عبادت کرتے رہے اور اسی حالت میں دونوں نے وفات پائی۔

(۵۹۳) بنان بغدادی

۱۵۴۴۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، حسین اور احمد رازی، کے سلسلہ سند سے ابو علی روزباری کا قول مروی ہے: میں بنان کے قصہ کی وجہ سے مصر میں داخل ہوا جسکی تفصیل یہ ہے کہ بنان نے ابن طولون کو امر بالمعروف کا حکم دیا، ابن طولون نے اس کی پاداش میں انہیں درندہ کے سامنے ڈلوادیا۔ درندہ ان کو سونگھ کر ہٹ گیا، بنان سے سوال کیا گیا کہ درندہ کے سونگھنے کے وقت تم کیا کر رہے تھے، انہوں نے فرمایا اس وقت میں درندہ اور اس کے لعاب کے جھوٹے میں لوگوں کے اختلاف میں غور کر رہا تھا پھر جس وقت ابو عبد اللہ قاضی نے بنان کو سات کوڑے لگوائے اس وقت بنان نے کہا اللہ تمہیں ہر کوڑے کے عوض ایک سال تک محبوس کرے اس کی وجہ سے ابن طولون نے بنان کو سات سال جیل میں رکھا۔

۱۵۴۴۴- ابی، ابو علی روزباری کے سلسلہ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

ایک بار بتول کے صحراء میں وحشت زدہ ہونے پر غیب سے ندا آئی اے بنان وحشت زدہ کیوں ہوتے ہو کیا تمہارا حبیب تمہارے ساتھ نہیں ہے۔

۱۵۴۴۵- محمد بن حسین، عبد اللہ بن علی، محمد بن فضل، زبیر بن الواحد کے سلسلہ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

صاحب طمع آزاد انسان در حقیقت غلام اور صاحب قناعت غلام انسان در حقیقت آزاد ہوتا ہے۔

۱۵۴۴۶- محمد بن حسین، احمد بن محمد بن زکریا، حسین بن عبد اللہ قرشی کے سلسلہ سند سے بنان کا قول مروی ہے: نقصان دہ شئی سے سرور ہونے والا انسان کتب کامیاب ہو سکتا ہے۔

۱۵۴۴۷- احمد بن عمران ہروی، ربیع کے سلسلہ سند سے بنان کا قول مروی ہے؟

اے انسان اگر تو خاص طور پر اللہ کی عبادت کرے گا تو خاص طور پر تجھے اسکی عنایات حاصل ہوں گی۔ معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔

۱۵۴۴۸- محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن سلمہ کوفی، محمد بن حکم محمد بن خفطان کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ابی بکر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت سعید کے بارے میں اللہ سے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ اس کی تیر اندازی درست فرما دے اور اس کی دعاء قبول فرما۔

۱۵۴۴۹- محمد بن عبد اللہ بن مرزبان، علی بن سعید، بنان صوفی، عبید اللہ بن عمرو جہلی، ولید بن مسلم، اوزاعی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ابی کثیر کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت صدیق اکبر نے خطبہ میں فرمایا: ہشاش بشاش حسین و جمیل چہرہ والے نوجوان کہاں گئے۔ مدین کے مضبوط اہل قلعہ کہاں چلے گئے اور لڑائیوں میں بہادر بننے والے کہاں غائب ہو گئے زمانہ نے ان کو ذلیل کر دیا۔ اس وقت وہ زیر خاک قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۵۹۴) ابراہیم خواصؑ

۱۵۴۵۰- ابو محمد بکر بن احمد بن مغیر، ابو بکر محمد بن عبد اللہ انصاری کے سلسلہ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے: غیر صابر انسان ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ ابلیس کے دو وار بڑے مضبوط ہیں (۱) فقر کا خوف، (۲) طمع۔
۱۵۴۵۱- ابو بکر محمد بن عبد اللہ سلسلہ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

زاہد کی چند صفات جو درج ذیل ہیں،

(۱) فقر کے باوجود ہر وقت اس کے چہرہ پر ہشاش ہوتی ہے، (۲) اپنا فقر و حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا، (۳) صبر و قناعت سے کام لیتا ہے، (۴) قلت مال اس کے لئے راحت اور کثرت مال پریشانی کا سبب بنتا ہے، (۵) وہ ہر وقت مسرور رہتا ہے، (۶) دوسروں پر وزن نہیں بنتا، (۷) کمزور کی عزت و عظمت کرتا ہے (۸) اپنے ساتھیوں سے بھی اپنا فقر پوشیدہ رکھتا ہے، (۹) انعامات و احسانات الہیہ ہر وقت اس کے سامنے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں زاہدین بارہ بڑی عظیم الشان صفات کے مالک ہوتے ہیں۔

(۱) اللہ کے وعدے پر مطمئن ہوتے ہیں (۲) مخلوق سے ناامید ہوتے ہیں۔ (۳) شیطان سے ان کی عداوت ہوتی ہے۔

(۴) مخلوق پر شفیق ہوتے ہیں (۵) لوگوں کی طرف سے ایذا برداشت کرتے ہیں۔ (۶) حق کے مواقع میں وعظ و نصیحت کرتے ہیں (۷) بوقت ضرورت مسلمانوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں، (۸) حق کے مواقع میں تواضع اختیار کرتے ہیں، (۹) معرفت الہی کے حقوق میں مشغول رہتے ہیں، (۱۰) ہمیشہ پاک رہتے ہیں، (۱۱) فقر ان کا رأس المال ہوتا ہے، (۱۲) ہر حال میں اللہ سے راضی ہوتے ہیں، نیز فرمایا چار خصلتیں بڑی عمدہ ہیں (۱) اپنے علم سے کام لینے والا عالم، (۲) عارف، (۳) بلا وجہ اللہ کے سامنے کھڑا ہونے والا، (۴) طمع نہ رکھنے والا انسان، نیز فرمایا حکمت چار چیزوں کو جگہ دینے والے قلب میں داخل نہیں ہوتی (۱) دنیا کی فکر کرنا (۲) کل کی فکر کرنا (۳) فضولیات کو پسند کرنا، (۴) حسد کرنا۔ نیز فرمایا فقر بلا دو چیزوں کے صحیح نہیں ہوتا، (۱) اللہ پر توکل کرنا (۲) اللہ کا شکر کرنا اور اللہ کے منع کو اس کی عطا سے افضل جانے بغیر فقر کی تکمیل ناممکن ہے۔ اسکے بعد ہر چیز اسکے تابع ہو جاتی ہے۔

۱۵۴۵۲- محمد بن نصیر کے حوالہ سے ابو فضل طوسی کا قول مروی ہے: میں ایک شب ابراہیم کے ساتھ تھا تمام شب مناجات الہیہ میں مشغول رہے۔ وہ بار بار یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ مخفی شئی ظاہر ہو گئی۔ ملاقات میں راحت ہے۔ کیا دوست دوست کے بغیر راحت حاصل کر سکتا ہے۔

۱۵۴۵۳- ابراہیم بن احمد کا قول ہے:



دنیا و آخرت میں سے ایک انسان کے لئے اچھی ضرور ہوگی۔

۱۵۴۵۴- محمد بن احمد، ابو بکر انصاری کے سلسلہ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے:

اللہ سے قریب ہونے کے بعد انسان مخلوق سے وحشت زدہ ہوتا ہے، اور اس کا اللہ سے انس پیدا ہوتا ہے اللہ پر یقین کے بعد انسان مخلوق کے بجائے خالق سے ڈرتا ہے۔

۱۵۳۵۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن علی بن جعفر، ازدی کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے: قلب کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے (۱) غور سے قرآن کی تلاوت کرنا، (۲) خالی بطن ہونا، (۳) قیام اللیل، (۴) تہجد میں دعا کرنا، (۵) صالحین کی صحبت اختیار کرنا۔ نیز فرمایا اللہ کی فرمانبرداری کے مطابق اللہ مسلمان کو عزت عطا کرتا ہے۔

۱۵۳۵۶- ابراہیم کا قول ہے: عقوبت قلب سب سے اشد ہے۔ اس کا مرتبہ سے اعلیٰ اور اس کی کرامت سب سے افضل اور اس کا ذکر سب سے اشرف ہے۔ ۱۵۳۵۷- ابو بکر محمد بن احمد، محمد بن عبید اللہ انصاری کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے: زاہد اخلاص پر اور غنی کثرت و وساوس پر عمل کرتا ہے، زاہد کا بدن کمزور لیکن اس کا توکل و معرفت قوی ہوتا ہے۔ زاہد مضبوط ایمان اور غنی مال کے ساتھ فخر کرتا ہے۔ فقیر سیر کرنے میں آزاد اور غنی مال کے ساتھ مقید ہوتا ہے فقیر دنیا کی طرف توجہ کو کمزور اور غنی عدم کمزور سمجھتا ہے۔ فقیر چھوٹی اور غنی بڑی باتیں کرتا ہے اور اطاعت الہی کے مطابق انسان کی مدد کی جاتی ہے۔ اسی کے ہم معنی درج ذیل شعر ہیں۔

(۱) ان کی آنکھوں کے بجائے ان کے اجسام معطل ہیں، (۲) زاہدین اہل زمین پر اللہ کے امین ہیں، (۳) وہ بروہ بحر پر مکرم بادشاہ ہیں (۴) جمیع صفات کے لحاظ سے عدول و ثقہ ہیں حسن باطن کے ساتھ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ رقیق ہیں۔ ۱۵۳۵۸- ابراہیم خواص کا قول ہے:

عارف باللہ معرفت کے ذریعہ اور اس کے علاوہ تمام لوگ اجسام کے ذریعہ چلتے ہیں، دنیا کی اشیاء کو عارضی سمجھنے والے، ان کے عدم میں راحت ہے، وہ ان سے صرف وقتی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اور رزق میں توکل کے بجائے صبر سے کام لینا ہوتا ہے کیوں کہ رزق مقررہ وقت پر انسان کو مل جاتا ہے۔ انسان کے صبر میں معرفت کے بقدر قوت آتی ہے۔ اور صبر معرفت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے، اور صابر پر صابرین کے ثواب کے حصول تک صبر کی تکلیف برداشت کرنا ضروری ہے۔ ۱۵۳۵۹- ابوالحق کا قول ہے:

حرکت مریدین کے لئے طہارۃ اور تمام لوگوں کے لئے اباحت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ معرفت کی حقیقت قلبی طور پر ”لاحول ولا قوۃ الا باللہ“ پر یقین ہے اور ہر چیز کا مالک اللہ کو سمجھنا ہے۔ اور قلبی طور پر دائماً حیاء دار ہونا ہے۔ یہی معرفت کی حقیقت ہے۔ ۱۵۳۶۰- ابراہیم خواص کا قول ہے:

توکل کے تین درجے ہیں (۱) صبر، (۲) رضاء، (۳) محبت۔ کیونکہ توکل کے بعد توکل پر صبر لازمی ہے۔ اور صبر کے بعد اللہ کے ہر فیصلہ پر رضاء لازمی ہے۔ اور رضاء کے بعد موافقت الہی میں اس کے فعل سے محبت لازمی ہے۔ ۱۵۳۶۱- عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے ابو بکر حربی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے خواص سے کوئی اچھا واقعہ بیان کرنے کو کہا انہوں نے فرمایا کہ ایک بار میں مکہ سے سفر پر نکلا میں نے سفر کے دوران قادسیہ نہ دیکھنے اور ہر چیز کے نہ چکھنے پر قسم کھالی۔ ربذہ پہنچنے کے بعد ایک دیہاتی ہاتھ میں تلوار لئے میرے سامنے آیا، اس نے کہا کہ اس دودھ کے پیالہ کو نوش کر لو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا میں نے خوف کی وجہ سے اسے نوش کر لیا: اس کے بعد اسی وقت میں قادسیہ پہنچ گیا۔ ۱۵۳۶۲- عبدالواحد بن ہمام بن حارث کے حوالہ سے خواص کا قول مروی ہے:

ایک بار میں کشتی میں سوار ہوا، اس میں ایک یہودی بھی تھا، میں نے چند روز تک غور کیا نہ وہ کھاتا پیتا ہے اور نہ کسی سے بات

کرتا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے مانوس کیا، اسی اثناء میں ہماری کشتی دریا میں ایک جگہ پھنس گئی، اس نے مجھ سے کہا اگر تو سچا ہے تو ہم دونوں دریا میں کود جاتے ہیں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد ہم ساحل پر پہنچ گئے، پانی سے باہر آنے کے بعد اس نے مصاحبت کے لئے مسجد اور گرجا میں نہ جانے کی شرط لگائی، جسے میں نے تسلیم کر لیا، اس کے بعد ہم ایک شہر میں پہنچ گئے، وہاں پر ہم ایک کوڑے خانہ پر ٹھہرے تین روز بعد منہ میں دو چپاتی لئے ایک کتا آیا، اس نے وہ اس یہودی کے سامنے ڈال دی، یہودی نے مجھے دعوت دیئے بغیر خود ہی ان کو نمٹا دیا، پھر ایک حسین و جمیل نوجوان آیا، اس نے بڑا لذیذ کھانا مجھے پیش کیا، وہ جوان اسی وقت غائب ہو گیا، میں نے یہودی کو کھانے پر مدعو کیا، لیکن وہ نہیں آیا، میرے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس یہودی نے کہا اسلام کے عمدہ مذہب ہونے کی وجہ سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ پھر وہ اسلام میں ترقی کرتے کرتے تصوف کے امام بن گئے۔

۱۵۴۶۳- عبد الواحد، احمد بن علاء، محمد بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونے والا انسان ناکام ہوتا ہے، اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار کہے:

(۱) میں نے نقصان دہ شئی کو محبوب بنا لیا، طول بلاء نے مجھے صبر پر مجبور کر دیا، (۲) میں لوگوں سے مایوس ہو چکا ہوں۔

۱۵۴۶۴- خیر النساج کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

میں ایک بار سفر کے دوران شدید پیاس میں مبتلا ہو گیا، حتیٰ کہ شدت پیاس کی وجہ سے میں گر گیا، اچانک میرے چہرہ پر ٹھنڈا پانی گرا، میں نے آنکھ کھولی تو ایک حسین و جمیل جوان ہاتھ میں سونے یا چاندی کا گلاس لئے ہوئے کھڑا تھا، میں نے اس سے نوش کیا، پھر اس نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، دیکھتے دیکھتے ہم مدینہ پہنچ گئے، اس نے مجھے اترنے کا کہا اور کہا کہ آپ علیہ السلام سے کہہ دینا کہ آپ کے بھائی رضوان نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے۔

(۵۹۵) ابو عبد اللہ خاقان

۱۵۴۶۵- جعفر حذاء کا قول مروی ہے:

خاقان صاحب آیات و کرامات انسان تھے، ابن فضلان رازی نے نقل کیا ہے ایک بار میرے والد کی دکان کے پاس سے فقراء بغداد سے ایک فقیر گزرے، میں نے ان کو ایک درہم دیا، جسے انہوں نے قبول کر لیا، اور مجھ سے کوئی بات نہیں کی، میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے ایک درہم ضائع کر دیا، پھر میں نے ان کا تعاقب کیا، وہ چلتے چلتے شونیز یہ کی مسجد میں پہنچ گئے، وہاں ان کو تین فقیر ملے، انہوں نے وہ درہم ان میں سے ایک کو دیدیا اور خود نماز میں مشغول ہو گئے، وہ فقیر دکان سے کھانا لایا، پھر ان تینوں نے وہ کھانا کھایا، اس بزرگ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا آج ایک جوان نے مجھے ایک درہم دیا تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کے عوض دنیا کی غلامی سے اسے نجات دلاؤں، میں ان کی ساری گفتگو سن رہا تھا، ان کی اس بات کے بعد سکوت کی مہر توڑ کر میں نے ان سے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا: دو چھوٹوں کے بعد میرے والد سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ وہ شیخ خاقان تھے۔

(۵۹۶) ابراہیم مارستانی

۱۵۴۶۶- ابو بکر محمد بن احمد بن مغیر، ابو عمرو عثمانی، کے سلسلہ سند سے عبد الصمد بن محمد جبلی کا قول مروی ہے:

جنید نے ابراہیم مارستانی کو درج ذیل باتوں پر مشتمل خط لکھا:

اما بعد:-

اے ابواسحق میں تمہارے ایک غلط کام کے کرنے پر تم سے ناراض ہوں، لیکن اس کے باوجود بھی اللہ نے تم پر رحم فرمایا، اور تم کو ایک نقصان دہ کام سے بچالیا، ورنہ تم اس میں غرق اور ہلاک ہو جاتے، اے برادرِ انعامات الہیہ تم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر اللہ کا شکر ادا کرو، اے برادرِ غلط قسم کی تاویلوں سے احتراز کرو، کیوں کہ تاویل کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کر لی جاتی ہے، اور بے شمار لوگ اس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور میں تم کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اور تمہارے حق میں اس سے مدد طلب کرتا ہوں۔ نیز میں تمہارے لئے اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔

اے برادرِ اللہ نے جو تمہیں خاص فضیلت (علم) سے نوازا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم دنیا سے کلی طور پر اعراض کرو۔ اور مصائب میں اللہ کی طرف رجوع کرو، اے برادرِ لوگوں کے لئے نفع انسان اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ آخر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔

۱۵۴۶۷- ابن حسن بن مقسم، ابو محمد جریری کے سلسلہ سند سے ابواسحق مارستانی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہو گئی انہوں نے درج ذیل دس باتوں کی مجھے تعلیم دی (۱) اے باری تعالیٰ میں فقط آپ سے سوال کرتا ہوں (۲) آپ کی طرف کان لگاتا ہوں، (۳) آپ ہی سے فہم طلب کرتا ہوں، (۴) آپ ہی سے بصیرت کا سوالی ہوں، (۵) آپ سے آپ کی اطاعت کا سوال کرتا ہوں (۶) آپ کے ارادہ پر چلنے کا آپ سے سوال کرتا ہوں (۷)۔ (۸) آپ سے خدمت و حسن ادب کا سوال کرتا ہوں (۹) آپ ہی سے تسلیم و تقویض کا سوال کرتا ہوں۔

(۵۹۶) ابو جعفر مجذومؑ

۱۵۴۶۸- ابو الفضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو حسین دراج کا قول مروی ہے:

راستوں اور پانی کے مقامات سے مطلع ہونے کی وجہ سے ہر سال حج کے موقع پر فقراء اور مساکین کی ایک جماعت میرے ساتھ حج کا ارادہ کیا، چنانچہ میں اکیلا گھر سے عازم حج ہو کر رخصت ہوا، راستہ میں قادیسیہ کی مسجد میں ایک مجذوم شخص سے میری ملاقات ہوئی، اس نے علیک سلیک کے بعد مجھ سے حج پر جانے کا سوال کیا، میں نے بادلِ خواستہ اسے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد اس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ چاہتا ہوں، پر میں نے دل میں سوچا صحیح لوگوں سے فرار ہو کر بیماروں میں پھنس گیا، میں نے جواب میں اس سے کہا قسم بخدا میں تم کو اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا، اس نے کہا انشاء اللہ اللہ ضعیفوں کے ساتھ وہ معاملہ کر لے گا کہ قوی بھی حیران ہو جائیں گے میں نے کہا دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد نماز عصر ادا کر کے میں مغیشہ کی طرف روانہ ہو گیا، میں چلتے چلتے دوسرے روز بوقت چاشت مغیشہ پہنچا میں اسکی مسجد میں داخل ہوا تو اسی مجذوم سے میری ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے سلام کے بعد کہا اللہ کمزور کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے کہ قوی بھی حیران ہو جاتا ہے اس وقت میرے قلب پر مختلف قسم کے وساوس نے حملہ کیا، لیکن ان سے متاثر ہوئے بغیر اگلی منزل پر روانہ ہو گیا، میں چلتے چلتے صبحِ قرعہ کی مسجد میں پہنچا وہاں پر بھی وہی مجذوم شیخ بیٹھے تھے، اس نے مجھ سے وہی گزشتہ جملہ کہا۔

اس وقت میں نے آگے بڑھ کر اس سے کہا میں پہلے اللہ سے پھر آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا تم میرے ساتھ چلو، اس نے کہا قسم کی وجہ سے میں آپ کو حاضث نہیں کرنا چاہتا، پھر میں نے ان سے ہر منزل پر ملاقات کی درخواست کی انہوں نے کہا بالکل چنانچہ ہر منزل پر ہماری ملاقات ہوتی رہی، حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے، اس کے بعد میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی، مکہ پہنچنے کے بعد ابو بکر کتانی اور ابو حسن وغیرہ سے میں نے مذکورہ پیش آمدہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے ڈانٹ کر مجھ سے کہا وہ تو ابو جعفر مجذوم تھے۔ ہم تو ان سے ملاقات کے متنی ہیں۔ اب آئندہ اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو ہمیں ضرور مطلع کرنا ہم ان سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد بسیار تلاش کے باوجود نحر کے روز رومی کے موقع پر اچانک میری ان سے ملاقات ہو گئی۔ ان کو دیکھتے ہی میری چیخ نکلی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر یوم الوداع میں مقام ابراہیم کے نزدیک میری ان سے ملاقات ہوئی، انہوں نے چیخ نہ مارنے کا مجھ سے وعدہ لیا، میں نے کہا اس شرط کے ساتھ کہ آپ میرے حق میں تین دعائیں کریں گے، چنانچہ انہوں نے میرے حق میں تین دعائیں کیں جو قبول ہو گئیں۔ اس کے بعد وہ مجھ سے رخصت ہو گئے، منصور کے سوال کرنے پر دراج نے وہ تین دعائیں بتائیں۔ (۱) اے باری تعالیٰ فقر کی محبت میرے قلب میں ڈال دے۔ (۲) اے باری تعالیٰ ہر دن مجھ رزق جدید عطاء فرما، (۳) آخرۃ میں اپنا دیدار نصیب فرمانا ان میں سے دو تو دنیا ہی میں اور ایک آخرۃ میں انشاء اللہ قبول ہوگی۔

(۵۹۷) ابو عبد اللہ مغربی

۱۵۴۶۹- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری، ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ مغربی کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ پر نزول مصائب کے تین سبب ہیں (۱) ان کی لغزشوں کو ختم کرنے کے لئے، (۲) ان کے صبر و ایمان میں اضافہ کرنے کے لئے، چنانچہ آزمائش کے بعد خبر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان کی محبت الہی میں زیادتی ہوتی ہے۔ نیز فرمایا: اوقات کی حفاظت افضل الاعمال ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: غنی کے سامنے تواضع اختیار کرنے یا بے کسی کا اظہار کرنے والا فقیر اذل الناس ہے نیز انہی کا ارشاد ہے: فقراء کی ضروریات اور حاجات کا خیال رکھنے والا غنی اغرا الناس ہے۔ فرمایا فقراء پر راضی ہونے والے لوگ زمین پر اللہ کے امین اور لوگوں پر اس کی حجت ہیں۔ انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں سے مصائب دفع کرتا ہے۔

۱۵۴۷۰- محمد بن حسین نے ورثانی کے حوالہ سے ابو عبد اللہ مغربی کے درج ذیل دو شعر مجھے سنائے۔

(۱) اے وصال کو گناہ شمار کرنے والی ذات کیسے گناہوں سے میری خلاصی ہوگی، (۲) اگر میرا آپ سے محبت کرنا گناہ ہے تو میں ایسا گناہ مکرر کرتا رہوں گا۔

(۵۹۸) عبد الرحیم بن عبد الملک

۱۵۴۷۱- ابو بکر مغیر کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول منقول ہے:

ایک روز میں مسجد توبہ گیا، وہاں پر میں نے عبد الرحیم کو ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا دیکھا، میں نے مسجد کے نگران سے پوچھا کہ یہ بزرگ کب سے اس حال پر بیٹھے ہیں اس نے بتایا یہ تین روز سے اسی طرح بلا اکل و شرب خاموش کیئے بیٹھے ہیں۔ پھر میں ان کے سامنے بیٹھ گیا، شام کے وقت میں نے ان سے متعدد بار سوال کیا کہ آپ کی طہمت کس چیز کو چاد رہی ہے۔ بار بار سوال کرنے پر فرمایا گرم روٹی اور گوشت کو پھر میں نے باب شام کی طرف نکل کر گرم روٹی اور گوشت بہت تلاش کیا، لیکن میری مطلوبہ چیز مجھے نہیں ملی، میں نے دل میں سوچا کہ کاش میں بلا سوال کئے کوئی چیز خرید کر ان کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ تو اس پریشانی و پشیمانی سے بچ جاتا۔

اس کے بعد مایوس ہو کر میں مسجد کی طرف چلا، جب دروازہ پر پہنچا تو ایک شخص مسجد کے دروازہ پر دستک دے رہا تھا، میں نے

ان سے پوچھا کون، اس نے دروازہ کھولنے کا کہا، جب میں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے سر سے زنبیل اتاری، اس میں گرم روٹی اور گوشت تھا۔ میں نے ان سے کہا جب تک تم صحیح واقعہ نہیں بتاؤ گے اس وقت تک میں اسے نہیں اٹھاؤں گا، پھر اس نے کہا میں ایک تاجر ہوں، آج میں نے یہ کھانا تیار کروایا تھا شام کو دیر سے گھر پہنچا میں نے سوچا کہ مسجد توبہ والوں کو بھی اس میں سے کھلا دوں۔ اس لئے میں یہ کھانا لیکر حاضر ہوا ہوں تب جا کر میں نے ان سے کھانا قبول کیا، پھر میں نے وہ کھانا شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

(۵۹۹) محمد السمین

۱۵۴۷۲- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے محمد السمین کا قول مروی ہے: ایک بار میں برے شوق سے مسلمانوں کے ساتھ اہل روم سے جنگ کے لئے روانہ ہوا، اچانک رومیوں کو فتح ہونے لگی، مسلمان ان کی کثرت کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے، میں سخت پریشان ہو کر محل کو شوق سے غزوہ میں شرکت پر ملامت کرنے لگا۔ اسی اثناء میں نے نہر میں غسل کیا، غسل کی وجہ سے میری پریشانی میں کمی واقع ہو گئی، تازہ دم ہونے کی وجہ سے حوصلہ اور ولولہ بھی تازہ دم ہو گیا، پھر میں صفوں کو چیرتا ہوا رومیوں کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا، مسلمانوں کی ایک جماعت بھی میرے قریب پہنچ گئی، میں نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے رومیوں پر حملہ کیا، بالآخر رومی شکست کھا کر بھاگ گئے گویا ایک نعرہ تکبیر فتح کا سبب بن گیا۔

۱۵۴۷۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسن بغدادی، محمد بن عبداللہ فرغانی کے سلسلہ سند سے مغازنی کا قول مروی ہے: ایک بار میں محمد بن سمین کے ساتھ سفر میں درندہ کی آواز پر خوفزدہ ہو گیا، انہوں نے فرمایا تمہارا توکل کہاں گیا۔

(۶۰۰) محمد بن سعید قرشی

۱۵۴۷۴= ابو عمر عثمان بن محمد عثمانی کے حوالہ سے ابو عبداللہ کا قول مروی ہے: اللہ نے کچھ بندوں کو مخلوق سے چن کر خاص کیا ہے، ان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کا علم عطاء فرمایا ہے۔ نیز ان کو علم کے اسرار و رموز سے نوازا ہے۔ اللہ کی کرم نوازی کی وجہ سے ان کے جوارح و زبان، کان، پاؤں اور دیگر چیزیں اللہ کی مرضی کے خلاف استعمال نہیں ہوتے۔ ان کے قلوب صفات الہیہ میں متفکر رہتے ہیں۔ ان کے قلوب شکوک و شبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۴۷۵- عبدالواحد بن بکر، کے حوالہ سے احمد بن سعید کا قول مروی ہے: ابو عبداللہ قرشی سے خوف خدا کی وجہ سے گریہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خوف خدا کی وجہ سے گریہ انسان کے لئے سکون قلب کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

(۶۰۱) علی سامری

۱۵۴۷۶- محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن نصیر عمر بن ملکان سے ان کے والد کا قول مروی ہے: میرے اور علی بن سامری کے درمیان الفت و مودت تھی۔ ان کی وفات کے بعد ایک طویل عرصہ کے بعد میں نے حسین و جمیل صورت میں خواب میں ان کی زیارت کی، لیکن اس وقت ان کی ایک آنکھ بند تھی، میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا زندگی میں ایک روز تلاوت قرآن کے دوران آیت وعید پر میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے، جب میرا گریہ ختم ہو گیا تو میں نے دوسری آنکھ کو عتاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے بعد میں تجھے نہیں کھلوں گا، چنانچہ اس روز سے یہ بند ہے۔ پھر میری خواہش

پر انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) ایک روز میری ایک آنکھ میں آنسو بھر آئے اور دوسری نے بجل سے کام لیا، (۲) میں نے رونے والی آنکھ کو محبوب بنالیا، (۳) اور دوسری کو عتاب کے طور پر اس روز سے بند کر لیا۔

۶۰۲۔ ابو جعفر حداد

۱۵۴۷۷۔ عبد الواحد بن بکر، محمد بن عبد العزیز کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ حضرت کا قول مروی ہے: ابو جعفر حداد بیس سال میں ایک دینار کما کر اسے فقراء پر صدقہ کر کے خود روزہ رکھتے تھے۔
۱۵۴۷۸۔ ابو جعفر حداد کا قول ہے:

قلب میں خیال آنے کے بعد اگر کوئی اس کے معارض چیز پیش نہیں آئی تو وہ فراست ہے۔
احمد بن نعمان فرماتے ہیں کہ ایک بار بلا اکل و شرب کے سولہ (۱۶) روز مجھے ایک صحراء میں گزر گئے ابو جعفر میرے قریب سے گزرے تو انہوں نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے کہا میں اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ معرفت و علم میں سے غالب کے بارے میں مجھے علم ہو جائے اور میں اسے اختیار کر لوں۔ ابو جعفر نے فرمایا انتظار کرو انشاء اللہ ایک چیز ضرور واضح ہوگی۔

(۶۰۳) ابو جعفر کبیر و ابو حسن صغیر

۱۵۴۷۹۔ ابو جعفر کبیر کا قول بحمد اللہ تعالیٰ عظمت کے مطابق درجات بلند کرتا ہے، اور خائفین کو اپنی جو دو کرم کے مطابق امن دیتا ہے۔ اور غمزدہ لوگوں کو اپنی رحمت کے مطابق فرحت عطا کرتا ہے۔
۱۵۴۸۰۔ ابو جعفر خیاط اصہبان، کے حوالہ سے ابو جعفر کبیر کا قول مروی ہے:

ہماری صفات نے ہمیں عجب میں مبتلا کر دیا ہے ان کے زوال کے بعد ہی ہمارے قلوب حق کو قبول کریں گے۔

۱۵۴۸۱۔ احمد بن ابی عمران ہروی، ابو نصر ہروی کے سلسلہ سند سے ابو حسن صغیر کا قول مروی ہے:
میں ایک روز پیادہ پا خالی ہاتھ صحراء میں داخل ہوا، یہ بڑھ مقام پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے خیال آیا کہ مجھ سے بڑا متوکل آج تک اس صحراء میں داخل نہیں ہوا، یکا یک غیب سے ندا آئی کب تک تم خوش فہمی میں مبتلا رہو گے۔
۱۵۴۸۲۔ عبد المنعم بن عمر، مرتعش کے سلسلہ سند سے ابو حسن صغیر کا قول مروی ہے:

اہل حق کے نزدیک توحید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب یا ذوغایت ہونے کی وجہ سے اس کا اور اک کیا جائے، اس قسم کے خیالات کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ بلکہ اللہ کو اولیت اور اذلیت کی صفات کے ساتھ متصف کرنے کا نام توحید ہے۔

(۶۰۵) ابو احمد قلائی

۱۵۴۸۳۔ عبد المنعم بن عمر، ابو سعید بن اعرابی، محمد بن علی کتانی کے سلسلہ سند سے منہ بھری کا قول مروی ہے: ایک بار قلائی کے ہمراہ سفر میں ہم شدید بھوک کا شکار ہو گئے، اللہ نے ہمارے لئے کھانے کا بندوبست فرما دیا، قلائی نے خود کھانے کے بجائے مجھے کھانا کھلا دیا۔

۱۵۴۸۴۔ ابو احمد کا قول مروی ہے:

میں ایک بصری فقراء کی جماعت کے پاس گیا، انہوں نے خوب میرا اکرام کیا، ایک روز میں نے ان میں سے ایک سے کہا میری ازار کہاں گئی، بس اس کے بعد میں ان کی نظروں سے گر گیا، ابواحمد سے سوال کیا گیا کہ آپ کے اس مرتبہ پر قائم ہونے کا کونسا سبب ہے؟ انہوں نے فرمایا تین سبب ہیں۔ (۱) ہم دوسروں سے حق واجبی کا بھی مطالبہ نہیں کرتے۔ (۲) اپنے نفسوں سے دوسروں کے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۳) ہم تمام برائیوں کا ملزم اپنے نفسوں کو سمجھتے ہیں۔

ایک روز قلاسی نے بھائیوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اللہ ہم سب کو خاتمہ بالا ایمان نصیب فرمائے۔ اور اپنی ملاقات کو ہم سب کے لئے بہتر سے بہتر بنائے۔ نیز انہی کا قول ہے: بندہ سے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے اعمال پر مواخذہ ہوگا۔ ظاہری اعمال سے مراد اعمال صالحہ کے لئے کوشش کرنا، راحت کا فکر نہ کرنا اور اس کے لئے تکالیف برداشت کرنا اور زہد فی الدنیا ہے۔ اور باطنی اعمال سے مراد تقویٰ، صدق، صبر رضا اور توکل ہے۔

(۶۰۵) ابوسعید قرشی

۱۵۳۸۵- ابوفر ج بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلہ سند سے ابوسعید قرشی کا قول مروی ہے: اہل ہوئی کے قلوب اہل بلاء کی جیل ہیں، کیونکہ اللہ بلاء کو عذاب دینے کے وقت اسے اہل ہوئی کے قلوب میں محبوس کر دیتا ہے پھر بلاء اہل ہوئی کے بطون کو پیش کی وجہ سے اللہ سے ان سے خلاصی طلب کرتی ہے۔ ۱۵۳۸۶- ابوسعید کا قول مروی ہے: حرص طمع، طمع امید، امید شہوۃ، شہوۃ شہوۃ، شہوۃ حرام اور حرام دخول دوزخ کا سبب بنتا ہے۔

(۶۰۶) ابویعقوب زیات

۱۵۳۸۷- جعفر بن محمد بن نصیر کے حوالہ سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے: ایک بار ہماری ایک جماعت یعقوب بن زیات کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے فرمایا تم حق کے ساتھ مشغولیت کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے عرض کیا اسحق کی وجہ سے ہم آپ کے پاس آئے ہیں، اس کے بعد ہم نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جسکا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا، اس کے بعد میں نے ان سے جید عالم کے پاس لوگوں کے حلقہ لگانے کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا یہ صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۳۸۸- ابوسعید خزاز کا قول ہے: میرے سامنے ایک بار ابویعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بارے میں سوال کیا؟ اس کے نفی میں جواب دینے پر ابویعقوب نے اس پر گہرے دکھ و افسوس کا اظہار کیا،

(۶۰۷) ابوجعفر کتانی

۱۵۳۸۹- عبدالواحد بن احمد ہاشمی کے حوالہ سے ابو عبد اللہ بن خفیف کا قول مروی ہے: میں نے ابوجعفر کتانی سے سوال کیا کہ آپ کو کتنی بار حضور علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا تقریباً سات سو بار، کتانی یومیہ زوال تک ایک قرآن مجید مکمل فرما لیتے تھے۔ اس کے بعد پیشاب وضو وغیرہ سے فارغ ہونے کے لئے بالا خانہ تشریف لے جاتے ایک مرتبہ بصارت کے کمزور ہونے کی وجہ سے بیت الخلاء میں گر گئے، جسکی وجہ سے ان کا ایک پاؤں ضائع ہو گیا،

کتابی چیتے چلاتے رہے، اور نماز میں تاخیر ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہو گیا، اس وقت مؤذن اور دیگر نمازیوں کو پتہ چلا، وہ اسی وقت بالا خانہ پر گئے، انہوں نے کتابی کو کپڑے وغیرہ پہنا کر نماز پڑھوائی، اس سال کتابی کو آپ علیہ السلام کی زیارت نہیں ہوئی پھر ایک ساتھی کو مدینہ جاتے ہوئے کتابی نے آپ علیہ السلام کے نام ایک رقعہ دیکر اس سے کہا کہ اسے آپ ﷺ کی قبر میں ڈال دینا، لیکن راستہ میں اس ساتھی سے وہ رقعہ گم ہو گیا اسی شب کتابی کو آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا اے کتابی تمہارا رقعہ مجھے موصول ہو چکا ہے۔

۱۵۴۹۰- عبدالواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلہ سند سے کتابی کا قول مروی ہے:

ایکے آشوب چشم میں مبتلا شخص نے اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ اگر آپ نے مجھے اس مرض سے نجات دیدی تو میں کبھی بھی خواہش نفس پر نہیں چلوں گا، غیب سے ندا آئی ہم نے تمہاری درخواست قبول کر لی، چنانچہ اسی وقت وہ اس مرض سے شفا یاب ہو گیا۔

(۶۰۸) ابوبکر زقاق

۱۵۴۹۱- ابو فضل احمد بن عمران ہروی، محمد بن داؤد رقی کے سلسلہ سند سے ابوبکر زقاق کا قول مروی ہے: ایک سال مکہ کے سفر کے دوران میری آنکھ میں زخم ہو گیا، اس وقت صحراء میں میں تن تنہا تھا میرے قلب پر خیال آیا کہ علم الشرع، علم حقیقت کے منافی ہے، اسی وقت غیب سے ندا آئی اے ابوبکر زقاق ہر مخالف شرع حقیقت کفر ہے۔

۱۵۴۹۲- ابوسعید قلانی، ابوعلی روزباری کے سلسلہ سند سے ابوبکر زقاق کا قول مروی ہے:

میں نے بیس سال قیام مکہ کے دوران دودھ استعمال نہیں کیا، ایک روز میرے نفس نے اسکے استعمال پر مجھے مجبور کر دیا، جسکی وجہ سے میں عسفان کی طرف نکل گیا، وہاں پر ایک حسین و جمیل لڑکی سامنے آ گئی، میں نے دائیں آنکھ سے دیکھا، اسکی محبت میرے دل میں گھر کر گئی، جب میں نے اس سے اسکا اظہار کیا تو اس نے کہا جھوٹ بولتے ہو، اب تک دودھ کی خواہش تو تم میں موجود ہے، اسکے بعد جس آنکھ سے میں نے اسے دیکھا تھا وہ ضائع ہو گئی۔ میں نے اسی وقت مکہ پہنچ کر طواف کیا، اسکے بعد خواب میں مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے ان سے کہا زلیخا کے واقعہ کے وقت اللہ نے آپ کی آنکھوں کی حفاظت فرمائی حضرت یوسف نے فرمایا بلکہ اللہ نے عسفانیہ کے واقعہ کے وقت تمہاری نظر کی حفاظت فرمائی اس کے بعد انہوں نے قرآنی آیت تلاوت کی جسکا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کرنے والے کے لئے دو جنتیں ہیں۔ بعد ازیں گھبرا کر میری آنکھ کھلی تو اس وقت میری آنکھ صحیح ہو چکی تھی۔ نیز انہی کا قول بیس سال سے پورا نہ کرنے کے خوف سے میں نے اللہ سے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔

(۶۰۹) ابو عبد اللہ حضرمی

۱۵۴۹۳- ابو حسن بن مقسم، کے حوالہ سے مرتعش کا قول مروی ہے:

ابو عبد اللہ حضرمی بیس سال سے خاموش تھے، میں نے ان سے تصوف کے بارے میں چند سوال کئے تو انہوں نے انکا جواب مجھے قرآنی آیات سے دیا۔

(۶۱۰) عبد اللہ صراد

۱۵۴۹۴- نصیب بن ابی نصر عطار صوفی، محمد بن داؤد دینوری کے سلسلہ سند سے صراد کا قول مروی ہے:

عبودیت کا اظہار ظاہر اور حریت کا اظہار باطن اخلاق کریمہ سے ہوتا ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: عبادت سے علماء، اشارات

سے حکماء اور لطائف سے سادۃ واقف ہوتے ہیں۔ انھی کا قول ہے صبر کی علامت ترک شکوہ اور کتمان ضرور بلوئی ہے۔ اور اسرار کی حفاظت رجوع الی اللہ کی علامت ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو معرفت کی دلیل سمجھنے والا انسان افضل الناس ہے۔ اور نعماء الہیہ پر حق شکر کی ادائیگی سے عجز کا دعویٰ کرنے والا انسان متواضع انسان ہے۔ عبادت کے باوجود فضل الہی کو طلب کرنے والا انسان ہی اصل انسان ہے، کیونکہ اگر فضل الہی نہ ہوتا تو انبیاء یہ (فضل الہی کے عدم کی صورت میں کچھ نہیں ہوں) نہ فرماتے۔ اس کے بعد بھی اپنی ذات پر اعتماد کرنے والا انسان معرفت کے راستوں سے گویا واقف ہے۔

(۶۱۱) ابو عمرو دمشقی

۱۵۳۹۵- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو عمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

ہر ناقص سے صرف نظر کر کے تمام عیوب سے پاک ذات کے مشاہدہ کا نام تصوف ہے۔

۱۵۳۹۶- محمد بن حسین کے حوالہ سے، ابو بکر رازی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابو عمرو دمشقی سے قول رسول اللہ ﷺ (کہ اے لوگو چاند نظر آنے پر روزہ رکھو اور چاند نظر آنے پر افطار کرو) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اس سے استواء حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی تمہارے صوم و فطر حضور قلب کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

۱۵۳۹۷- ابو قاسم عبد السلام بن محمد مخزومی کے حوالہ سے ابو عمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

عارفین کی چار خاص علامتیں ہیں: (۱) سیاست، (۲) ریاضت، (۳) حراست، (۴) رعایت۔ اول دو کا تعلق ظاہر اور ثانی دو کا تعلق باطن سے ہے۔ سیاست کے ذریعہ انسان تطہیر، حفاظت نفس اور اس کی معرفت تک پہنچتا ہے۔ ریاضت کے ذریعہ انسان تحقیق اور مخالفت نفس تک پہنچتا ہے۔ حراست کے ذریعہ قلوب میں نیکیوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور رعایت کے ذریعہ مولیٰ کے حق کی پاسداری تک پہنچتا ہے۔ پھر سیاست کی میراث عبودیت کے مقام پر کھڑا ہونا، ریاضت کی میراث حکم الہی پر راضی ہونا، حراست کی میراث حصول مشاہدہ اور رعایت کی میراث حصول محبت ہے۔

۱۵۳۹۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے ابو عمرو دمشقی کا قول مروی ہے: جس طرح اللہ نے لوگوں کے ایمان لانے کے لئے انبیاء پر آیات و معجزات کا اظہار فرض کیا ہے اسی طرح اللہ نے لوگوں کو فتنہ سے بچانے کے لئے اولیاء پر کرامات کے عدم اظہار کو فرض کیا ہے۔

(۶۱۲) ابو نصر محبتی

۱۵۳۹۹- ابو حسن بن مقسم کا قول ہے:

ابو نصر محبت صاحب سخاوت و مروءۃ اور حیا دار انسان تھے۔

۱۵۵۰۰- ابو جعفر بن محمد، ابو حسن بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابو عباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابو نصر کے ساتھ سفر پر تھا اس وقت ابو نصر کے بدن پر قیمتی ازار تھی، کرخ عبور کرنے کے وقت ایک سائل نے ان سے سوال کیا، ابو نصر نے اس قیمتی ازار کے دو حصے کر کے ایک حصہ سائل کو دیدیا اور ایک بدن پر ڈال دیا۔

(۶۱۳) ابوسالم دباغ

۱۵۵۰۱- جعفر بن محمد بن نصر کے حوالہ سے ابوسالم دباغ کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت پر آپ ﷺ کی اجازت سے آپ ﷺ کو تعوذ و تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی ابتدائی، پچیس آیات سنائیں، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ قرآن کے نزول کی مانند آپ ﷺ مجھ سے تلاوت پر مواخذہ فرمائیں آپ نے فرمایا اس صورت میں لوگ تم پر پتھروں کی بارش کر دیں گے۔

(۶۱۴) ابو محمد جریری

۱۵۵۰۲- محمد بن حسین، ابو محمد راسبی کے سلسلہ سند سے ابو محمد جریری کا قول مروی ہے:

مجھے بذریعہ خواب بتایا گیا کہ ہر شے کے لئے اللہ کے ہاں حق ہے اور عند اللہ سب سے بڑا حق حکمت کا ہے، غیر اہل میں حکمت کو رکھنے والے سے اللہ اس کے حق کا مطالبہ کرے گا۔

۱۵۵۰۳- ذات الہی پر سب سے وزنی تین دلیلیں ہیں (۱) ظاہری طور پر اللہ کی حکومت (۲) تدبیر الہی (۳) کلام الہی۔

۱۵۵۰۴- محمد بن موسیٰ، ابو حسین فارسی کے سلسلہ سند سے جریری کا قول مروی ہے:

ادیان کا قوام، ایمان کا دوام اور ابدان کی اصلاح تین چیزوں پر موقوف ہے، (۱) اکتفاء، (۲) اتقاء، (۳) احتواء، اللہ پر اکتفاء کرنے سے انسان کا باطن، نواہی سے بچنے سے انسان کی سیرت اور غیر موافق شے کے احتراز سے انسان کی طبیعت بنتی ہے، اکتفا کا ثمرہ خالص معرفت، اتقاء کا ثمرہ حسن اخلاق اور اکتفاء کا ثمرہ طبیعت کا معتدل ہونا ہے۔ نیز فرمایا: عمل پر اعتداد کرنے سے انسان گمراہ ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے خلاصی نہیں پائے گا۔

(۶۱۵) ابن الفرغانی

۱۵۵۰۶- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ واعظ کے سلسلہ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

اے لوگو قرآن و سنت کی اتباع کرو۔

۱۵۵۰۷- ابن الفرغانی کا قول ہے:

بعض لوگ نفس و شہوۃ، بعض شیطان اور بعض ان کے علاوہ دیگر فحش چیزوں کے اسیر ہوتے ہیں۔

۱۵۵۰۸- ابن الفرغانی کا قول ہے:

حق کو پہچان رکھنے والا انسان انفس الناس ہے۔

۱۵۵۰۹- ابن الفرغانی کا قول ہے:

محبت شوق اور شوق انس کا سبب ہے۔ شوق و انس کا فائدہ انسان غیر محبت ہے۔

۱۵۵۱۰- محمد بن موسیٰ، عبد الواحد بن علی یساری، ابو عباس یساری کے سلسلہ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

۱۵۵۱۱- واسطی کا قول ہے:

رضاء اور مخط حق تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔

۱۵۵۱۲- محمد بن حسین، ابو عبد اللہ حضری، ابو عباس سیاری کے سلسلہ سند سے ابن فرغانی کا قول مروی ہے: ذکر الہی میں مشغول افراد کی تعداد ان گنت ہے۔

۱۵۵۱۳- ابن الفرغانی کا قول ہے:

طاعات پر اعواض کا مطالبہ درحقیقت فضل الہی کا نسیان ہے۔ اور ذکر الہی میں جیۃ قلوب مضمر ہے۔

۱۵۵۱۴- ابو احمد حسونی کے حوالہ سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

لوگوں کے تین طبقے ہیں۔ (۱) جن پر اللہ نے انوار ہدایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ شرک اور نفاق سے بری ہے۔ (۲) جن پر اللہ نے انوار عنایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ کبار و صغائر سے محفوظ ہے، (۳) جن پر اللہ نے کفایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے۔ یہ طبقہ اہل غفلت کی حرکات اور فساد خواطر سے محفوظ ہے۔

(۶۱۶) ابو علی جور جانی

۱۵۵۱۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے ابو علی جور جانی کا قول مروی ہے: تین چیزیں توحید کی علامت ہیں۔ (۱) خوف (۲) رجاء (۳) محبت۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے وعید کا دہان خوف کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ وعدہ کی وجہ سے اکتساب خیر کا جذبہ رجاء کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ حائف کو ذکر محبوب سے راحت نہیں ملتی۔ خوف نار منور رجاء نور منور اور محبت نور الانوار ہے۔

۱۵۵۱۶- محمد بن حسین، عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن رازی ابو علی جور جانی کا قول مروی ہے:

بخل میں تین لفظ ہیں ان میں سے با سے بلاء، خاء سے خسران اور لام سے ملامت کی طرف اشارہ ہے۔ گویا بخیل اپنی جان پر بلاء، اپنی کوشش میں نقصان اٹھانے والا اور اپنے بخل میں ملامت زدہ ہوتا ہے۔

(۶۱۷) ابو عبد اللہ سجری

ابو محمد عبد اللہ بن محمد معلم نیساپوری، کے حوالہ سے ابو عبد اللہ سجری کا قول مروی ہے: ہر غائب کو حاضر سمجھنے کا نام عبرت اور حاضر کو غائب سمجھنے کا نام تفکر ہے۔ ابو عبد اللہ سے پیوند لگے ہوئے کپڑے کے استعمال کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا جو انوں کا لباس استعمال کرنا نفاق کی علامت ہے۔

(۶۱۸) محفوظ بن محمود

۱۵۵۱۷- ابو عمر محمد بن احمد بن حمدان کے حوالہ سے محفوظ بن محمود کا قول مروی ہے:

اپنے کونیک و دیندار سمجھنے والا لوگوں کہ برا سمجھتا ہے، اور اپنے عیوب پر نظر رکھنے والا دوسروں کی برائی شمار کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ مسلمان کو فتنہ میں مبتلا کرنے والا خود فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

۱۵۵۱۸- محمد بن حسین کے حوالہ سے محفوظ کا قول مروی ہے:

غفلت و طاعت پر (ریاء سے) توبہ کرنے والا انسان درحقیقت تائب انسان ہے۔

۱۵۵۱۹- اے انسان لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنی طرف دیکھ اس کی وجہ سے تجھے ان کی خوبیاں اور اپنے عیوب نظر آئیں گے۔

۱۵۵۲۰- قلب کو کینہ سے پاک رکھنے والا انسان سب سے بہترین انسان ہے۔

(۶۱۹) ابن طاہرا بھری

۱۵۵۲۱- ابو نصر نسیا پوری، عبدالعزیز، ابوبکر بن طاہر کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عالمین سے استار کے پردے ہٹا کر ان کو اسرار کے خزانوں پر مطلع کر دیا۔ اور معارف و انوار کی انہیں مودت عطاء کی، اسی بنا پر ان کے قلوب شکوک و شبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۵۲۲- ابو نصر، عبدالعزیز بن محمد ابھری، کے سلسلہ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

کرم الہی کے ملاحظہ کے بعد قبل از کفر و بعد از کفر کے زمانہ کے تمام گناہوں کی مغفرت کی مجھے امید ہے۔

۱۵۵۲۳- ابن طاہر ابھری کا قول ہے اے لوگو اپنے عمل پر اعتماد کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔

۱۵۵۲۴- کرم الہی کا سبب بننے والا گناہ شرف الہی کے سبب بننے والے عمل سے بہتر ہے۔

۱۵۵۲۵- ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول ہے:

بعض لوگ اپنے اعمال کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں اور بعض لوگ اسکی رحمت الہی کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں۔

۱۵۵۲۶- ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

اطاعت الہی انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۱۵۵۲۷- محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

انسان پر کبار سے تطہیر اور صغائر سے اجتناب لازمی ہے اہل صفاء کے لئے تذکیر لازمی ہے۔

۱۵۵۲۸- محمد بن حسین، عبدالواحد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے ان کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابوبکر بن طاہر کے ساتھ ایک شخص کے جنازہ میں شریک ہوا، متوفی کے بھائیوں کو روتے ہوئے دیکھ کر ابوبکر نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھ کر درج ذیل شعر پڑھے۔

(۱) یہ لوگ اپنی موت کو بھول کر متوفی پر رورہے ہیں۔ اور اسے وہ اپنے غم کے زوال کا سبب سمجھ رہے ہیں۔ اگر ان میں عقل و دانش کی کچھ

رقم باقی ہوتی تو یہ متوفی پر رونے کے بجائے اپنی ذات پر روتے۔

۱۵۵۲۹- ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول ہے:

اے لوگو اپنے قلوب میں خوف خدا پیدا کرو، کیونکہ اس کے بغیر انسان ترقی نہیں کر سکتا۔

(۶۲۰) ابوبکر ابھری

۱۵۵۳۰- ابو فضل احمد بن عمران ہروی کے حوالہ سے ابراہیم بن ابی حماد ابھری کا قول مروی ہے:

ابوبکر ابھری ابوبکر بن عیسیٰ کی نزع کی حالت میں ان کے پاس گئے، ان سے فرمایا اپنے رب کے بارے میں حسن ظن سے کام

لو، ابوبکر بن عیسیٰ ابھری نے آنکھ کھول کر فرمایا مجھے تم ایسی بات کہتے ہو، ہماری حالت تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا فرمائی تو

ہم اسکی عبادت کریں گے اگر اپنے پاس بلایا تو ہم اس پر لبیک کہیں گے۔

(۶۲۱) ابو حسن صانع

۱۵۵۳۱- ابوسعید قلنسی کے حوالہ سے ابو حسن صانع کا قول مروی ہے:
مرید پر دنیا سے دوبار تخلیہ لازم ہے۔ (۱) دنیا کی نعمتیں، اس کے مطعومات و مشروبات کو خیر باد کہہ دے۔ (۲) اگر لوگ اعتقاد میں اس کے پاس آئیں اور اس کی خدمت میں ہدایا پیش کریں تو اس سے بے التفاتی اختیار کرے کیونکہ یہ عظیم گناہ اور فتنہ عاملہ ہے۔
نیز انہی کا قول ہے تمنا کرنا اور امیدیں لگانا طبیعت کے فساد کی دلیل ہے۔

۱۵۵۳۲- ابو حسن صانع کا قول مروی ہے:
تمام احوال میں احسان الہی کو یاد کرنا، منعم کے شکر کی ادائیگی سے کلی طور پر عجز کا اقرار کرنا اور تمام احوال میں مسبب الاسباب اللہ کو سمجھنا معرفت کی دلیل ہے۔

(۶۲۲) ممشا والدینوری

ارادہ اشیاء کا مقدمہ ہے نیک ارادہ رکھنے والے انسان کو من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔
۱۵۵۳۳- انہی کا قول ہے:
مخلوق کے بجائے اللہ پر نظر رکھنے والا انسان حاصل کے اعتبار سے احسن الناس ہے، مذکورہ انسان جمیع امور میں اللہ کو کافی و شافی سمجھتا ہے۔

۱۵۵۳۴- اے انسان اگر تو اولین و آخرین کی حکمت جمع کر کے صواب و دلی کامل ہونے کا دعویٰ کرے تب بھی تو اصلاح باطن کے بغیر عارفین کے درجات تک نہیں پہنچ سکتا۔
۱۵۵۳۵- انہی کا قول ہے:
اطاعت الہی انسان، کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

(۶۲۳) ابوالحق قصار

۱۵۵۳۶- محمد بن موسیٰ، حسین بن احمد کے سلسلہ سند سے ابراہیم قصار کا قول مروی ہے:
انسان کے ارادہ کے مطابق اس کی قدر و قیمت ہے اگر اس کا ارادہ دنیا کے لئے ہے تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ اگر اس کا ارادہ رضا الہی کے لئے ہے تو اس کی قدر کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

۱۵۵۳۷- ابوفضل نصر بن محمد طوسی کے حوالہ سے ابراہیم بن احمد بن مولد کا قول مروی ہے:
۱۵۵۳۸- ابوالحق قصار کا قول ہے: آپ علیہ السلام کی اتباع اور اطاعت الہی کو ترجیح دینا محبت الہی کی دلیل ہے۔ انہی کا قول ہے: نفس سے شکست خوردہ انسان اضعف المخلوق ہے۔ اور نفس کو شکست دینے والا انسان اقوی المخلوق ہے۔ نیز فرمایا انسان کے لئے دو چیزیں کافی ہیں (۱) اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کر کے ان کی خدمت کرنا اور ان کی دعائیں لینا فقراء سے مودت و محبت کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا۔

(۶۲۴) ابو عبد اللہ بن بکر

۱۵۵۳۹- ابو عبد اللہ بن بکر کا قول ہے:
امور کے انجام پر نظر رکھنا عاجزین کی علامت ہے۔ اور رضا بالقضاء عارفین کے احوال سے ہے۔

۱۵۵۴۰- ابو عبد اللہ بن بکر سے اصول دین کے بابت سوال کیا گیا فرمایا: اصول دین دو ہیں۔ (۱) اللہ کی طرف رجوع کرنا (۲) آپ ﷺ کی اقتداء کرنا۔ اس کے بعد فرمایا: فروع دین چار ہیں۔ (۱) عہود کی وفاء، (۲) حدود کی حفاظت (۳) موجود پر رضا، (۴) مفقود پر صبر۔

۱۵۵۴۱- ابو عبد اللہ بن بکر کا قول ہے: ربوبیت عبودیت سے مقدم ہے۔

۳۱۰ آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ساری مخلوق پیچھے سے لمبے چوڑے دعووں میں مشغول ہے لیکن حق سامنے آتا ہے تو اندھے بہرے بن جاتے ہیں اور گویا لاش بن جاتے ہیں۔ اگر وہ دعووں میں سچے ہوتے تو حق سامنے آنے پر کھل کر سامنے آتے جیسے ہمارے نبی اکرم ﷺ آئے اور سچائی کے ساتھ ساری مخلوق پر غالب آئے جب شفاعت کا تقاضا آیا تو فرمایا میں اس کا اہل ہوں آپ کو اس کڑے وقت قیامت کا خوف مقام شفاعت سے متزلزل نہ کر سکا۔ لہذا جھوٹے دعووں کی مثال اس سے زیادہ نہیں جیسے کسی شاعر نے کہا (ترجمہ) عتاب کا وقت آیا تو پہلے ہی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ بولنے کی کبھی ہمت مفقود ہو گئی۔ زبان پر لکنت پڑ گئی اور آنتوں میں گرہیں پڑنے لگیں۔

ایسا شخص زبان کا گونگا نہیں ہوتا جب تک صدق سامنے نہ آئے۔ جبکہ سچے شخص کا ضمیر بھی بول پڑتا جبکہ حقیقتا وہ گونگا ہو۔

(۶۲۵) مرتعش

۱۵۵۴۲- ابو حسن بن مقسم کے حوالہ سے ابو محمد مرتعش کا قول مروی ہے:

شریعت کے مطابق عبادت کرنا اور سنت کے موافق خدمت کرنا افضل الارزاق ہے۔ عند اللہ مبغوض اشیاء کو ترک کئے بغیر وصول الی اللہ ناممکن ہے۔ اللہ کی مبغوض اشیاء درج ذیل ہیں۔ (۱) دنیا کی فضولیات، (۲) نفس کی آرزوئیں، (۳) اللہ کے مخالفین سے عداوت قائم کرنا۔ نیز فرمایا صبر و اخلاص کے بغیر معاملات کی تصحیح غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۳- محمد بن حسین کے حوالہ سے ابو ہریرہ محمد بن سلیمان فقیہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے مرتعش سے وصیت کی درخواست کی فرمایا مجھ سے بہتر انسان کے پاس جا کر اس سے وصیت کی درخواست کرو۔ ایک شخص نے مرتعش سے افضل الاعمال کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا افضل الہی پر نظر رکھنا افضل الاعمال ہے اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر پڑھا۔

تقدیر موافقت کے وقت غیر عاقل انسان عاقل بن جاتا ہے۔

۱۵۵۴۴- مرتعش کا قول ہے:

اصول توحید تین ہیں۔

(۱) ربوبیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا، (۲) اللہ کے لئے وحدانیت کا اقرار کرنا، (۳) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھنا۔

(۶۲۶) النہر جوری

۱۵۵۴۵- ابو عمر عثمانی کے حوالہ سے ابو یعقوب نہر جوری کا قول مروی ہے:

محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ذات الہی کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب کرنا یا ذوا دراک ہونے کی وجہ سے اس کی حقیقت کا ادراک کرنا بے محل بات ہے۔ اس قسم کے عقیدہ کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ انہی کا قول ہے معرفت الہی کے حصول کے بعد انسان ذات الہی کے بارے میں دھوکہ نہیں کھاتا۔ ایک بار نہر جوری نے ایک شخص کو پست ہمت کہہ کر پکارا اس نے ان سے اسکی وجہ

دریافت کی؟ فرمایا دنیا سے تیرا حصہ قلیل ہے۔ لیکن تو اس کے بارے میں بھی بخیل ہے، اور تو بخل کے ذریعہ حصول عزت کا طالب ہے یا رکھ اگر تو خرچ کرے گا تو قیل خرچ کریگا۔ اگر رو کرے گا تو قیل رو کے گا، لہذا منع کی صورت میں تو ملامت زدہ نہیں ہے اور خرچ کی صورت میں قابلِ حمد نہیں ہے۔

انہی کا قول ہے: ارواح کا مشاہدہ تحقیق اور قلوب کا مشاہدہ تعریف ہے۔

(۶۲۷) ابوعلیٰ روزباری

۱۵۵۳۶- ابو محمد بن ابی عمران ہروی کے حوالہ سے احمد بن عطاء روزباری کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعلیٰ روزباری سے ملا ہی کے سماعت کرنے والے شخص کے بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا: اس کے ذریعہ وصول الی اللہ غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۳۷- محمد بن حسین کے حوالہ سے عبد اللہ بن محمد دمشقی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعلیٰ روزباری سے اشارہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اشارہ سے علل کا حصول ہوتا ہے، لیکن علل کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۵۵۳۸- ابوعلیٰ کا قول ہے:

مگناہ کے باوجود انسان سے حسن سلوک فضل الہی کی علامت ہے۔

۱۵۵۳۹- ابوعلیٰ کا قول ہے: قلوب اولیاء اللہ کے مشاہدہ کے مشتاق ہوتے ہیں پھر ان کی طرف اسماء الہی کا لقاء کیا جاتا ہے۔ پھر وہ تجلیات الہی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نیز فرمایا مشاہدات کا تعلق قلوب سے، مکاشفات کا اسرار سے اور معائنات کا ابصار سے ہے۔

۱۵۵۵۰- ابو فضل طوسی نصر بن ابی نصر، ابوسعید کازرونی کے سلسلہ سند سے ابوعلیٰ روزباری کا قول مروی ہے:

غیر صابر کو رضاء الہی غیر شا کر کو کمال حاصل نہیں ہو سکتا اللہ کے ذریعہ عارفین اسکی محبت تک پہنچتے ہیں پھر انہوں نے اسکی نعمت پر اسکا شکر ادا کیا۔

۱۵۵۵۱- عبد الواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلہ سند سے ابوعلیٰ کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف مشتاقین کو وصول اللہ کے حصول کے بعد شہد سے بھی شیریں حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ نیز فرمایا تین چیزیں دیئے جانے والا انسان آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱) ظن جانع کے ساتھ قلب خاشع، (۲) فقر دائم کے ساتھ زہد حاضر، (۳) صبر کامل کے ساتھ قناعت دائمی۔

۱۵۵۵۲- ابوعلیٰ کا قول ہے:

اکتاب دنیا انسان کے لئے باعثِ ذلت اور کتاب آخرت اس کے لئے باعثِ عزت ہے۔ باعثِ عزت شی کو ترک کر کے باعثِ ذلت شے کا طالب انسان قابلِ تعجب ہے۔

(۶۲۸) ابوبکر کتانی

۱۵۵۵۳- ابو جعفر خیاط کا قول مروی ہے:

میں چند سال کتانی کی صحبت میں رہا میں نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

۱۵۵۵۴- کتانی کا قول ہے:

غفلت سے انتباہ کے وقت خوف خدا اور مخالفت نفس مرید کے لئے جن و انس کی عبادت سے بھی انقل ہے۔

۱۵۵۵۵- انہی کا قول ہے:

اے انسان اللہ سے توفیق کے سوال کے بعد عمل سے ابتداء کر۔

۱۵۵۵۶- کتابی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کو برحق ماننے کے بعد ہی انسان پر عنایات الہیہ نازل ہوتی ہے۔

۱۵۵۵۷- محمد بن موسیٰ، ابو حسن قزوینی کے سلسلہ سند عنایت سے کتابی کا قول مروی ہے:

عنایت الہی اور افتقار الی اللہ ایک دوسروں کو لازم ملزوم ہیں ایک کی تکمیل دوسرے پر موقوف ہے۔

۱۵۵۵۸- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلہ سند سے کتابی کا قول مروی ہے:

شہوة شیطان کی لگام ہے۔ شہوة پرست انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے کتابی سے تقویٰ کے بابت سوال کیا گیا فرمایا تقویٰ کی چند علامات ہیں۔ (۱) مخالفت نفس، (۲) احکام شرع کی پابندی، (۳) قرآن و سنت کی اتباع، (۴) توکل۔

۱۵۵۵۹- عبدالرحمن بن احمد صائغ اصہبانی کے حوالہ سے کتابی کا قول مروی ہے۔

غافلین حلم الہی میں ذاکرین رحمت الہی میں، عارفین الطاف الہی میں اور صادقین قرب الہی میں زندگی گزارتے ہیں۔ انہی کا قول ہے:

علم الہی عبادت الہی سے اعلیٰ واولیٰ ہے۔

(۶۲۹) ابن ماتک

۱۵۵۶۰- ابن فاتک سے مراقبہ کی حقیقت کے بابت سوال فرمایا گیا کام کرتے وقت اللہ کو دیکھنے والا کلام کرتے وقت اسے سننے والا اور شکوت کی حالت میں اسے جاننے والا خیال کرنا مراقبہ کی حقیقت ہے۔ نیز فرمایا لوگوں کی تین قسمیں ہیں، (۱) فکر معاش کی وجہ سے یاد آخرت سے غافل ہو جانا یہ شخص ہلاک ہونے والا ہے۔ (۲) فکر معاش کے بجائے آخرت کو یاد کرنا یہ شخص کامیاب ہونے والا ہے۔ فکر معاش اور فکر آخرت دونوں رکھنے والا یہ شخص بین بین ہے۔

(۶۳۰) ابن علان

۱۵۵۶۱- عبدالواحد بن بکر، عبداللہ بن عید العزیز کے سلسلہ سند سے ابن علان کا قول مروی ہے:

جوارح کی حفاظت کرنے والے کے قلب کی اللہ حفاظت فرماتا ہے اس کے بعد اللہ اسے زمین پر اپنا امین پھر امام پھر اپنی مخلوق پر حجت بنا دیتا ہے۔

(۶۳۱) سہل الانباری

۱۵۵۶۲- جعفر بن محمد بن نصیر، علان النبأ کے سلسلہ سند سے انباری کا قول مروی ہے:

سہل بن وہبان کا قول ہے:

اے لوگو مضمون کے لئے اہتمام مت کرو ورنہ تم کو ضامن کے لئے بھی اہتمام کرنا پڑے گا۔

(۶۳۲) عبد اللہ بن دینار

۱۵۵۶۳- محمد بن احمد بن مغیر، ابوقاسم ہاشمی، جعفر بن عبد اللہ دینوری کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے عبد اللہ بن دینار سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا خلوت میں اللہ سے ڈرو، نماز کو اوقات پر ادا کرو اور نظروں کی حفاظت کرو، اسکی برکت سے تم انشاء اللہ تمام احوال میں اللہ کے مقرب بن جاؤ گے۔

(۶۳۳) ابو علی وراق

۱۵۵۶۴- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابو علی وراق کا قول مروی ہے: نفس کی حقیقت جاننے کے بعد انسان اپنے سے اور دوسروں سے عدل اختیار کرتا ہے۔ لوگوں کا نفس کی حقیقت سے واقف نہ ہونا ان کے لئے سب سے بڑی آفت ہے۔

۱۵۵۶۵- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابو علی کاتب کا قول مروی ہے:

جب بندہ فقط اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے استغناء عطاء فرماتا ہے۔ نیز انھی کا قول ہے: فرمان ربانی ہے ہم پر صبر کرنے والا ہم تک پہنچ جاتا ہے، نیز فرمایا: خوف خدا کے قلب میں ہونے کے وقت انسان کی زبان بے محل استعمال نہیں ہوتی۔

۱۵۵۶۶- محمد بن حسین کے حوالہ سے ابوقاسم مصری کا قول مروی ہے:

ابن الکاتب سے سوال کیا گیا کہ آپ کو فقر و غنی میں سے کونسا زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا مقام و مرتبہ کے لحاظ سے دونوں میں سے جو اعلیٰ ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے۔

اس کے بعد ابن الکاتب نے درج ذیل شعر پڑھے۔

(۱) رفعت جانب فقر میں ہونے کے وقت میں غنی کی طرف کیونکر دیکھنے والا ہوں گا، (۲) اور پیش آمدہ حالت پر میں صبر کرنے والا ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے صابرین کی تعریف فرمائی ہے۔

۱۵۵۶۷- ابن الکاتب کا قول مروی ہے:

ہمت اشیاء کا مقدمہ ہے صدق ہمت والے انسان کو توابع ہمت بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ فروع تو اصول کے تابع ہوتے ہیں۔ کمزور ہمت والے انسان کو کمزور توابع حاصل ہوتے ہیں۔ اور کمزور شے وصول حق کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ ذکر انسان کو ذکر کی حلاوة نصیب کرتا ہے۔ پھر اگر وہ اس حلاوة پر خوش ہو کر اس کا شکر ادا کرتا ہے۔ تو اسے قرب الہی نصیب ہو جاتا ہے ورنہ ذکر کی حلاوة اس سے سلب کر لی جاتی ہے۔

(۶۳۴) القرمیسینی

۱۵۵۶۸- ابوبکر دینوری طرسوسی کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:

لا یعنی کار سے قلب کا عاری ہونا انسان کے لئے سب سے بہترین چیز ہے۔

۱۵۵۶۹- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:

مطلب یہ ہے کہ انسان امر الہی میں کوتاہی نہ کرے اور حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے۔

۱۵۵۷۰- انہی کا قول مروی ہے:

قلب کو اللہ کے لئے اور جسم کو مخلوق کے لئے استعمال کرنے والا عارف ہے۔ اور تزکیہ قلب اور معاشی سے تائب، کردنیا

سے جانے والا انسان افضل ترین ہے۔

۱۵۵۷۱- محمد بن حسین کے حوالہ سے قریشی کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف احتیاجی ظاہر کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ فقر کے ذریعہ عبودیت اور غنی کے ذریعہ ربوبیت کی شناخت کے لئے غنی عطا فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۲- انہی کا قول مروی ہے: محبت الہی کی وجہ سے قتل ہونے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے ذریعہ احیاء نصیب فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۳- محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے: جوع مع القناعت سے تفکر پیدا ہوتا ہے اور حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں جوع مع القناعت ذکاوت کی حیاۃ اور قلب کا چراغ ہے۔

۱۵۵۷۴- انہی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ روز قیامت مومنین کا فضل و احسان اور کفار کا حجت و عدل کے ذریعہ محاسبہ فرمایگا۔

۱۵۵۷۵- محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے:

اے انسان تیری عمر کا صرف ایک سانس باقی ہے اگر تو نے اسے نفع مند اشیاء میں فناء نہیں کیا تو پھر تو اسے نقصان دہ اشیاء میں بھی فناء نہیں کر سکے گا۔

(۶۳۵) ابراہیم بن شیبان

۱۵۵۷۶- ابو عبد اللہ بن دینار دینوری کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے: فضولیات و ملاہی میں مشغولیت کی وجہ سے انسان کے قلب سے خوف و حذر نکل جاتے ہیں۔

۱۵۵۷۷- ابو بکر احمد طرسوسی کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

اصرار میں شمار ہونے اور ابرار میں تذکرہ کے لئے انسان کو اخلاص قلب سے اللہ کی عبادت کرنی چاہیے، کیونکہ عبودیت میں مجاہدہ کرنے والا انسان اختیار سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۵۷۸- انہی کا قول مروی ہے:

بقاء و فناء کا مدار صدق قلب سے توحید کا اقرار کرتے اور عبودیت میں مجاہدہ برداشت کرنے پر ہے۔

اس کے علاوہ ہر علم اغالیط و اباطیل کی طرف دعوت دینے والا ہے۔ محض اخلاص کا دعویٰ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہتک ستر میں مبتلا کر کے اس کے ہمسروں میں اسے رسوا کر دیتا ہے۔

۱۵۵۷۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو علی قصیر، ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اے میرے لخت جگر ظاہری آداب کے حصول کے لئے علم حاصل کر۔ ورع کو آداب باطن کے لئے استعمال کر۔ اللہ سے کسی حال میں بھی اعراض مت کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلقی کے بعد مشکل سے تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

(۶۳۶) ابو حسین بن بنان

۱۵۵۸۰- ابو عثمان سعید بن سلام مغربی کے حوالہ سے ابو حسین بنان کا قول مروی ہے:

لوگ صحراؤں اور وادیوں میں پیاسے ہوتے ہیں۔ لیکن میں دریائے نیل و فرات کے کنارے پر ہونے کے باوجود بھی پیاسا ہوں۔

۱۵۵۸۱- ابو حسین بن بنان کا قول مروی ہے:

آثار محبت کے ظہور اور اس کی ہواؤں کے چلنے کے بعد ایک قوم کو ختم کر کے دوسری قوم کو اس کی جگہ کھڑا کر دیتا ہے۔

۱۵۵۸۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر محمد بن عبد اللہ، رقاق کے سلسلہ سند سے ابو حسین کا قول مروی ہے:

معاش کی فکر نہ کرنے والے انسان کو قرب الہی نصیب ہوتا ہے۔ دنیا کے زوال وادبار کے وقت متاثر نہ ہونا سکون قلب کی نشانی ہے۔ نیز فرمایا ذکر الہی کا زبان پر جاری ہونا رفع درجات اور قلب پر جاری ہونا نزول برکات کا سبب ہے۔

(۶۳۷) علی فارسی

۱۵۵۸۳- ابوقاسم ہاشمی کے حوالہ سے ابو حسین بن ہند فارسی کا قول مروی ہے:

قلوب برتنوں کے مانند ہیں۔ اور برتنوں میں مختلف قسم کی چیزیں رکھی جاتی ہیں چنانچہ اولیاء کے قلوب معرفت عارفین کے قلوب محبت، مجاہدین کے قلوب شوق اور مشتاقین کے قلوب انس کا مظہر ہیں۔ اور مذکورہ احوال کے کچھ آداب جنگی عدم رعایت کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۵۸۴- محمد بن حسین کے حوالہ سے علی فارسی کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ سے راحت طلب کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کنندہ انسان ناجی اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کرنے والے انسان کا قلب بھی راحت حاصل کرتا ہے۔ اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ابدی طور پر کابلی کا شکار رہتا ہے۔

۱۵۵۸۵- محمد بن حسین، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے علی فارسی کا قول مروی ہے:

کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے والا انسان ابدی طور پر حق کا ملاحظہ کرتا ہے۔ نیز اس پر امر دنیا و دین سب منکشف ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ اشیاء کو ان کے مقام سے حاصل کر کے ان کے مقام پر رکھتا ہے۔ انہی کا قول مروی ہے: اے انسان باب الہی کو لازم پکڑ، کیونکہ یہ سب کا ماویٰ ہے و طہاء ہے۔ کیونکہ باب الہی سے دوری کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کر لی جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر کہا: میں اپنے غم کی وجہ سے ان کی طرف بھاگا، لیکن وہ بھی میرے لئے جائے غم ثابت ہوئے اب اس کے بعد میرے لئے کہاں جائے فرار ہوگی۔

(۶۳۸) حسین بن علی

۱۵۵۸۶- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن شاذان رازی کے سلسلہ سند سے ابو بکر بن یزدانیار کا قول مروی ہے:

اے انسان طمع و حرص کے مرض سے احتراز کر۔

۱۵۵۸۷- محمد بن حسین، ابو بکر بن ساذان کے سلسلہ سند سے ابن یزدانیار کا قول مروی ہے:

روح معدن رحمت ہونے کی وجہ سے خیر اور جسد معدن شہوة ہونے کی وجہ سے شر کا مقام ہے۔ نیز روح کو خیر میں اور نفس کو ارادہ شہر میں ڈھالا گیا ہے نیز خواہش جسم اور عقل روح کے لئے مدبر ہے۔ اور معرفت عقل و خواہش کے درمیان دائر ہونے والی ہے۔ اور معرفت کا مقام قلب ہے۔ اور عقل و خواہش میں عداوت ہے۔ نیز خواہش جیش نفس کی اور عقل جیش قلب کی معاون ہے۔ اور توفیق من اللہ عقل اور خذلان من اللہ مویٰ کی مددگار ہے۔ اور اللہ سے طالب سعادت کے لئے کامیاب ہے اور گناہ کے ارتکاب کے ساتھ استغفار کرنے والے سے توبہ کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے۔ معرفت صحت علم باللہ کا نام ہے۔ اور عین قلب سے وعدہ الہی پر نظر رکھنے کا نام یقین ہے۔

۱۵۵۸۸- محمد بن عبد اللہ بن شاذان رازی، حسین بن علی بن یزدانیا رصوفی، محمد بن یونس کدی، ابو عاصم، ابن جریج، ابو زبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: مؤمن ایک آنت اور کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۶۲۹) ابراہیم بن احمد المولود

۱۵۵۸۹= ابراہیم بن احمد المولود کا قول مروی ہے:

طاعات کی حلاوت کی وجہ سے مخلص انسان سے ریاء کا مرض سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۵۵۹۰- عمرو بن واضح کے حوالہ سے المولود کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف طریق کی معرفت کے باوجود غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے انسان پر تعجب ہے۔

۱۵۵۹۱- اجمی کا قول ہے:

اللہ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی عبادت اور امور الہی کے ساتھ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی

عبادت بلا تردد قبول ہوتی ہے۔

۱۵۵۹۲- ابن احمد مولود کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرا نفس تجھے بھگانے اور تیرا قلب تجھے اڑانے والا ہے لہذا ان میں سے وصول کے زیادہ قریب ہے اسکی معیت اختیار کر۔

۱۵۵۹۳- انہی کا قول ہے:

تصوف کی حقیقت اس میں فنا ہونا ہے۔ اس میں فنا ہونے کے بعد انسان ابدی طور پر باقی رہتا ہے، کیونکہ محبوب کی وجہ سے فنا

ہونے والا انسان مطلوب کے مشاہدہ کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اور بقاء ابدی ہے۔

۱۵۵۹۴- ابو الفضل طوسی نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب محمد بن یوسف، سالم بن عباس ولید حمصی، عبد الرحمن بن ایوب بن سعید، ایوب

سکونی، عطف بن خالد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔

۱۵۵۹۵- محمد بن مظفر، محمد بن سلیمان، عبد الرحمن بن ایوب حمصی، عطف بن خالد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔

۱۵۵۹۶- ابو بکر محمد بن یحییٰ بن محمد مصری، ابن مندۃ ابو فتح احمد بن ابراہیم برہان مقری، ابراہیم بن مولود صوفی، احمد بن عبد اللہ بن علی ناقد،

ابو یزید ہراطیسی، اسد بن موسیٰ محمد بن حازم، ابو رجاء، ابوسنان، وائلہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

انسان تقویٰ اختیار کرے تو سب سے بڑا عابد بن جائیگا۔

۱- مجمع الصغیر للطبرانی ۲۴۹/۱، والعلل المتناہیۃ ۱۰۴/۲، والاحادیث الضعیفۃ ۳۸۹، ومجمع الزوائد ۲۳/۲،

۲- کنز العمال ۹۳۴/۱۰

۳- سنن ابن ماجہ ۴۲۱، وتاریخ أصبہان ۳۰۲/۲، والکامل لابن عدی ۲۴۳۳/۹، ومجمع الزوائد ۳۱۸/۱، والغرہب

والغرہب ۵۶۰/۲، والاحادیث الصحیحۃ ۹۳۰، والاحاف السادة المعقین ۱۶۰/۸

۱۵۵۹- سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن سلم، سہل بن عثمان، محارب بن ابورجاء محرز بن عبداللہ، یزید بن شان، مکحول، واثلہ بن اسقع کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ﷺ ہے: اے ابو ہریرہ تم تقویٰ اختیار کرنے سے سب سے بڑے عابد قناعت اختیار کرنے سے سب سے بڑے شاکر بن جاؤ گے، اور اپنی پسندیدہ شئی کو دوسروں کے لئے پسند کرنے سے مؤمن اور ہمسایہ کا خیال رکھنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

نیز کثرت ضحاک سے احتراز کرو، کیوں کہ یہ قلب کو مردہ کرنے والی ہے۔

(۶۴۰) علی بن عبد الحمید

۱۵۵۹۸- محمد بن حسین یقطینی، محمد بن ابراہیم، کے سلسلہ سند سے علی بن عبد الحمید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابو حسن سری بن مغلس سقطی کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے فرمایا اے اللہ تجھ سے ان کی دعا کی برکت سے میں نے حلب سے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۵۵۹۹- محمد بن علی بن عاصم، علی بن عبد الحمید عطاری، مولد بن عبداللہ، معتمر بن سلیمان، سفیان ثوری، معاویہ بن صالح، محمد بن ربیعہ، عبداللہ بن عامر کے سلسلہ سند سے معاویہ کا قول مروی ہے: فرمان رسول اللہ ﷺ ہے: جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے تفقہ فی الدین عطاء فرماتا ہے۔

(۶۴۱) سعید بن عبدالعزیز

۱۵۶۰۰- محمد بن مظفر، سعید بن عبدالعزیز، بن مردان ابو عثمان، ابو نعیم عبید بن ہشام، حفص بن عمران واسطی، عمرو بن کثیر، عبدالرحمن بن ابی زناد، ابیہ، ابان بن عثمان بن عفان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جس شخص نے بنی عبدالمطلب کے کسی فرد سے خیر خواہی کی اور وہ دنیا میں اس کا عوض اسے نہیں دے سکا تو روز قیامت اسکی طرف سے میں اس کا عوض اسے دوں گا۔

(۶۴۲) ابو بکر شبلی

۱۵۶۰۱- عمر بناء مرزوق بغدادی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مخلوق کی طرف توجہ کی وجہ سے حق سے اعراض کرنے والا حق کی طرف توجہ کی وجہ سے مخلوق سے اعراض کرنے والے سے ادنیٰ ہے۔

۱۵۶۰۲- محمد بن علی بن حبیش کا قول ہے:

ایک بار شبلی بغرض علاج ہسپتال داخل ہو گئے علی بن عیسیٰ وزیران کی عیادت کے لئے تشریف لائے شبلی نے وزیر سے سوال کیا کہ تمہارے رب نے کیا کیا؟ وزیر نے جواب میں کہا وہ آسمانوں پر فیصلے کرتا ہے جو: فذہوتے ہیں۔

شبلی نے کہا میں تم سے اس رب (خلیفہ مقتدر) کے بارے میں سوال کر رہا ہوں جسکی تم عبادت نہیں کرتے؟ وزیر نے بعض ساتھیوں سے کہا دیکھو ان کو کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

۱۵۶۰۳- ابو نصر نیساپوری، ابو زرعة طبری کے سلسلہ سند سے خیر التہاج کا قول مروی ہے:

ایک روز ہمارے سامنے شبلی نشہ کی حالت میں مسجد تشریف لائے، لیکن ہم سے گفتگو نہیں کی، اچانک خاموشی کے ساتھ جنید کے گھر پہنچ گئے، اس وقت جنید اپنی اہلیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ان کی اہلیہ کے سر پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جنید کی اہلیہ نے سر پر کپڑا ڈالنے کی کوشش کی، جنید نے اہلیہ سے کہا اسکی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس وقت وہ نشہ کی حالت میں ہیں۔ کچھ دیر بعد شبلی واپس تشریف لے گئے۔

۱۵۶۰۴- محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابو محمد عبد اللہ بن محمد حربی کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل دو شعر کہا کرتے تھے۔ (۱) فصل اگر جنت میں داخل ہو جائے تو جنت دوزخ سے تبدیل ہو جائے (۲) اور وصل اگر دوزخ میں داخل ہو جائے تو دوزخ جنت سے تبدیل ہو جائے۔

۱۵۶۰۵- محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے ابو حسن مالکی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی شدید بیمار ہو گئے، حتیٰ کہ وفات کا خطرہ ہو گیا، ہم سرعت سے ان کے پاس گئے اس وقت ان کے پاس جنید کے ساتھیوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ شبلی نے سراٹھا کر فرمایا تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کا جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ شبلی اسی وقت سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے یہ مردہ لوگ زندہ کا جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں مر گیا تو تم میرے ہیکل جسم کو کیسے اٹھاؤ گے۔

۱۵۶۰۶- محمد بن احمد بن یعقوب کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مرید کے فترۃ اور عارف کے لئے معرفت نہیں، نیز معرفت کے لئے علاقہ محبت کے لئے سکون، صادق کے لئے دعویٰ، خائف کے لئے قرار اور مخلوق کیلئے اللہ سے کوئی فرار نہیں۔

۱۵۶۰۷- انہی کا قول مروی ہے:

ملاحظہ کفر، خطرہ شرک، اشارۃ مکر، لحظ حرمان، خطرہ خذلان اور اشارۃ ہجر ان کا نام ہے۔

۱۵۶۰۸- عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

انفصال کے بعد اتصال اور اتصال کے بعد انفصال لازمی ہے۔

۱۵۶۰۹- ابوقاسم عبد السلام بن محمد مخزومی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قول باری تعالیٰ ”ادعونی استجب لکم“ کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو مجھے بلا غفلت پکارو، میں فوراً تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

۱۵۶۱۰- محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: عام لوگ حروف اور اہل حق حدود میں مشغول ہوئے، حروف کے ساتھ مشغول ہونے والے غلبہ اور حدود کے ساتھ مشغول ہونے والے رسوائی کے خوف سے حروف و حدود میں مشغول ہو جائے۔

۱۵۶۱۱- ابونصر نسیا پوری، ابوعلی احمد بن محمد کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: متعدد بار شفا خانہ میں داخل ہو کر دواؤں کے استعمال سے میزے جنون میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔

۱۵۶۱۲- محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

حبیب کے لئے فراغت رکھنے اور رقیب پر ترک اعتراض کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۱۳- شبلی کا قول ہے:

فقدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے وجدان اور وجدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے فقدان حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۶۱۴- شبلی کا قول ہے:

اولیاء کی صراطِ محبت ہے۔ نیز فرمایا قلب سے محبت کامل محبت کی علامت ہے۔

۱۵۶۱۵- ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

صاحب ہمت فضولیات میں مشغول نہیں ہوتا، نیز فرمایا بہت صرف اللہ کے لئے ہوتی ہے۔

۱۵۶۱۶- شبلی کا قول ہے:

اللہ بالعادۃ کا قول کرنے والا احمق اور اللہ بالعرض کا قول کرنے والا اخرق ہے۔

۱۵۶۱۷- میں نے آپکو مجلس میں یہ شعر سنا ہے (ترجمہ) عدم حضوری نداء دیتی ہے اے صبح کے غافلوا! تو میں کہتا ہوں اہلنا وسہلنا جب تک جسم میں جان ہے۔

۱۵۶۱۸- محمد بن حسین بن موسیٰ محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

ارواح لطافت کی وجہ سے اللہ کے علاوہ کسی کو عبادۃ کا مستحق نہیں سمجھتی۔

۱۵۶۱۸- محمد بن ابراہیم ابوطاہر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: مخلوق علم میں، علم نام میں اور نام ذات میں گم ہو گیا۔

۱۵۶۱۹- شبلی اکثر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے: تمہاری داد مہجر، تمہاری محبت بغض، تمہارا وصل انقطاع اور تمہاری سلامتی حرب کا نام

ہے۔

۱۵۶۲۰- شبلی عموماً درج ذیل شعر کہا کرتے تھے۔ محبوب کے ظہور کے بعد اس کی ہیبت کی وجہ سے دن کا سورج گم ہو گیا، حتیٰ کا چاند بھی

طلوع نہیں ہوا۔

۱۵۶۲۱- ابونصیر نیسا پوری، احمد بن محمد خطیب کے سلسلہ سند سے شبلی کے سلسلہ سند سے شبلی کے تلمیذ نکیر کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار استاذ محترم علامہ شبلی سے سوال کیا کہ میں اللہ کو کہاں تلاش کروں پھر فرمایا ساتوں آسمان وزمین کے مالک کو تم

کہاں تلاش کرو گے۔ اللہ مخلوق سے پوشیدہ نہیں ہے۔ البتہ مخلوق حب دنیا کی وجہ سے اس کے مشاہدہ سے محروم ہے۔

۱۵۶۲۲- ابونصر کے حوالہ سے احمد بن محمد نہاوندی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی کے غالب نامی لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ اسکی والدہ نے افسوس میں اپنے بال کاٹ لئے۔

شبلی نے اپنی تمام ریش کا حلق کر دیا، میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ فرمایا بالوں کو قطع کی وجہ سے میں نے ایسا

کیا۔

۱۵۶۲۳- ابونصر نیسا پوری، احمد بن محمد بن خطیب، کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: علم توحید کے ایک ذرہ پر مطلع ہونے والا تمام

آسمان وزمین کو اپنی آنکھوں ایک پلک کے بالوں پر اٹھالے گا۔

۱۵۶۲۴- ابونصر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

بعض حضرات کا قول ہے: اے لوگو قبروں کی ظاہری صورت سے دھوکہ مت کھاؤ، درحقیقت اللہ کو پکارنے والے قبروں میں

خوش اور اس سے اعراض کرنے والے ہلاک ہونے والے ہیں۔

۱۵۶۲۵- ابوسعید عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب رازی نیسا پوری کا قول ہے: شبلی سے زہد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا قلب کو اشیاء سے

رب الاشیاء کی طرف پھیرنے کا نام زہد ہے۔

۱۵۶۲۶- شبلی کا قول ہے: اللہ کی معرفت کے حصول کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے۔

۱۵۶۲۷- ایک شخص نے شبلی سے دعا کی درخواست کی شبلی نے جواب میں درج ذیل شعر کہا لوگوں کو مجھ سے سفارش کی درخواست کرتے

ہوئے ایک زمانہ گزر گیا، کیا کل آئندہ لیلیٰ کے سامنے میرے بارے میں کوئی سفارش کرنے والا ہے؟
 ۱۵۶۲۸- ایک شخص نے شبلی سے کہا صاحب محبت تو محبت کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے، لیکن آپ تو قوی ہیں شبلی نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے۔

۱۵۶۲۹- ابو طاہر محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ ناظرین کے نزدیک صنع کے اعتبار سے موجود اور ذات کے اعتبار سے مفقود ہے۔

۱۵۶۳۰- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

تصوف نہ تو کلام کرنے والا حال ہے اور نہ سایہ دار آسمان ہے۔

۱۵۶۳۱- ابو بکر محمد بن احمد مغیر کا قول ہے:

ایک اور اجنبی شبلی سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اے شبلی آپ کے لئے سب سے گفتگو حرام ہے۔

کیونکہ آپ فناء فی اللہ ہیں۔

۱۵۶۳۲- محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالہ محمد بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

شبلی نے قرآنی آیت ”یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُنَبِّتُ“ فرمایا اللہ تعالیٰ شہود و عبودیت اور اس کے اوصاف سے جو چاہتا ہے ختم کر دیتا ہے اور شہود و عبودیت اور اس کے دلائل سے جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔

۱۵۶۳۳- شبلی سے قول باری تعالیٰ ”وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللِّغْوِ مُعْرِضُونَ“ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے ماسوا سب کچھ لغو ہے۔

۱۵۶۳۴- شبلی کا قول مروی ہے:

اغیار کی رویت سے اسرار کی حفاظت انسان پر لازم ہے۔

۱۵۶۳۵- غیرت کی دو قسمیں ہیں، (۱) غیرت بشریہ، (۲) غیرت الہیہ۔

۱۵۶۳۶- جعفر بن محمد کے حوالہ سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

شبلی کی وفات کے وقت میں ان کے پاس تھا ان کی جبین عرق سے شرا بور تھی، ان کے اشارہ پر میں نے ان کو وضو کرایا، میں ان کی ریش کا خلل بھول گیا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی ریش کا خلل کیا، جسکی وجہ سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔

۱۵۶۳۷- عبد الواحد بن محمد بن عمر کے حوالہ سے بندار بن حسین کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر اورج ذیل اشعار کہتے تھے:

(۱) الگ الگ شب روز میں میرے آنسو کے اسی دریا بھی بہہ جائیں، (۲) تب مجھے پرواہ نہیں، کیونکہ نو جوان عاشق کے

لئے یہ بہت کم ہیں، (۳) میرے اوپر شوق و ہدیٰ کی بارش برسانے والے بادل ہیں اور میرے نیچے خواہشات کے بہنے والے چشمے ہیں۔

۱۵۶۳۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

شبلی درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔

اے لوگو تم مجھے زندہ سمجھ رہے ہو، حالانکہ میں مردہ ہوں ہجران کی وجہ سے میرے بعض بعض پروردگار ہیں۔

۱۵۶۳۹- احمد بن محمد بن مقسم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت ”ان فی ذلک لذكری لمن کان له قلب“ اس شخص کے لئے جسکے قلب میں محبت الہی رچ بس گئی ہو۔
۱۵۶۴۰- منصور بن محمد مقری، احمد بن نصر بن منصور شاذانی مقری کا قول ہے:

شبلی سے کہا گیا کہ عید کی آمد کی وجہ سے لوگ اس کی تیاریوں میں مصروف ہیں، لیکن آپ پر اگندہ حال ہیں، شبلی نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) لوگ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ نے عید کی تیاری نہیں کی، (۲) میں کہتا ہوں کہ فقر و صبر میرے دو کپڑے ہیں، ان کے نیچے میرا قلب ہے جو عیاد و جمعوں کی خوشی دیکھنے والا ہے۔

۱۵۶۴۱- منصور بن محمد کا قول ہے: ابو فتح بن شافع شبلی کی عیادت کے لئے گئے، شبلی نے اس وقت چیخ مار کر درج ذیل شعر کہا:
لوگوں کو میرے عاشق ہونے کا تو علم ہے لیکن میرے معشوق کا علم نہیں ہے۔

۱۵۶۴۲- محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالہ سے ابو قاسم عبداللہ کا قول مروی ہے:
ایک روز میں شبلی کے حلقہ کے پاس کھڑا ہو گیا، اس وقت ایک سائل نے شبلی کو یہاں جواد کہہ کر پکارا شبلی نے چیخ کر فرمایا میں اس صفت کا اہل نہیں ہوں۔

۱۵۶۴۳- منصور بن محمد کے حوالہ سے احمد بن منصور کا قول مروی ہے:
ایک روز شبلی ابو بکر بن مجاہد سے بغرض ملاقات مسجد میں تشریف لے گئے، اس وقت ابن مجاہد غائب تھے، شبلی نے لوگوں سے سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ اس وقت علی بن عیسیٰ کے پاس ہیں۔ اسکے بعد شبلی علی کے گھر تشریف لے گئے، بیٹھنے کے بعد ابن مجاہد نے شبلی سے کہا آپ اکل و شرب اور دیگر دنیاوی چیزوں کو حرام کہتے ہو؟ شبلی نے قرآنی آیات سے جواب دیکر ابن مجاہد کو خاموش کر دیا۔
۱۵۶۴۴- احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

میں نے ہر ذی ذل و عز کی طرف نظر کی، لیکن میری ذلت و عزت ان سے بڑی تھی۔
۱۵۶۴۵- ایک شخص نے شبلی سے توحید کے بارے میں سوال کیا؟ شبلی نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے، کیونکہ عبارت اس سوال کا جواب دینے والا لمحہ، اشارۃ دینے والا بت پرست، اس کے بارے میں گفتگو کرنے والا غافل اور سکوت اختیار کرنے والا جاہل ہے۔

۱۵۶۴۶- شبلی سے ذکر کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا توئی کے نسیان کا نام ذکر ہے۔
۱۵۶۴۷- شبلی نے توکل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: توکل وہ ہے جو تمہارا ابو جہ سنہالے۔
۱۵۶۴۸- شبلی سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عدم اطمینان کا نام خوف ہے۔

۱۵۶۴۹- شبلی سے رجاء کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا فقط اللہ تعالیٰ سے خلاصی کی امید وابستہ رکھنے کا نام رجاء ہے۔
۱۵۶۵۰- شبلی سے آپ ﷺ کے فرمان پر کہ میرا رزق میری تلوار کے نیچے ہے، کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ آپ کی تلوار تھی، البتہ آپ ﷺ کی ذوالفقار تلوار لو ہے کا ایک ٹکڑا تھا۔

۱۵۶۵۱- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو عباس محمد بن حسن خشاب کے سلسلہ سند سے شبلی کے ایک رفیق کا قول مروی ہے:
ایک بار خواب میں شبلی کی زیارت پر میں نے ان سے سوال کیا کہ اے شبلی آپ کے صحبت یافتوں میں سے کون اسعد ہے؟ شبلی

۱- صحیح البخاری ۴/۴۹۹، مسند الامام احمد ۴/۴۹۹، مسند الامام احمد ۲/۵۰۷، ۹۲، و سنن سعید بن منصور

۲۳۷۰، والمصنف لابن ابی شیبہ ۵/۳۱۳، ومجمع الزوائد ۵/۶۶۷، ۶/۴۹۹، وانحاف السادة المتقين ۵/۴۱۹،

وتفسير القرطبي ۸/۱۰۸، ۱۰/۱۴۸، ۱۳/۱۴۸،

نے جواب میں فرمایا: حرمت الہیہ کی تعظیم کرنے والا، ذکر الہی میں مشغول ہونے والا، حق کو قائم رکھنے والا! اور مرضیات الہیہ کی فکر کرنے والا میرے صحبت یافتوں میں سے اسعد ہے۔

(۶۴۳) ابن الاعرابی

۱۵۶۵۲- سلیمان بن احمد، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی، حسن بن علی بن عفان، یحییٰ بن فضیل، حسن بن صالح، جناب کلبی، طلحہ بن مصرف زر بن حبیش کے سلسلہ سند سے صفوان بن عسال کا قول مروی ہے: آپ علیہ السلام سے مسح علی الخنقین کے بابت سوال کیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے۔

۱۵۶۵۳- عبدالمعتم بن عمر کے حوالہ سے ابوسعید بن اعرابی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عارفین کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول آسان فرمادیا، اگر عارف کو دنیا میں حکم دیا جائے تو وہ غم میں مرجائے، لہذا عارف کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول لذید بنا دیا گیا۔

۱۵۶۵۴- اللہ تعالیٰ اولیاء پر رحم فرماتے ہوئے ان کے بعض اخلاق کو اپنے دشمنوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔

(۶۴۴) ابو عمرو زجاجی

۱۵۶۵۵- ابوبکر رازی، کے حوالہ سے ابو عمرو زجاجی کا قول مروی ہے:

زمانہ جاہلیت میں لوگ عقول و طبائع کی مرضی کے مطابق چلتے تھے لیکن حضور علیہ السلام نے اسے اتباع شرائع کی طرف پھیر دیا، اب محاسن شریعت و قبائح شریعت کو مستحسن و قبیح سمجھنے والی عقل عقل صحیح ہے۔

۱۵۶۵۶- ابو عمرو نے حمیت کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اخلاص کو لازم پکڑنے کا نام حمیت فی القلب اور دعوت کے ترک کا نام حمیت فی النفوس ہے۔

۱۵۶۵۷- امردین کا اہتمام کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے حصہ رکھا۔

(۶۴۵) محمد بن علیان

۱۵۶۵۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد قراء، کے سلسلہ سند سے محمد بن علیان کا قول مروی ہے: زہد فی الدنیا رغبت فی الآخرة کی دلیل ہے۔

۱۵۶۵۹- محمد بن علیان کا قول ہے:

تقدیرات الہیہ پر رضاء اولیاء کی آیات و کرامات ہیں۔

۱۵۶۶۰- محمد بن علیان کا قول ہے: حفظ دین، صیانت نفس، اور مومنین کی حرمت کی حفاظت کا نام مردۃ ہے۔

۱۵۶۶۱- محمد بن علیان کا قول ہے:

جس ذات کے احسانات سے ایک لمحہ کے لئے بھی روگردانی ممکن نہیں اس ذات سے کیسے غیر محبت کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔

(۶۴۶) احمد بن ابی سعدان

۱۵۶۶۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوقاسم رازی کے سلسلہ سند سے ابوبکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

روایت کا علم رکھنے والا انسان علم درایت، علم درایت کا علم رکھنے والا انسان رعایت اور علم رعایت کا علم رکھنے والا انسان راہ حق

کا وارث ہے۔

۱۵۶۶۳- محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابو بکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

رجاء الہی: پر صبر کرنے والا سب کے فضل سے ناامید نہیں ہو سکتا، زبان و قلب کو رضاء الہی کے مطابق استعمال کرنے والا دوسروں کو وعظ و نصیحت کرتا ہے علم کے مطابق عمل کرنے والا خود ہدایت یافتہ ہو کر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔

۱۵۶۶۴- احمد بن ابی سعدان کا قول ہے:

حصول راحت کے لئے سب سے پہلی چیز نفس کو روح عطا کی گئی، بعد ازیں حصول علم کے لئے عقل عطا کی گئی۔

(۶۴۷) ابو خیر قطع

۱۵۶۶۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن حسین رازی کے حوالہ سے ابو خیر کا قول مروی ہے:

اپنے عمل و حال پر لوگوں کو مطلع کرنے والا ریاء کا را اور کذاب ہے۔

۱۵۶۶۶- اسماعیل بن نجید کا قول مروی ہے:

اہل بغداد کی ایک جماعت کو دعووں میں مشغول دیکھ کر وہ سب خاموش ہو گئے، اور ان کے چہرے بہک پڑ گئے، اس وقت ابو الخیر نے ان سے فرمایا اب تمہارے دعوے کہاں گئے۔

۱۵۶۶۷- ابو الخیر کا قول مروی ہے:

حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے، فرض کی ادائیگی کی پابندی کرنے، صالحین سے محبت کرنے اور فقراء و صاوقین کی خدمت کرنے والا شریف انسان ہے۔

۱۵۶۶۸- ابو الخیر کا قول ہے:

قلوب مختلف قسم کے برتنوں کی مانند ہیں۔ بعض قلوب ایمان سے پر ہیں۔ جمیع مسلمین پر شفقت اور ان کے مصالح کی خبر گیری ان کی علامت ہے اور بعض قلوب نفاق سے پُر ہیں کینہ، غل و غش اور حسد ان کی علامت ہے۔

۱۵۶۶۹- ابو فضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو خیر قطع کا قول مروی ہے:

صحیح ذکر اپنے ذکر پر عوض کا مطالبہ نہیں کرتا۔

۱۵۶۷۰- ابو الخیر سے ملاقات کرنے والے ایک شخص کا قول مروی ہے:

ابو الخیر نے خواہش پر نہ چلنے کا اللہ سے وعدہ کیا ہوا تھا، ایک بار جبل لکام میں ایک درخت کا پھل خواہش کی بنا پر انہوں نے استعمال کر لیا، لیکن عہد یاد آنے پر فوراً اسے ترک کر دیا، البتہ معاہدہ کی خلاف ورزی پر ان کا ہاتھ قطع کر دیا گیا۔

(۶۴۸) ابو عبد اللہ بصری

۱۵۶۷۱- ابو عبد اللہ کا قول ہے:

رضاء الہی کے مطابق زندگی گزارنے والے کی کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۵۶۷۲- محمد بن حسین کے حوالہ سے محمد بن عبد اللہ رازی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابو عبد اللہ سے کسب و توکل کی حقیقت کے بابت سوال کیا فرمایا توکل آپ ﷺ کا حال اور کسب آپ ﷺ کی سنت ہے۔ قوی لوگوں کے لئے توکل اور ضعفاء کے لئے کسب مناسب ہے۔ البتہ دونوں کے درجوں میں فرق ہے۔

۱۵۶۷۳- ابو عبد اللہ کا قول مروی ہے:

احسان الہی کو یاد کرنا محبت الہی کی علامت ہے۔

۱۵۶۷۴- ابو عبد اللہ کا قول ہے:

انسان کی عقل، علم اور سخاوت اس کے عیوبات پر پردہ ڈال کر اسے صدق کے احوال میں کھڑا کر دیتی ہے۔

(۶۴۹) ابو الحسن البونجی

۱۵۶۷۵- محمد بن عبد الرحمن شامی، اسماعیل بن ابی ادریس، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ تمام تکالیف سے حفاظت کے لئے ہمیں مذکورہ دعا سکھاتے تھے بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حرق النار۔

۱۵۶۷۶- سلیمان ابن احمد، علی بن مبارک صنعانی کے سلسلہ سند سے اسماعیل بن ابی ادریس نے گزشتہ قول کے ماتر روایت کیا ہے۔

۱۵۶۷۷- محمد بن حسین، ابو عباس محمد بن حسین خشاب بغدادی کے سلسلہ سند سے ابو حسن البونجی کا قول مروی ہے:

۱۵۶۷۸- ابو حسن سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا پہلے تصوف کی حقیقت تھی اب صرف کا نام رہ گیا۔

۱۵۶۷۹- ابو حسن سے مروۃ کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا حرام چیزوں سے اجتناب کا نام مروۃ ہے۔

۱۵۶۸۰- محمد بن حسین، ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے ابو حسن کا قول مروی ہے:

لوگ تین قسم پر ہیں۔ (۱) اولیاء جن کا باطن ظاہر سے افضل ہوتا ہے۔ (۲) علماء جن کا ظاہر و باطن برابر ہوتا ہے، (۳) جہال جنکے ظاہر و باطن میں یکسانیت نہیں ہوتی۔

۱۵۶۸۱- ابو حسن سے محبت کے بابت سوال کیا گیا فرمایا اللہ کی رضا کے مطابق کام کرنے کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۲- ابو حسن کا قول مروی ہے:

اللہ کے ماسوا سے استغناء کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۳- انہی کا قول ہے: اول ایمان آخر کے ساتھ لٹکا ہوا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایمان لا الہ الا اللہ کے ساتھ باندھا ہوا ہے اور

اسلام لٹکا ہوا ہے شریعت کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور انہیں نہیں حکم دیا گیا مگر اللہ کی عبادت کا دین میں خالص ہو کر۔

۱۵۶۸۴- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ حافظ کے سلسلہ سند سے ابو حسن کا قول مروی ہے:

ہمارے نزدیک خیر منازل اور شرفیت کا نام ہے۔

۱۵۶۸۵- ابو حسن فتوۃ کے بابت سوال کیا گیا۔

فرمایا حسن مراعاة اور دوام مراقبہ کا نام ہے۔

(۶۵۰) قاسم سیاری

۱۵۶۸۶- محمد بن ابی یعقوب، قاسم بن قاسم سیاری مروزی، ابو مہوجہ محمد بن عمرو، محمد بن حسین بن موسیٰ، عبد الواحد بن علی سیاری، ابو عباس

قاسم بن قاسم سیاری احمد بن عباد بن سلیم، محمد بن عبیدۃ ناقلانی، عبد بن عبیدۃ عامری، سورۃ بن شداد زاید، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادہم موسیٰ

بن یزید، اولیس قرنی کے سلسلہ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے:
فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ کے نواوے اسماء حسنی ہیں، ان کے ساتھ دعا کرنے والے کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔
اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

۱۵۶۸۷- محمد بن حسین، عبدالواحد، قاسم بن قاسم کا قول مروی ہے:
مقدار میں گناہ لکھے جانے کے باوجود کیسے انسان اس سے محفوظ رہ سکتا ہے۔
۱۵۶۸۸- قاسم سیار کا قول ہے:

معرفت قلب کی حیا ہے، اور معرفت کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے، اور قالب کو صادق بنانے کے بعد اللہ اس کی زبان پر حکمت کے کلمے جاری کر دیتا ہے۔
۱۵۶۸۹- انہی کا قول مروی ہے:
طمع مشاہدات کے انوار قطع کر دیتی ہے۔
۱۵۶۹۰- قاسم سیاری کا قول ہے:

ربوبیت نفاذ امر اور عبودیت معبود کی معرفت کا نام ہے۔
۱۵۶۹۱- بعض حکماء سے معاش کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اس ذات کے پاس جو بلا وجہ کسی کے رزق میں کمی کرے۔
۱۵۶۹۲- قاسم سیاری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر شے اپنی سطر کے نیچے ظاہر فرمائی ہے۔

(۶۵۱) جعفر خلدی

۱۵۶۹۳- جعفر بن نصیر، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر سہمی، حمید کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:
آپ علیہ السلام کے دور میں ایک شخص آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرتا تھا، پھر شام تک اسلام دنیا و مافیہا اس کے نزدیک محبوب بن جاتا تھا۔
۱۵۶۹۴- جعفر بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، خالد بن یسار کے سلسلہ سند سے مسیب بن دارم کا قول مروی ہے:
حضرت عثمان کے قاتل نے گناہ کی معافی کے لئے معرکہ میں قتل ہونے کی بہت کوشش کی، لیکن ان کے ارد گرد والے سب قتل ہو گئے اس شقی کی وفات بستر پر ہوئی۔
۱۵۶۹۵- جعفر کا قول مروی ہے: ریاء اور اخلاص میں فرق یہ ہے کہ ریاء میں انسان نام و نمود اور اخلاص میں وصول الی اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔

۱۵۶۹۶- جعفر کا قول مروی ہے:
مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور نفس کو حقیر جاننے کا نام فتوۃ ہے جعفر نے بعض ساتھیوں سے فرمایا: دعویٰ سے اجتناب کر کے
اور امر کا التزام کرو۔ جنید فرمایا کرتے تھے اخلاص سے عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جھوٹے دعوؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔
۱۵۶۹۷- جعفر سے عقل کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا: ہلاکت کے موقع سے حفاظت کرنے والی عقل ہے۔
۱۵۶۹۸- ابو جعفر سے ارشاد ربانی ”ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله“ کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ کی معرفت میں

کوشش نہ کرنے والے کی خدمت غیر قابل قبول ہے۔

(۶۵۲) ابو بکر طمستانی

۱۵۶۹- ابو بکر طمستانی کے سلسلہ سند سے ابو حامد احمد بن محمد بن رستہ جمال صوفی کا قول مروی ہے:

اللہ! اے لوگو، لوگوں سے مجالس قلیل اور اللہ سے کثیر کرو۔

۱۵۷۰- ابو بکر طمستانی کا قول ہے:

صراط مستقیم واضح اور قرآن و سنت ہمارے سامنے ہے۔ کتاب و سنت کی اتباع کرنے، نفس، مخلوق اور دنیا کو پس پشت ڈالنے اور قلبی طور پر اللہ کی طرف ہجرت کرنے والا شخص صادق، منضیب اور آثار صحابہ کی اتباع کرنے والا ہے۔ کیوں کہ آباء و اجداد و ظنون کو خیر باد کہنے کی وجہ سے صحابہ گو سائبین کا لقب عطاء کیا گیا لہذا ان کی پیروی کرنے والا بھی ان ہی میں سے شمار ہوگا۔

۱۵۷۱- انہی کا قول مروی ہے:

نفس سے نفس کے بجائے اللہ کے ذریعہ خروج ممکن ہے۔

۱۵۷۲- ابو بکر کا قول مروی ہے:

اللہ اور اپنے درمیان صدق اختیار کرنے والے کو اس کا صدق لوگوں کے ساتھ محبت سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۷۳- طمستانی کا قول ہے:

کاذب انسان کو دنیا کی فضولیات کی طرف لگا دیا جاتا ہے۔

۱۵۷۴- انہی کا قول مروی ہے:

نفس آگ کی مانند ہے کہ ایک طرف سے اس سے اطمینان کے بعد دوسری طرف سے خطرہ ہوتا ہے اسی طرح نفس سے بھی انسان کو کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔

۱۵۷۵- طمستانی کا قول ہے:

اے انسان لیت و لعل سے اجتناب کر کے حوصلہ سے کام کر، کیونکہ حوصلہ ہی تمام اشیاء کا مقدمہ ہے۔

(۶۵۳) ابو عباس احمد دینوری

۱۵۷۶- محمد بن حسین، بن موسیٰ، عبد اللہ بن علی طوسی کے سلسلہ سند سے ابو عباس دینوری کا قول مروی ہے:

اعیان کے مکاشفات کا تعلق ابصار اور قلوب کے مکاشفات کا تعلق اتصال سے ہے۔

۱۵۷۷- دینوری کا قول ہے:

اللہ کے ماسویٰ کی نفی ذکر کی ابتدا اور ذکر الہی میں فنایت اسکی انتہاء ہے۔

۱۵۷۸- انہی کا قول مروی ہے:

اللہ نے کچھ لوگوں کو معرفت کی عدم صلاحیت کی وجہ سے خدمت میں مشغول کر دیا۔ اور جن میں خدمت کی بھی صلاحیت نہیں تھی ان کو کسی کام میں نہیں لگایا۔ نیز فرمایا اختیار کے مراتب تک صرف صدق کے ذریعہ رسائی ممکن ہے۔

۱۵۷۹- انہی کا قول مروی ہے: محبت رضاء الہی کے حصول کے خاطر تکالیف برداشت کرتا ہے۔

۱۵۸۰- فرمایا شعر: میں نے تجھے دیکھا میرا دور ہونا بھی مجھے تیرے قریب کرتا ہے پس میں اپنے نفس سے دور ہوتا چلا گیا تاکہ تیرا قرب

پاؤں۔

(۶۵۴) احمد بن عطاء

۱۵۷۱- ابو فضل ہروی بن عطاء سے قبض و بسط کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قبض اسباب فناء کی اور بسط اسباب بقاء کی ابتداء ہے۔

۱۵۷۲- احمد بن عطاء کا قول ہے: وجد کی ابتداء ذوق سے ہوتی ہے۔

۱۵۷۳- محمد بن حسین، ابو نصر طوسی کے سلسلہ سند ہے ابو عبد اللہ روڈ باری کا قول مروی ہے:

خواب میں مجھ سے کسی نے سوال کیا کہ نماز میں کوئی شے سب سے زیادہ صحیح ہونی چاہیے؟ میں نے کہا قصد کی صحت، اس وقت مجھے بذریعہ نداء بتایا گیا کہ مقصود کی رویت قصد کی رویت کے اسقاط کے ساتھ تام ہوتی ہے۔

۱۵۷۴- انہی کا قول مروی ہے:

اضداد کی ہم نشینی نقصان دہ اور اشکال کی ہم نشینی نفع بخش ہے مجالست کی صلاحیت والے میں موانست کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔

اور موانست کی صلاحیت والے میں اسرار کی حفاظت کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ اسرار کے محافظ تو فقط امناء ہی ہو سکتے ہیں۔

۱۵۷۵- ابن عطاء کا قول ہے:

قرآن کریم کے بیان کے مطابق خشوع فی الصلاۃ فلاح کی علامت ہے۔

(۶۵۵) بندار بن حسن

۱۵۷۶- محمد بن حسین، علی بن عبد اللہ بن مبشر واسطی، محمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی، مالک بن انس، سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابو سلمہ کا قول مروی ہے:

میں نے حضرت عائشہ سے آپ ﷺ کی رمضان کی نماز کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا آپ ﷺ رمضان غیر رمضان میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اولاً چار رکعت پھر چار رکعت، اس کے بعد تین رکعت، میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ قبل از وتر سو جاتے ہو؟ فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب بیدار رہتا ہے۔

۱۵۷۷- ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب قعنبی نے مالک کے حوالہ سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

۱۵۷۸- عبد الواحد بن محمد بن بندار کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بندار بن حسن سے صوفی اور متقویٰ کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا نفس کو تکلفات سے پاک کر کے حق پر لانے والا صوفی اور تکلفات اختیار کر کے ریاء و نمود کے لئے کام کرنے والا متقویٰ ہے۔

۱۵۷۹- بندار بن حسین کا قول ہے:

اے انسان نفس سے نزاع مت کر، اسے اس کے مالک کے حوالہ کر دے، اسکے ساتھ جو چاہے کرے۔

۱۵۸۰- بندار کا قول ہے:

اے انسان امیدوں کو منقطع کر دے۔

۱۵۸۱- انہی کا قول ہے:

قلب ایک ٹکڑا ہے جو انوارات کا محل ہے۔ اور اس کے ذریعہ اعتبار صحیح ہوتا ہے بحکم قرآن اللہ تعالیٰ نے قلب کو امیر بنایا ہے۔

(۶۵۶) ابن حنیف

۱۵۷۲۲- ابو بکر محمد بن احمد بن شاذھر مز، زید بن ائرم، ابو داؤد، شعبہ، عبد اللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: معراج کے وقت میں نے آسمانوں پر گریہ کے ساتھ مناجات کی آواز سنی، میں نے حضرت جبریل سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میں نے پوچھا یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں فرمایا معرفت الہیہ کے حصول کی وجہ سے۔

۱۵۷۲۳- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، شعیب بن احمد داراعی، خلیل ابو عمرو عیسیٰ بن مساور، مروان بن معاویہ، قتبان بن عبد اللہ نبکی، ابن ظبیان، ابو عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود، کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: معراج کے موقع پر آسمانوں پر آواز سن کر میں نے اس کے بابت حضرت جبریل علیہ السلام سے سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہے ہیں۔

۱۵۷۲۴- ابن حنیف سے وجد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: محبوب کے ذکر کے پیش آنے کے وقت قلب کا جوش مارنا وجود کہلاتا ہے۔ نیز ان سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کی قہاریت کے علم کی وجہ سے قلب کے اضطراب کا نام خوف ہے۔

۱۵۷۲۵- ابن حنیف سے ریاضت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خدمت کر کے نفس کو مغلوب کرنے کا نام ریاضت ہے نیز فرمایا اللہ سے بعید کرنے والے کاموں سے اجتناب کا نام تقویٰ ہے۔

۱۵۷۲۶- انہی کا قول مروی ہے: اللہ پر اعتماد کا نام توکل ہے۔

۱۵۷۲۷- فرمایا احکام مغیبات کے ذریعہ اسرار کی تحقیق کا نام یقین ہے۔

۱۵۷۲۸- ابن حنیف کا قول ہے: من جانب اللہ بیان کردہ مغیبات پر قوی یقین کے ساتھ قلب کے مطلع ہونے کا نام مشاہدہ ہے۔

۱۵۷۲۹- انہی کا قول ہے: قلوب کے علی الانفراد اسماء الہی اور توحید الہی کے اقرار کا نام توحید ہے۔ قلوب کے مغیبات کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔

عبودیت الہی اور اطاعت الہی کے التزام کا نام افعال ایمان ہے خدمت کے التزام کا نام انابت ہے۔ کرم الہی کے مشاہدہ کے سبب قلوب کے سکون حاصل کرنے کا نام رجاء ہے فضل الہی اور اللہ کے وعدوں سے خوش ہونے کا نام حقیقت رجاء ہے دنیا سے کلی طور پر انقطاع کا نام زہد ہے۔ قوت لایموت پر اکتفاء کا نام قناعت ہے۔ مفقود سے صرف نظر اور موجود سے استغناء اختیار کرنا قناعت کی حقیقت ہے۔

۱۵۷۳۰- ابن ذکر کے بابت سوال کیا گیا؟

فرمایا نہ کو ایک، ذکر مختلف اور ذکرین کے قلوب کے محل متفاوت ہیں۔ اطاعت الہی کے لزوم کا نام ذکر ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

اللہ کی اطاعت کرنے والا گویا اسکا ذکر کرنے والا ہے۔ پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہر، (۲) باطن۔ تہلیل، تحمید، تلاوت قرآن مجید ذکر ظاہر ہے۔

قلوب کا معرفت الہی، اسماء الہی اور صفات الہی پر مطلع ہونا ذکر باطن ہے۔ پھر ذکر ذاکرین کی ترتیب کے مطابق مرتب ہوتا ہے چنانچہ خائفین کا ذکر وعید کے بقدر، راجحین کا ذکر وعدہ پر یقین کے بقدر، مراقبین کا ذکر علم الہی پر مطلع ہونے کے بقدر اور متوکلین کا ذکر کشف کے بقدر مرتب ہوتا ہے۔

اہل اصہبان کی محدثین کی ایک جماعت

۱۵۷۳۱- ابراہیم بن اسحاق، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، علی بن حجر، یوسف بن زیاد، یوسف بن ابی متید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے: اے لوگو قبول عمل کے لئے اہتمام سے عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ عمل بلا تقویٰ غیر قابل قبول ہے: لیکن مع التقویٰ عمل قلیل بھی قابل قبول ہے۔

۱۵۷۳۲- محمد بن احمد بن حسین، احمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو نعیم ضرار بن صرد علی بن ہشام بن یزید، محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع، عمر بن علی حسین کے والد کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے: مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور ان سے محبت کرنے والا لوگوں کا خیر خواہ اور عالم ہے۔

۱۵۷۳۳- عمر بن محمد بن عبد الصمد، حسین بن محمد بن غفیر بن علی سیر، خلف بن تمیم، عمر الرحال، علاء بن مسیب، عبد خیر کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

مال و اولاد کی کثرت کے بجائے علم، حلم عبادت کی زیادتی نیکی، شکر اور گناہ پر توبہ انسان کے لئے خیر کی علامت ہے۔ دنیا میں دو شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں ہے۔ (۱) گناہ کر کے اس پر توبہ کرنے والا انسان، (۲) خیر کی طرف سبقت کرنے والا انسان۔ ۱۵۷۳۴ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، شمر بن حوشب کے سلسلہ سند سے اسماء بنت یزید کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

ذاکرین اور عزت نفس، طلب دنیا اور قبول خلق کے بجائے عزت اسلام اور لوگوں کی نجات کے لئے بات کرنے والا تم میں سے بہترین انسان ہے۔ یہی لوگ اپنے علم و رائے سے صحیح معنی میں کام لیکر اسلام کے شیع اور قرآن و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں۔

خشوع ان کا لباس، ورع ان کی زینت، علم ان کی خشیت ذکر ان کا کلام، سکوت ان کا فکر ہے۔ وہ لوگوں کے خیر خواہ ان کے عیوب سے صرف نظر کرنے والے ہیں۔ زہد فی الدنیا اور رغبت الی الآخرة ان کی وعید ہے۔

(۶۵۷) نعمان بن عبد السلام

۱۵۷۳۵ ابو محمد بن حیان کے حوالہ سے ابو عبد اللہ کسائی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے خواب دیکھا کہ سور مدینہ پر ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ کو کوچ کا کہہ رہا ہے۔ دوسرے نے جواب میں کہا نعمان بن عبد السلام کی نماز میں مشغولیت کی حالت میں میں کیسے کوچ کروں۔

(۶۵۸) ابن معدان

۱۵۷۳۶-۱ ابن معدان کا قول ہے:

صاحب دنیا نا کام ہے۔ اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔
اے انسان! دارالہوان میں دنیا سے اجتناب کے ساتھ ہی نجاہ ممکن ہے۔

(۶۵۹) عامر بن حمدویہ

آپ زاہدین میں سے ہیں، ثوری کی صحبت اختیار کر کے ان سے مسائل روایت کئے۔

(۶۶۰) عصام بن یزید

آپ تیرہ سال تک ثوری کی خدمت میں رہے، امیر المؤمنین مہدی کے پاس ثوری کے قاصد بن کر گئے، مہدی نے آپ کو مال و دولت ہدیہ کیا جسے آپ نے قبول نہیں کیا۔ واپسی پر ثوری سے کہا آپ خود مہدی کے پاس کیوں نہیں جاتے ہو؟ ثوری نے فرمایا ان کی تکلیف سے خوف کے بجائے مجھے ان کے اکرام سے خطرہ ہے۔
ثوری کی وفات کے بعد اصمہان جا کر سکونت اختیار کر لی تھی۔

(۶۶۱) موسیٰ بن مساور

۱۵۷۳۷- ابو محمد بن حیان کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: فرمایا ایک خاتون کا سامان اٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔

(۶۶۲) محمد بن ولید

آپ اہل مدینہ میں سے ہیں۔ ثوری سے سماع کیا ہے۔ ابدال میں ان کا شمار تھا۔ مستجاب الدعوات تھے۔

(۶۶۳) محمد بن نعمان

۱۵۷۳۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن صبیح کے سلسلہ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:
ایک لاکھ دینار صدقہ کرنے سے ایک دینار تاریکی میں ڈال دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔
۱۵۷۳۹- ابو احمد بن حیان، محمد بن حسین بن مہلب، محمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:
متکبر کا عمل غیر قابل قبول ہے۔

(۶۶۴) صالح بن مہران

۱۵۷۶۳- عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، محمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے صالح بن مہران کا قول مروی ہے:
بلا آلہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا آلہ علم ہے غیر متقی عالم کی اتباع مت کرو۔
۱۵۷۴۵- انہی کا قول مروی ہے:

دنیا کی مفاہیج سے دنیا کے بجائے آخرۃ کھل گئی۔

۱۵۷۳۶- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ سند سے ابوسفیان کا قول مروی ہے: درع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صواب، (۲) احمق۔ صواب تو یہ ہے کہ تم کسی سے سوال کرو کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب میں کہے میں بازار سے۔ احمق یہ ہے کہ تمہارے مذکورہ سوال کے جواب میں کوئی کہے من المسجد انشاء اللہ۔

۱۵۷۳۷- انہی کا قول مروی ہے: غیر اللہ کے لئے کئے جانے والا عمل گناہ ہے۔ اور اخلاص یقین کا نام ہے۔

(۶۶۵) عبد اللہ بن خالد

۱۵۷۳۸- ابو محمد بن حیان، ابو عبد اللہ سلمیٰ کے حوالہ سے یحییٰ بن مطرف کا قول مروی ہے: ایک روز عبد اللہ بن خالد قاضی عدالت جا رہے تھے، ان کے غلام نے ان کا بریف کیس اٹھا رکھا تھا ایک شخص کا راستہ میں گدھے سے سامان گر گیا، اس نے ابن خالد سے مدد طلب کی ابن خالد نے اس کا سامان گدھے پر رکھوا دیا۔ ایک روز عدالت میں فیصلے کے بعد محکوم علیہ نے ان کو کچھ کہہ دیا۔ اسی وقت سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے، پھر کبھی عدالت نہیں آئے۔

(۶۶۶) رجاء بن صہیب

۱۵۷۳۹- رجاء بن صہیب کا قول ہے: دار دنیا وصول جنت کے لئے ایک راستہ ہے۔ دنیا کو راستہ بنانے والا دنیا سے نقصان نہیں اٹھاتا۔ دنیا عاقلوں کے لئے ایک راستہ ہے جسکے ذریعہ وہ آخرت کی طرف کوچ کرتے ہیں۔

(۶۶۷) عبد اللہ بن داؤد

۱۵۷۴۰- محمد بن یحییٰ بن مندۃ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن داؤد کا قول مروی ہے: خواہش پرست انسان سے دین کی خاطر بغض رکھنا حق کی علامات سے ہے۔ کیوں کہ حق سے محبت رکھنے والے انسان کے لئے یہ چیز لازم ہے۔

(۶۶۸) ابراہیم بن عیسیٰ

۱۵۷۴۱- ابو محمد بن حیان، حیوۃ بن ابی شداد ابو جعفر ذانی کا قول مروی ہے: میں ایک شب ابراہیم بن عیسیٰ کے پاس تھا، تہجد میں انہوں نے یہود و نصاریٰ کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اللہم ارحمنا۔ دعا سے فارغ ہو کر فرماتے اے باری تعالیٰ اگر آپ نے میرے لئے دخول دوزخ کا فیصلہ کر لیا ہے تو تمام لوگوں کے بجائے اپنے اتنا عظیم الجثہ بنادے کہ خالی مجھ سے دوزخ پر ہو جائے نیز فرمایا کرتے تھے۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا، اس کے وعدہ پر یقین کرنا، کوئی کور قیب قرآن کو دلیل، شوق کو سواری، نماز کو خزانہ صبر کو وزیر، اور حیاء کو امیر بنانا مؤمن کا وطیرہ ہے۔

۱۵۷۴۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عباس احمد بن محمد بزاز مدنی، ابراہیم بن عیسیٰ زاہد، احمد دینوری، عبد العزیز بن یحییٰ، اسماعیل بن عیاش، الرحمن بن عبد اللہ بن دینار، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا اولو گو تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔ آپ تین روز تک مسلسل یہ الفاظ فرماتے

رہے، اور تینوں روز حضرت معاویہ تشریف لاتے رہے۔

(۶۶۹) عبد الوہاب الضحی

۱۵۷۵۳- عبد الوہاب کا قول ہے:

ہر شے کی ابتداء ہوتی ہے اور خیر کی ابتدا استغفار ہے۔

(۶۷۰) حامد شاذہ

۱۵۷۵۴- ابی، محمد بن احمد بن ابی یحییٰ، حامد بن مسور، ازہر بن سعید کے سلسلہ سند سے محمد بن ابی ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے رینکی کے فقط ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور کرنے پر ثواب میں دس سے سات سو گناہ اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(۶۷۱) اسد بن عاصم

۱۵۷۵۵- عبد اللہ بن حسین بن بندار، سید بن عاصم، حسین بن حفص، سفیان، یونس بن عبید، شعیب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرما کر ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۱۵۷۵۶- عبد اللہ بن محمد، ابو علی بن ابراہیم، اسید بن عاصم، اسماعیل بن عمر، قیس بن عمار، ذہبی، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید کا قول مروی ہے:

میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے لوگو قرآن کی ایک آیت کا انکار کرنے والا، اللہ پر کذب کا افتراء کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا انسان بے دین ہے۔

(۶۷۲) ابو جعفر فریابی

۱۵۷۵۷- ابی محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابراہیم، ابن سعید، اعمش، عمرو بن مرہ، حمصی، کے سلسلہ سند سے ابوالختری کا قول مروی ہے۔

آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، صحابہؓ نے اسے پکڑ کر گالیاں دینا شروع کر دیا۔ آپ علیہ السلام نے ان کو گالی گلوچ سے منع کر کے اس پیشاب پر پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا تمہیں لوگوں کی گمراہی کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے تم معاند کے بجائے معلم بنو اس شخص کو بھلاؤ، دوسرے روز وہ پیشاب کرنے والا دیہاتی آیا اور اس نے کہا اے اللہ آپ علیہ السلام اور فقط میری مغفرت فرما۔ صحابہ کرامؓ نے حسب سابق اس کے ساتھ وہی دشنام بازی والا معاملہ

آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا تم لوگوں کو گمراہی کرنے کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجے گئے ہو اس لئے معاند کے معلم بنو، اور اس شخص کو سمجھاؤ۔

۱۵۱- عبد اللہ، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابو ہانی بن سفیان اعشی، کے سلسلہ سند سے ابراہیم یحییٰ کا قول مروی ہے:

بعض اوقات ایک ماہ بلکہ دو ماہ تک مجھ پر بلا اکل و شرب گزر جاتے ہیں۔

۱- ابی و ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان بن سفیان، منصور بن صفیہ کی والدہ کے سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا: نیز آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز نامہ اعمال میں کثیر استغفار کے لئے خوشخبری ہے۔

۱۵۲- عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، ابن ہانی، محمد بن ربیع، ثوری، حماد بن یحییٰ، جلیج، محمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مطرف بن شحیر کا قول مروی ہے:

خیر خواہ کے ساتھ خیر خواہی کا اور عدم خیر خواہ کے ساتھ عدم خیر خواہی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔

۱۵۳- ابی، محمد بن یحییٰ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان بن سفیان کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ابی سعید کا قول مروی ہے:

دو مسلمان معروف اور غیر معروف میں سے غیر معروف افضل ہے۔

(۶۷۳) احمد بن محمد بن اسحاق

۱۵۴- ابی، محمد بن احمد بن یزید زہری، ابو عیسیٰ، اصمعی، ابو طلحہ، ابو جلال، عمدۃ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: کھجور سے خالی گھروالے بھوک کا شکار ہوتے ہیں۔

(۶۷۴) موسیٰ بن فزار

۱۵۵- ابو محمد بن حیان کا قول ہے: موسیٰ بن فزار صاحب فضل و عبادۃ تھے، گھر میں کوشہ نشین ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے ایست حاصل کرنے والے تھے۔

۱۵۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، موسیٰ بن عبد الرحمن، ابیہ، نعمان، سفیان، عمرو بن دینار، ابو زبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے۔

۱- کنز العمال ۲۹۲۸۱

۲- سنن ابن ماجہ ۳۱۸۱۸، تاریخ أصبہان ۳۳۰/۱، تاریخ بغداد ۱۱۱/۹، والترغیب والترہیب ۴۶۸/۲، الدر المنثور

۱۸۲/۳، ومشکاۃ المصابیح ۲۳۵۶، وکشف الخفا ۱۳/۲

ہاتھ سے لقمہ گرنے کے بعد اسے صاف کر کے کھا لو۔ اس کو شیطان کے لئے مت چھوڑ دیکھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ کو کپڑے سے صاف کرنے کے بجائے خوب اچھی طرح چاٹ لو، کیوں کہ نامعلوم کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے۔

(۶۷۵) احمد بن مہدی

۱۵۷۶۵ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند احمد بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک بغدادی خاتون میرے پاس آ کر کہنے لگی آپ میری پردہ پوشی فرمائیں اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ میں نے اس سے اسکی تفصیل دریافت کی؟ اس نے کہا میں حاملہ ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ یہ حمل آپ کا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلی گئی کچھ روز بعد محلہ کے امام نے ایک جماعت کے ہمراہ مجھے اس کے ہاں میمون لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی میں نے محلہ کے امام کے ذریعہ اس خاتون کے پاس نفقہ کے لئے دو دینار پہنچادیئے۔ اس کے بعد میں ہر ماہ اس کے پاس دو دینار پہنچاتا رہا۔ پھر دو سال بعد اس بچہ کا انتقال ہو گیا لوگ تعزیت کے لئے میرے پاس آئے اس وقت بھی میں نے ان پر اس کا راز فاش نہیں کیا۔ پھر ایک شب وہ خاتون میرے پاس آئی اور میرے دیئے ہوئے تمام دینار واپس کر کے مجھ سے کہا اللہ آپ کی اسی طرح پردہ پوشی فرمائے جس طرح آپ نے میری پردہ پوشی فرمائی۔ میں نے اس سے کہا یہ دینار تو میری طرف سے بچہ کے لئے عطیہ تھا۔ اسکی وفات کے بعد تم اس کی وارث ہو، اس لئے ان کا جو چاہو کرو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔

۱۵۷۶۶ ابو محمد بن حیان کا قول مروی ہے:

احمد بن مہدی بڑے ذی ثروتہ انسان تھے، لیکن وہ تمام مدائن علم پر خرچ کرتے تھے۔ چالیس برس تک بلا بستر فرش پر سوئے۔ ۱۵۷۶۷ احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن مہدی عمر بن خالد مصری، عیسیٰ بن یونس، سفیان، منصور، ہلال بن یساف، اغر کے سلسلہ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۵۷۶۸ ابراہیم بن یوسف، احمد بن مہدی، سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ عبید اللہ، ابی، جدی، موسیٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

احد سے واپسی پر آپ علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر قرآنی آیت ”رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ“ تلاوت فرمائی ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے ان لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا اس وقت میں دو سبز کپڑوں میں ملبوس تھا۔ آپ علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ان ہی میں سے ہے۔

۱۵۷۶۹ ابو عمر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن معروف، ابی تکلی بن سعید، جیشم بن حکیم کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة ۱۳۵، وسنن ابی داؤد ۳۸۴۵، ومستند الامام احمد ۱۰۰/۳، وسنن الدارمی ۹۶/۲،
والسنن الکبری للبیہقی ۲۷/۷، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰۹/۸، والکامل لابن عدی ۲۱۳/۶،
۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۱، وتاریخ ابن عساکر ۸۰/۷، وتفسیر ابن کثیر ۳۹۴/۶، وتفسیر القرطبی ۹۴/۲۱

(۶۷۶) ہارون راعی

۱۵۷۷۰- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، ابو عبد الرحمن راعی، وحیم، ابن قدید، یحییٰ بن ابی خالد ابن ابی سعید انصاری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: ندامت توبہ کا نام ہے اور گناہ کر کے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۵۷۷۱- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، ابو عبد الرحمن راعی، ہارون بن سعید، عبد العزیز بن عمران، عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح علی بن ابی طلحہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

قرآنی آیات ۳ ”یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا“ کا مطلب قرآن و سنت کے خلاف بات نہ کرنا ہے۔

(۶۷۷) عباس بن اسماعیل

۱۵۷۷۲- ابی، احمد بن جعفر بن ہانی کے سلسلہ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

ایک بار عباس بن اسماعیل کو بیماری کی حالت میں متاسف دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: بیماری کی وجہ سے ماہانہ تیس قرآن کریم کی تکمیل میں خلل آنے کی وجہ سے میں متاسف ہوں۔

۱۵۷۷۳- محمد بن زبیر ابیہم، عبد اللہ بن کوشہ اصہبانی، عباس طاہری، حسین بن فرج کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے: اگر فضیلت جماعت میں ہے تو سلامتی وحدۃ میں ہے۔

۱۵۷۷۴- ابی، احمد بن عبد اللہ بن خلیفہ صفار، محمد بن یوسف صوفی، عباس بن اسماعیل بن طاہری، یحییٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن عبیدہ ربذی کے سلسلہ سند سے محمد بن کعب قرظی کا قول مروی ہے:

میں نے ”توراة“ پر صحف ابراہیم، میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مخاطب کر کے اس سے کہتا ہے اے انسان تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا، تو کچھ بھی نہیں تھا عدم سے وجود میں تجھے لایا ماد بطن میں میں نے تیرے لئے آسانیاں کیں پھر فرشتے نے میرے حکم سے ماد بطن سے صحیح سلامت تجھے باہر نکالا پھر میں نے ہی تیرے والدین کے دل میں تیری محبت ڈالی انہوں نے تیری راحت کی خاطر بڑی تکالیف برداشت کی، خود آرام کرنے کے بجائے انہوں نے تجھے آرام کرایا۔ تیری خاطر گرمی، سردی برداشت کی، اور میں نے یہ سب کچھ کسی منفعت یا لالچ کے خاطر تیرے ساتھ نہیں کیا، لیکن جب تجھے میرا رب ہونا معلوم ہوا تو تو نے میری نافرمانی شروع کر دی۔ کچھ ہوش کے بچن لے۔ مجھ سے دعا کر میں تیری دعا کا جواب دینے والا ہوں۔ مجھ سے گناہوں پر معافی طلب کر میں غفور الرحیم ہوں۔

(۶۷۸) زکریا بن صلت

۱۵۷۷۵- زکریا بن صلت کا قول ہے:

اطاعت الہی سے انسان کے گناہوں کے لئے کوئی بڑا سفارشی نہیں ہے۔

۱۵۷۷۶- انہی کا قول مروی ہے:

بدعت کو دیکھنا بھی اس کی اعانت کے مترادف ہے۔

۱۵۷۷۷- احمد بن اسحاق، محمد بن عباس بن ایوب، زکریا بن صلت، عبد السلام بن صالح، عباد بن عوام، عبد الغفار مدنی، سعید بن مسیب کے

سلسلہ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

(۶۷۹) دو بھائی عبداللہ و ہمام

۱۵۸۷۸- جعفر بن معبد، عبداللہ بن نعمان، فروۃ بن ابی عراء، علی بن مسہر، یوسف بن میمون، عطاء کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

۱۵۷۷۹- عبدالرحمن بن محمد بن عمرو قرظی ہمام بن محمد بن نعمان، عباس بن یزید بن فضیل عمارۃ بن قعقاع، ابو زرعہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

دو کلمے زبان پر خفیف میزان میں ثقیل اور رحمن کو بڑے محبوب ہیں، وہ دو کلمے یہ ہیں۔ (۱) سبحان اللہ وبحمده۔ سبحان اللہ العظیم۔ ۷۳

(۶۸۰) محمد بن فرج و دنکانی

۱۵۷۸۰- احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر محمد بن فرج، محمد بن عاصم بن عمرو ابوازہر صواف بصری، ابو عاصم عمرو بن عثمان بن مقسم، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور عند اللہ افضل الاعمال ہیں۔

۱۵۷۸۱- ابوبکر محمد بن عبداللہ، ممشاد، ابوبکر محمد بن فرج، عبد الجبار، مروان، ابو یعقوب، ولید بن عیزار، ابی عمرو کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے قرب الی الجہد عمل کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے نماز وقت پر ادا کرنا پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

۱۵۷۸۲- ابو محمد بن حیان، محمود بن فرج، ابوججر، محمد بن عبید، اعمش، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

ایک بار ابی کعب کو آپ ﷺ نے بیماری میں پچھنا لگوانے کے لئے طبیب کے پاس بھیجا۔

۱۵۷۸۳- ابو محمد، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے سعید بن عباس کا قول مروی ہے: متواضع انسان جمیع فضائل کا جامع ہوتا ہے۔ انسان کی حفاظت کے بعد انسان کے جمیع جوارح کی حفاظت ہوتی ہے۔ اخلاص کے بعد جمیع اعمال میں قوت آ جاتی ہے۔

(۶۸۱) ابن معدان

۱۵۷۸۴- ابو محمد بن حیان کا قول مروی ہے:

۱۔ الاحادیث الضعیفۃ ۸۶۹۔ ولسان المیزان ۱۹۳۱/۲۔

۲۔ کنز العمال ۱۰۲۳۶۔

۳۔ صحیح البخاری ۱۰۷/۸۔ ۱۰۷۳۔ ۱۹۹/۹۔ و صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۱۰، وفتح الباری

۵۶۶۔ ۲۰۶/۱۱۔

۴۔ تاریخ بغداد ۳۲۳/۱۴۔ و کنز العمال ۱۰۶۸۱۔ و الدر المنثور ۲۲۰/۱۔

ابن معدان، مستجاب الدعوات تھے، تصوف کے امام تھے، تصوف پر بہت عمدہ کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ انھی کا قول مروی ہے: اہل معرفت کے قلوب چار قسم پر ہیں۔

۱۵۷۸۵- ابی، احمد بن جعفر بن ہانی، کے سلسلہ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

اسباب معرفت چار ہیں:

(۱) پختہ عقل (۲) فطانت (۳) اہل خیر کی مجالس، (۴) شدۃ عنایت امور اربعہ مذکورہ کے سبب رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت کو قریب کرنے والی سب سے بڑی چیز شرک کی نفی ہے۔ اور افضل الاشیاء علم ہے۔ اور علم سے اصل مقصود اس کا نفع ہے۔ ورنہ تو غیر نافع علم کے حصول سے ایک کھجور کا اٹھانا بہتر ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے علم غیر نافع سے اللہ سے پناہ طلب کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ اے باری تعالیٰ میں غیر اللہ نافع سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے۔ نافع علم بہترین علم ہے۔ فقط علم کا حصول مخلوق سے ممکن ہے لیکن اس کا نفع کا حصول اللہ کے غیر سے ناممکن ہے۔ اور علم کی منفعت اطاعت الہی ہے۔ اور علم نافع اطاعت الہی اور غیر نافع معصیت الہی کا سبب ہے۔

۱۵۷۸۶- ابن معدان کا قول ہے:

عارفین کے قلوب ذکر کے مساکن ہیں اور قلب کی رعایت افضل الاعمال ہے۔ اور ذکر الہی قلب کی غذا ہے۔

۱۵۷۸۷- عارفین کی ہمتیں نفسانی لذتوں سے بلند ہوتی ہیں انکی بلند ہمتیں تو اپنے آقا کی محبت میں سرشار ہوتی ہیں۔ کیوں کہ اللہ انکے ساتھ ہوتا ہے اور اسکے پاس انکے لئے بہترین ٹھکانا اور بندوبست ہے۔

۱۵۷۸۸- ابن معدان کا قول مروی ہے:

قبل از موت ایمان لانا معتبر ہے۔

۱۵۷۸۹- ابن معدان کا قول ہے: اللہ تعالیٰ انسان کے قلب کو نور معرفت سے نوازنے کے بعد حکیمانہ باتوں سے بھی اسے نوازتے ہیں صدق اختیار کرنے والے کو رضاء الہی انعام کے طور پر ملتی ہے۔

۱۵۷۹۰- گزشتہ پر عدم تاسف اور آئندہ کا اہتمام من، جانب اللہ توفیق کی علامت ہے۔

مناجات الہی میں مشغول ہونے والے کو جلد نعماء الہیہ حاصل ہو جاتی ہیں۔

۱۵۷۹۱- احمد بن اسحاق، محمد بن یوسف بن معدان صوفی، عبد اللہ بن محمد بن سندی، عبد اللہ بن نمیر، عبید اللہ نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: شب کو انسان پر وصیت نامہ لکھ کر سونا ضروری ہے۔

۱۵۷۹۲- احمد، محمد بن یوسف، عبد اللہ، ابن نمیر، عبید اللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: غلام کو آقا کی خدمت اور اللہ کی عبادت کرنے پر ڈبل ثواب ملتا ہے۔

۱۵۷۹۳- احمد، محمد، ابراہیم بن سلام، یحییٰ بن سلیم، عبید اللہ، نافع، کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے گھروں کے سانپ کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۹۴- ابو مسلم عبد الرحمن بن محمد بن احمد واعظ، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن معدان، ابو صالح محمد بن زبور، حارث بن عمیر، حمید کے

۱۔ صحیح البخاری ۱۹۶/۳۔ و مسند الامام احمد ۲۰/۲۔ و تاریخ بغداد ۳۶۵/۱۲۔ و تخریج الاحیاء ۲۲۰/۲۔ و تاریخ

اصہان ۱۱۳/۱۔

سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

اے لوگو صدقہ کرو اس لئے کہ اس کے ذریعہ تم دوزخ سے آزاد کئے جاؤ گے۔

۱۵۷۹۵- ابو مسلم عبد الرحمن بن محمد، محمد بن یوسف بن معدان، نصر بن علی، جہضمی، نعمان بن عبد اللہ، ابو ظلال، کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: لوگ سلام میں بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔

(۶۸۲) ابو حسن بن سہل

۱۵۷۹۶- ابو عبد اللہ احمد بن اسحاق شعار کے سلسلہ سند سے علی بن سہل کا قول مروی ہے:

میں نے کبھی بھی ایک ولی اور دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کیا، ابو حامد اور ابو جعفر کے حوالہ سے علی بن سہل کا قول مروی ہے، میں نے شوق سے قضائے قبول کیا، لیکن اس کے بعد میں شوق سے کوئی چیز نہیں کھا سکا۔ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہو گیا، اس میں میں نے ایک عالیشان محل دیکھا، میں نے اس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کس کا ہے، مجھے بتایا گیا کہ یہ محل محمد بن یوسف کا ہے، اس کے بعد میں نے اسی جیسا ایک دوسرا محل دیکھا میں نے اس کے بارے میں وہی سوال کیا؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ابو حسن بن سہل کا ہے۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

۱۵۷۹۷- ابو حسن بن سہل کا قول ہے:

میری موت دیگر لوگوں کی طرح بیماری میں نہیں آئیگی، بلکہ دعاء کی حالت میں میری موت آئیگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام مردوں پر رحم فرمائے۔

۱۵۷۹۸- سلیمان احمد، علی بن سہل، صوفی اصہبانی، ابن مہدی، علی بن صالح، قاسم بن معن، حمید الطویل کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اپنے بھائی چاہے وہ مظلوم ہو یا ظالم کی مدد کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ظالم کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ظلم سے منع کرنا اس کی مدد ہے۔

(۶۸۳) احمد بن جعفر بن ہانی

۱۵۷۹۹- ابی، احمد بن جعفر کا قول مروی ہے:

عبادت الہی کے بعد انسان کو من جانب اللہ انوار و مشاہدات سے نوازا جاتا ہے۔ ورنہ اسے یہ چیزیں عطاء نہیں کی جاتیں۔ اللہ کو ترجیح دینے والے کو اللہ دنیا کی ناپاکیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۸۰۰- انہی کا قول مروی ہے:

دنیا کو حصول جنت کا ذریعہ بنانے والے کو دنیا کی گمراہیوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

۱- مجمع الزوائد ۱۰۶/۳، وکشف الخفا ۳۶۳/۱، والترغیب والترہیب ۲۰/۲، والدر المثور ۳۵۵/۱، وکنز العمال

۱۶۰۸۶، ۱۵۹۷۹

۲- کنز العمال ۲۵۲۶۳

۱۵۸۰۱- انہی کا قول ہے:

قلب میں خشیت کے ساکن ہونے کے بعد جوارج کو بھی اطاعت الہی کی توفیق عطا کر دی جاتی ہے۔

۱۵۸۰۲- احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف، عبداللہ بن عبد الوہاب، ابی مسہر، حکم بن ہشام، یحییٰ بن سعید، ابو قرۃ، ابو خلاو کے سلسلہ سند سے فرمان نبوی ﷺ منقول ہے:

جب تم دنیا میں کسی زاہد اور کم بات کرنے والے کو دیکھو تو اس کا قرب اختیار کرو کیوں کہ ایسا شخص صاحب اطاعت ہوتا ہے۔
۱۵۸۰۳- ابی، احمد بن جعفر، محمد بن یوسف، عبداللہ بن عبد الوہاب، عبداللہ بن سابق کے سلسلہ سند سے موسیٰ بن طریف کا قول مروی ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سوئے ہوئے شخص کو بیداری کا حکم دیا، اس نے کہا میں دنیا کو خیر باد کہہ چکا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تم سو جاؤ۔

(۶۸۴) محمد بن حسین خشوع

۱۵۸۰۴- عبد الرحمن بن محمد بن احمد واعظ، ابو عبداللہ، محمد بن حسین خشوعی، جعفر بن امیہ، محمد بن ایوب رازی، اصمعی، ابو بکر بن عیاش کے سلسلہ سند سے عاصم بن ابی نجد کا قول مروی ہے:

مؤمن پر دو فکریں لازم ہیں۔ (۱) معاش کی فکر، (۲) معاد (آخرت) کی فکر۔

۱۵۸۰۵- ابو مسلم محمد بن ابراہیم غزالی، محمد بن حسین خشوعی، عابد حسین بن عبداللہ بن حسن، ابو بکر بن خلاو، یحییٰ، عبداللہ، نافع، صفیہ کے سلسلہ سند سے بعض از واج مطہرات کا قول مروی ہے:

کاہن سے سوال کرنے والے کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

۱۔ اسحاق السادة المتقين ۳۲۵/۹. وتخریج الاحیاء ۲۱۵/۳، ومشكاة المصابيح ۵۲۲۹، ومجمع الزوائد ۳۰۲/۱۰.

۲۔ السنن الكبرى للبيهقي ۱۳۸/۸، وصحيح مسلم كتاب السلام ۱۲۵. والترغيب والترهيب ۳۶/۳. ومشكاة المصابيح ۳۵۹۵. وشرح البسة ۱۲۸/۱۲.

اہل شام کے مشہور عابدوں کی جماعت کے اسماء

عامر بن ناجیہ، حسن بن محمد بن یزید، قتی ذلتوں، احمد بن ابی الحواری، حسن بن علی بن سعید ابو علی سنبلیانی، زید بن بندار وغیرہ، ابو جعفر، محمد بن جذی العابد۔ محمد بن العباس بن خالد، عبداللہ المحدث، محمد ابن عیسیٰ بن یزید السعدی، ابوبکر الطرسوسی، مسعود بن یزید، ابو عمران موسیٰ بن ابراہیم الصوفی، عمر بن عبدالرحیم بن شیب الممقری، عبید اللہ بن احمد بن عقبہ المحدث، محمد بن الحسین الجوری، اہل بن عبداللہ، ابو عبداللہ صالحانی، احمد بن جعفر القطان، احمد بن میمون، ابو جعفر احمد بن قادی، ابوبکر بن خارج، عبید اللہ بن یحییٰ ابو عبدالرحمن المدینی، احمد بن محمد بن عمر بن ابان العبدی، محمد بن یوسف، محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن سیاہ المذکور، محمد بن جعفر بن حفص المجدل المغازی، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ممبشاذ المعروف، احمد بن بندار، اہل حق، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن الحسن الکسائی الممقری، عبدالرحمن بن محمد بن شہناہ القرطبی الموزن، محمد بن حیان، محمد بن جعفر، سلیمان بن شیب عبید اللہ بن یزید، ابی مسعود، حسین المروزی، عبدالجبار بن العلاء، عبدالعزیز بن محمد بن الحسن، ابوبکر عبداللہ بن ابراہیم بن واضح، عمر، ابو جعفر محمد بن الحسین بن منصور، علی بن الحسین۔

والحمد لله وحده أولا و آخر اظاهرا وباطنا
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

ختم شد

حصہ دہم

حلیۃ الاولیاء کی تمام مجلدات مکمل ہوئیں

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ”جلّیۃ الاولیاء“ جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ”جلّیۃ الاولیاء“ ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اولیس قرنی، مالک بن دینار، جنید بغدادی، سری سقطی، عبداللہ بن مبارک، بایزید بسطامی، بشر حافی، ذوالنون مصری جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ و نصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلو پیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ”دارالاشاعت کراچی“ سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمد للہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com

جلّیۃ الاولیاء



DIU-01618